

48

۲۶

انشائیہ

2178



ابوالفضل دفتر دوم

معہ  
فرہنگ

پروفیسر مسلم ہاشمی

ایسٹرن بکسٹال - اردو بازار - لاہور

قیمت: ایک روپیہ بارہ آنے

60264

فول 18

2178

انتشار

ابوالفضل اودھو دوم  
معدنہنگ

از

میاں محمد اسماعیل مسلم ہاشمی پروفیسر الشریعہ لاہور

مطبوعہ

ایڈیشن کنگڈوم اردو بازار لاہور پاکستان

قیمت

# انتساب

میاں ایم علم الدین مالک صد شعبہ فارسی

اسلامیہ کالج لاہور

کے نام جن کی توجہ اور شفقت نے مجھے اسے شرف

کی خدمت کے لائق بنایا

گر قبول افتخار ہے عہد و شرف

مخلص  
پروفیسر مسلم ہاشمی

# الشاہ فیہ لفضل ابو اول

## دفتر دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت شاہنشاہی عرضداشت کتبیں بندہ ابو افضل

مخوت فروش ضرور کرنے والا باوا فراہ۔ جرم کی سزا۔ عذاب روزِ خور۔ ماہِ شمس  
کی گیارہویں تاریخ۔ تلم۔ پتیار۔ اتور۔ یہ مقاموں کے نام ہیں۔ قولنا مہ۔ عہد نامہ۔ شمال  
تسلی دیا گیا۔ مانل کیا گیا۔ روزِ گوشس۔ ماہِ شمس کی چودھویں تاریخ۔ ساخہ۔ ناگزیر شاہنشاہ  
شاہزادہ کے مرنے کا واقعہ۔ استکشاف۔ دریافت کرنا۔ اتفاقاً ہم نے سید متفق  
نہ ہوئے۔ حمد لغار۔ فوج کا بایاں حمد پر لغار۔ فوج کا دایاں حصہ۔ سہیل۔ ایک تار، جو بین  
کی طرف نکلتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے یانی کہتے ہیں۔ ولی و حوصلہ بہت درجات جزوی  
تھوڑا سا۔

نبوہ شاہنشاہی عنایت الیزوی شامل حال اولیاءہی دولت و کنیان بے دولت  
بمال تباہ گرفتار امید کنج سرکشان و مخوت فروشاں باوا فراہ خود گرفتار آئید صاحب من  
روزِ خور یا نہ ہم خرد او ماہِ آہی لبواسِ رای و سور یا رای و نانا آجانی کہ قولنا مہ طلبیدہ  
ہووند آمدند انہما مال کلازمت شاہزادہ نیامدہ ہووند و بہان را نیز ندیدہ و روحانی تلم

پٹیارہ و اتھوڑ پیرا تہذیب و ادب و مستمال گردا بندہ روز گوش قاصد ان چاند بی بی آمدند و از  
 شنیدن سخنان ناگزیر شاہزادہ طول شد چون آمدن مرشد اسستگشتن احوال نمود  
 کہچہ بہ عرف و حکایت و کینان اعتماد نیست اما کار بہ وقت و قدرے دشوار است و از غلامان  
 جہش در از اسر خرید بہ عادل فانی و قطب الملک کس فرستادہ اتفاقی بہم رسید اگر  
 مرزا شاہرخ برسد و یک سہر وارہ کہ بجز رخار و برنثار شاکستہ باشد مثل شاہسازخان  
 نزدیک ست کہ کشانش احمد نگہ بجز وہ آمدن ستارہ سہیل میشود و جزوی حسنہ نہ ناگزیر  
 آنچه من ہمیدہ ام کار و کن بے اسانت اگر از ہر امان ولے و حوصلہ می یافت  
 احتیاج اینہم نبود کہ کار ہای این دولت باو بد نظر اند را ہمیشہ ایز و تعالی بخوبترین  
 وحی کردہ است شاہزادہ فانی و داو گری و دولت روز افزون باو

## (۱۲) بحضرت شاہنشاہی عرفداشت کترین بندہ بابوا افضل

عزیمت - ارادہ - سچو و - جمع سجدہ کی سجدہ کرنا - روز سروسش - ماہ شمسی کی سترہویں تاریخ  
 کروہ - تین کروہ کا ایک کوس بنتا ہے - آہو بڑہ - ایک مقام کا نام ماندو بود - رہنا  
 سہنا - نوہال - بنا پودہ - ظلال - جمع غلغل کی - سایہ - براق سامان جنگ ضبط نگہبانی - انتظام  
 صوری و معنوی - ظاہری و باطنی اعدی - وہ سپاہی چکر بیٹھے شاہی وظیفہ پاتے ہیں - اور  
 ضرورت کے وقت میدان جنگ میں جاتے ہیں - اور کامیابی کے بغیر واپس نہیں لوٹتے -  
 معتد - اعتبار کیا گیا - قابل اعتبار - متلاع - جمع قلح کی - درکار ضرورت پر چار - مناسب  
 بار - بوجہ - بوجہ لاونا منازل - جمع منزل کی جیسے - برخی - بعض مقصود حقیقی یہاں مراد شاہی  
 ملازمت -

حقیقت روال شدن بعزیمت سچو قدری آستان عرفداشت کروہ بود روز سروس  
 بیک گردوی از گذشت بر آتو بڑہ سعادت ملازمت شاہزادہ والا اقبال دریافت و از پود  
 ماندو بود ایشان چشم دل روشنی پذیرفت از ہوشیاری و آگہی بر نویسید یا از عقیدت و اخلاص

بدر گاه مقدس برگوید اللہ تعالیٰ تو بہاں دولت را در ظلال عافیت کمال صمدی و صمدی  
 رسا تا زجنت معلوم فرمودن اطوار و اوضاع سے روز دیگر نگاہ داشتند ہمید خود را با  
 و متور العمل آبادی ملک نوشتہ داد و قریب نہ لک روپہ نقد واسپ و یراق و خلعتہا  
 کہ سر انجام یافتہ بود کام را بدیشاں سپرد صاحب من از روی کرامت فرمان اقدس ریاب  
 فرستادون لشکر و خزینہ صادر شدہ بود اگرچہ بعنایت الہی برای فتح احمد نگر لشکر فراوان ست

لیکن تا تھانہ تشیند ملک بر آرد ملک احمد نگر منبٹ نیشو و او باید کہ جمعی در ملازمت شاہزادہ ہم  
 باشند تا اگر جانی مدوی در کار شود گروہی رخصت نمایند و مردم را جاگیر بسیار تغیر شدہ  
 و خواست دارند و ملک تقسیم یافتہ است و ہنگام برابر ساعتین نشیب و فراز خاصہ شاہزادہ  
 والا گہ را از تغیر و تبدیل جاگیر چیزی کم بدست آمدہ و خزینہ توپخانہ و احدیان و مردم نو آمدہ  
 بحال خود اگر خزینہ عنایت شود گنجائش دارد و توپچیان مستند و گولہ اندازان آن طرفہا برای قلع و نیز  
 در کارند و سنگتراشان درین ملک بس کم ہم میرند از آنہم اگر چندی عنایت شود بر جائے  
 خود ست و دیگر صاحب من بخت بار منزل برخی کارخانہا قبل و در کار بود چون دانستند کہ  
 حکم مقدس در باب نگاہداشتن فیلان نیست ہمہ را روانہ ساختند و فرار دادند کہ ما عرضداشت  
 میکنیم ہر گاہ کہ فرمان برسد بعضی ما وہ فیلان را باز خواهند کرد و نید شب بستم استفدار ماہ الہی  
 رخصت یافت صبح متوجہ مقصود حقیقی میشود امید کہ بزودی و خوبی بدین دولت کہ ہمہ سعادتہا  
 مشرف گردد و از گوناگون غم و اندوہ رہانی یابد دولت و ثناء مانے جاوید باد

**بہ پیدار بخت والا اقبال شاہزادہ دانیال عرضدا خیر خواہ حصے ابو الفضل**

بہجت خوبی و جاوید طراز مراد ہمیشہ رہنے والے کامروا کامیاب۔ گرامی عزیز۔  
 شائستہ مناسبت۔ چارہ گمر تدبیر یا علاج کرنے والا رویے و اوطاب ہر ہوائی  
 علائقہ کھلم کھلا آلوٹن مجھنا کھانا پیشکش۔ نذر۔ درخور لائق کار آگاہ ہشبار

قاب۔ رکابی۔ بدام کشیدہ اند۔ بال میں بھنایا ہے۔ واقعات یا بری۔ ایک  
تاریخی کتاب کا نام جس میں بابر کے حالات درج ہیں۔ بر نسبت۔ قاعدہ مدسم پیش نہاد  
مقصود ملحوظ خاطر۔ نیایش گری۔ دعا مانگنا۔ ایزدی۔ طائی مجذوب جن پر محبت الہی  
کا جذبہ طاری ہوتا ہے۔ استمداد۔ مدد پانہا۔ کیفیات۔ جمع کلیف کی نشہ لانے والی چیز۔  
گزرا ہندہ اند۔ چوڑی پائے خیر اندیشی۔ بھلائی چاہنا۔ سرہ کردن۔ پاکیزہ کرنا۔

ہموارہ لظاہر و باطن و صورت و مخنی بدعای مدام دولت جاوید طراز قیام دار و امیر  
کہ ہمیشہ بصحت و بہجت کامروای جہاںیان باشند و گرامے اوقات در صید و لہا  
گذارند و خواہشهای مردم را بشائیت پانہا چارہ گزشتند میشنود کہ مردم بہ خاستہ میر و ندو  
آنالکہ مستند از رده اند و عرائض بدر گاہ والا بنویسند و التماس طلب میرود۔ و بیار  
از بمعنی حیرت روی و ادا از بر لے خدا خود متوجہ ہستات شوند و یک یک در  
خلوت طلب داشتہ بزبان خوش دلاسا نمایند و اگر از کسی لغزشی رود انما غنی نظر فرمائند کہ وہ  
کہ وہ خلق خاصہ بزرگ منصبان و خدمتگزاران نزدیک را پای بند احسان کردن و سرمایہ دول  
بدست آوردن چند چیز است [انعام اگر مقتضای وقت کم باشند پھسان و اودن و گز  
بعلائیہ از خلعت واسپ و زر و جزآن والوش و اودن و نشاندن در مجلس و سخن  
فرمودن و نزدیک ایستادہ کردن و منصب افزودن و جاگیر و اودن و بالتفات یا و کردن  
و مینازل مردم رفتن و پیشکش ناگرفتن از نگدستان بسنے باشد کہ جمع اینہا بہ نسبت  
آن ظاہر باید فرمود و بعضی چندی را اور خور این امور ہنگام فرانی بناید انداختہ و وقتندان  
کار آگاہ بیک قاب طعام چندین نیکوانرا بدام کشیدہ اند و دیگر چندی از خاصان کہ برستی  
و درستی امتیاز داشتہ باشند باید فرمود کہ احوال را بے ملاحظہ و خلوت بعرض رسانند  
واقعات ہا بہی در نظر آرد و آن بہ نسبت و روش پیش نہاد ہمت باشد و ہموارہ مینان  
گری بدر گاہ ایزدی نمایند خاصہ سحر ہا و از مجذوبان و درویشان کین نشین استمداد



نمودن چنانچه بعقل روز افزون و بخت بیدار از کیفیات گذرا بنده انداز خواب اول روز  
هم بگذرند یقین نیست که اینها بر خاطر صافی میگذرد لیکن بمقتضای خیر اندیشی بتیابانه آنچه  
معتول میدانند معروض میدار و سره کردن کار ایشانست دولت و صحت و بخت روز افزون باد

## به شاهزاده عالمیان اقبال عرضداشت خیر خواهی ابو الفضل

تو انا قادر شاد ابدی تو تازگی هو شیار خرامی هو شیار ای چلنا کار شناسی - کام جاننا -  
معدلت دوستی - انصاف پسندی - بخت بیدار - خوش نصیب سعادت آموز -  
نیک بخت قسمت تقسیم کرنا ناگزیر مزودی بالیست مناسب پیکر استخوانی - کزور جسم  
مستقیم و درست - خوابیدگی غفلت - لمحتی - بقوڑا سا باستانیاں - تدمار نامزور - مقرر  
پکار اید - کام کی ہمد - عبرت پذیری - نصیحت قبول کرنا - طرز وافی - طریقہ سے واقف ہونا  
شنوائی - سننا کلاناں - جمع کلاں کی - بٹے لوگ - سرمایہ - سبب بدست افتد -  
ہاتھ لگے - رہنمائی - بٹے رہنمائی - مراد گندے خیالات - رہنمائی بیرونی -  
مراد بر سے لوگ - چیرہ دستی - ہو شیار - غلبہ

ہموارہ خیریت صوری و محسوسی و دولت ظاہری و باطنی ان نو بادہ گلشن اقبال را از ایزد  
توانا میخواید و آنرا شاد ابدی دولت جاوید طراز شاہنشاهی میداند امید که اودادہ ہوشیار  
خرامی و کار شناسی و قدر دانی و معدلت دوستی ان بخت بیدار سعادت آموز روزگار عطر  
آمین و نشاط افزا کرد و ظاہرست کہ گرامے اوقات را قسمت فرمودہ باشند و ہر قسمی را  
جاناگزیر و بالیست ان آباد ساختہ بخود ہمان تدریج و اختن شائستگی دارد کہ پیکر استخوانی  
مستقیم باشد برخی از خلاصہ اوقات در پاسانی غلائق گذرود و در معنی ان نیز کار خویش ساختن لیکن  
ہر کس چہیں افکار را از خوابیدگی نفہیدہ توقع دارد کہ در شمار روز لختی نشنودن استاہمای ہوش  
افزای باستانیاں نامزد در مائید کتاب بسیار و افسانہ بی شمارست ہمان باید شنید کہ بکار اید بر

عبرت پذیری و طرز دانی شاہ نامہ و نظیر نامہ و واقعات با برمی و کلید و منہ را شنو ندہ شنوائے  
 کہ کلانان انرا سرمایہ خواب دانند برای آنکہ سر رشته نیک و بد بدست افتد و در میزان  
 درونی و بیرونی چیرہ دستی نہائینا خلاق ناصر می و علانی و نصفت اخیر کیمیای سعادت در مقصود  
 انگاشتنہ اندک اندک یاد گیرند و شنوی مولوی مسعودی و حدیقہ و جام جم نیز در محفل ہمالہ بن باشد  
 دولت و صحت و بہجت و توفیق ہون باد

## (۵) ایضاً بہ شاہ سلوہ و انبیا عرض داشت خیر خواہ خفیستہ ابوالفضل

ہمات جمع مہم کی بڑا کام صورت نگر رفت۔ پوری نہ ہوئی۔ ہر سال۔ سال کا آغاز۔  
 قرار و مدار مقرر یہاں مراد تقسیم کام ہے۔ صلاح و بد مصلحت۔ دل نہاد۔ دل پسند یہاں  
 دل بستہ مراد ہے مکنونات قلبی پاک ولی باتیں۔ جریدہ تنہا۔ شہج۔ ڈسنگ۔ طریقہ  
 گنجائی۔ گنجائش۔ تبارگی از سر نو۔ فخرک۔ عجب۔ عجیب۔ ساحل۔ کنارہ۔

ہمات مالی و ملکی تا امروز صورت نگر رفت و چون درین سہ سال ہر ہفتہ ہر سال اگر خواہد کشید  
 اصل خود آنست کہ ہر سہم شکار جریدہ بجائنا پور شریف آوردنا فائنا نحال و بندہ ہم بلازمت  
 سعادت اندوزند و یکیک راقرار و مدار شود تا اصلاح وید آنحضرت بنا شد اعتبار رائے  
 شاید و مردم ہم دل نہاد نیشوند و آنکہ حضرت منح فرمودہ اند آنست کہ بے تقریب با بنوہ  
 لشکر نیابند اگر با چندی فتکا کہ کمان شریف آوردن ہیچ قصور ندارد و کار بسیار مفید و فزادان  
 شود فائدہ حاصل و اگر ہیچ وجہ پسند خاطر شریف نیست خواجہ ابوالحسن را با مکنونات قلبی  
 خاطر روانہ سازند ہر چند میدانند کہ در ملازمت کیک از تہ دل دستے دار و دست جدا  
 کھروں اوچہ صورت دار و اما او ہم جریدہ در وہ روزگار کہ وہ ہاں بلازمت میرسد و شش  
 روزی آید و میرد و بسیار باشد چہار روز و گرنہ و روزا اگر این دو شق بخاطر نہسد پس امر  
 عالی صادر شود کہ کترین جریدہ بلازمت بیاید صاحب من باز نظر مائید کہ چہا عرض داشت نگروی

و اگر ہمیں نہج بگزد و نمیدانم کہ کار یکجا کشد شیرخواجہ را ہم ہم ضرور سے است و رزق وقت میرود و همچنین مرزا  
 علی بیگ و دیگر مردم چون وقت گذشت و در گذشتن است بیشتر ازین تغافل گنجاے نندار و  
 تفصیل جہات کہ باید کرد باز بتازگی جدا نوشته است برائے خدا ساعتی متوجه شدہ لغزک و رسیدہ  
 پاسخی فرمایند صحت و دولت و معدلت روز افزون باد سیزد ہم محمد شاد ہزار ہجری بہ ساحل  
 گنگ و کن تحریر یافت۔

## باب الاثر او شایخ میرزا ابییرہ سلیمان مراقب امر و امی بدخشان

والاثر او بلند نازان والا بیرہ۔ پوتا متضمن۔ شال۔ محاسب حساب لینا۔ ملائم۔ مناسب۔ ہر داشت  
 تحمل۔ مسامح۔ جمع مسیح کی۔ کان۔ ہمالیوں۔ مبارک۔ مستحسن افتاد۔ پند آیا مقصر۔ قصور یا کرتا ہی کرنے والا محفظ الغیب  
 کسی کو بیٹھنے یا کرنا۔ مجلس معالی۔ بلند مجلس۔ مراد شایہ مجلس۔ العاقبتہ بالخیر۔ انجام بخیر ہو۔  
 التفات نامہ کہ نامزد این خیر خواہ حقیقی شدہ بود در بہترین زمانہ شریف و رو یافت چون مستحسن  
 مژدہ صحت و عافیت بود بجهت افزو و اللہ تعالیٰ ازان چہ نباید و شاید در حفظ خویش و اشتر  
 در محاسبہ شمار روزی مشغول و اردو در ملائم و ناملائم روزگار کہ زمان بی این بنا شد تو فوق بر داشت آگاہی  
 و فراموشی گرامت کناد و عرض داشتی کہ بدر گاہ گیتی سپاہ فرستادہ بودند بسامع ہمایوں رسیدہ مستحسن افتاد  
 مناسب بل لازم آنت کہ در ہر ماہ عرض داشت می آمدہ باشد ہر چند امری ضروری العرض  
 بنا شد شرح آرد و مندی و خیریت آن دیار ہوادہ باید نوشت و بگر اگر من در ارسال قاصد و نام  
 مقصر باشم در یاد کردن حفظ الغیب مقصر نیستم و ہمیشہ ذکر شریف در مجلس معالی بوجہ احسن مینشود  
 عافیت و عافیت ہست ہشتا ہی در بارہ ایشان روز افزون است العاقبتہ بالخیر۔

ہا بمقتدای خدائنا سان حق بین پیشرو کاشفان اہل تقنین

# قدوہ ایڑ و پرستان حقیقت گوین زبیدہ رموز و انان و قالیق دین عارف کامل شیخ مبارک بن شیخ خضر

تقدیرا پیشوا۔ کاشفان۔ جمع کاشف کی۔ کشن کرنے والا۔ فتوہ۔ پیشوا۔ زبیدہ۔ خلاصہ۔ انتخاب رموز  
جمع روز کی ہمیدہ اشارہ۔ باریکی۔ وقالیق۔ جمع دقیقہ کی۔ باریکی۔ موقف۔ جگہ۔ طلہ۔ العالی۔ خدا اس کے سایہ  
کو دراز کرے۔ متکفل۔ خدا من نظام۔ کام کی درستی۔ خیر۔ خبر لانے والا۔ آگاہ۔ قدیر۔ قدرت والا۔ شدت  
سختی۔ رخا۔ عیش۔ خوشحالی۔ فراخی۔ مستوجب۔ واجب کرنے والا۔ لائق۔ مستحق۔ منحصر۔ خود باہر۔ مقتضیات۔ جمع  
مقتضی کی خواہشات۔ خاشاک۔ کو دراز کرکے چون و چرا۔ دلیل و حجت۔ نفس۔ روح۔ تصدیح۔ تکلیف۔ استعلاج  
علاج کرنا۔ علاج طلب۔ کرنا۔ نشاء۔ صورتیہ ظاہری دنیا جسم دنیا۔ انقاب۔ جمع لقب کی۔ تمکاوش۔ تکلیف۔  
مشاق۔ جمع مشتت کی۔ دشواری۔ فرق الطاقہ۔ طاقت سے زیادہ تامل۔ شکر۔ تحسیر۔ افسوس۔ محو۔ وہ  
جس پر سد کیا جائے۔ صاحب۔ مالک۔ مراد اکبر سے ہے۔ مرتی۔ پہلنے والا۔ تعجب۔ رنج۔ بائے حال۔ پیر حال۔  
نشاء۔ عنصری۔ عالم زندگی۔ عالم نفسانی۔ عالم روحانی۔ نفس الامری۔ حقیقی۔ بدو۔ ابتداء۔ یوم التعمیر۔ سن تیز۔ ہوش  
سنبھالنے کا وقت۔ شب بیکور۔ اندھیری رات۔ لڑو پور۔ دھوکا۔ سلطان۔ غلبہ۔ خاتمان۔ گھر بار۔  
تباران۔ پردہ۔ لوٹ لیا ہے۔ کالبرق الخاطف۔ کوند نے والی بجلی کی طرح۔ افاقہ۔ ماہ بہار۔ ذرا ہوش میں آنا  
دست سے دہرہ حاصل ہوتا ہے۔ سالف۔ گذرا ہوا۔ تجرد۔ طشی۔ ایسی طبیعت رکھنا جس کا دنیا سے کوئی تعلق نہ  
ہو۔ دنیاوی تعلقات سے الگ تھلگ۔ رہنا۔ مقال۔ گفتگو۔ بات چیت۔ خدا الخ۔ جمع بدیع کی۔ مکر۔ بدائع  
جمع بدیع کی۔ نادر۔ عجیب۔ مجاز۔ مختصر۔ طرہ پر۔ اصول۔ اصل۔ اصل سے پہرہ۔ حصہ۔ فرس۔ جمع فرس کی۔ شاخ  
سر اسب۔ وہ مٹی جو دو حصوں سے پانی کی طرح نکلتی ہے۔ بیدار میدان۔ جنگل۔ عمدہ۔ منشا۔ عوآرائی۔ گھنڈہ۔ قیقن۔ یقین کیا  
گیا۔ منظر۔ گمان کیا ہوا۔ مشوب۔ آسختہ ملی ہوئی۔ دینہ۔ کہنی۔ اعمال۔ بدینہ۔ وہ کام جبکا تعلق بدن سے ہو  
مثلاً ناز۔ روزہ وغیرہ۔ ظاہر۔ جب ظاہر کی۔ شراب۔ جمع شریعت کی۔ شراب۔ عام باتیں۔ مندرج

لکھی ہوئی اذالم لکن... الہٰذہ جب اصل مال ہی نہ ہو نفع کیسے حاصل کیا جائے۔ مسالک جمع مسلک کی راستہ طریقہ طریقت راہ اصطلاح صوفیہ میں تذکرہ باطن کو کہتے ہیں۔ تلبیس۔ دھوکہ میں ڈالنا۔ وامنشاہ۔ اے فریاد کو پہنچنے والے روائتوں کے لیے فریادوں کی تصدیح۔ ودرودینا تکلیف دینا ملاطفت۔ جمع ملاطفہ کی مرآۃ بجا اولیٰ اول کے بعد ایک فو عطفوت بہرانی۔ تعارف جان پہچان ایصال پہنچانا۔ مشارکت شرکت کرنا۔ مستحق ثبات میرزا مظاہر مدقل۔ الحمد للہ ولسہ۔ خدا کا شکر اور احسان سے خود بخود وہ ہیں۔ باریک باتوں کو دیکھنے والی عقل

اربع کاملہ پوری پار

بموقف عرض حضرت مخدومی قبلہ گاہ سے مدخلہ العالیٰ میرساند کہ احوال این مسکین برنجیکہ مشکفل نظام جزو کل کہ خیر وقت دیر و رحیم و کریم ست میدار و چہ در انداز شدت و چہ در انداز رخ رضا مستوجب شکر است اما از آنجا کہ منحصر مقتضیات طبیعت بشریت است اگر از اسباب حرفے گوید یا زبان شکوہ و راز کنہ چہ ملامت تو ان کو اگر چہ بنظر تامل و تامل حقیقی این ہم کے ست کہ در بارگاہ او خاشاک امکان رازانہ نیست ملامت کجائی گنجد و چون و چرا کجایہ وادای پدید بزرگوار و اے و اتالی اسرار از احوال نفس و بدن خود چہ گوید و چہ تصدیح و ہدایا عالم ہدایا ست بقدر قوت و قدرت استعلاج مینماید و شرح اطوار مینویسد و در نشاء صورت بدنیہ قطع نظر از العیب و آلام و مشاق کہ فوق الطاقہ است تاملی کہ دارد و تخسری کہ واقعتاً است کہ وہ بجا کہ بحسب تقدیر محسوس و خواص و عوام شدہ است ازین کس کاری بظہور نمی آید کہ حق این نشاء راز دست بہمت خود ادا نمودہ باشد و اگر این قدر میر نشود این مقدار خود میخورد کہ بتوفیق ایندوی در لوازم پانہری نزد وی چند واقف شود کہ صاحب مری این کس را در تربیت و رعایت بر عوام مہتممی باشد و از طعن کہ تہ نظر ان کہ طالب علمی را چندین رعایت چہ مناسب باشد نجات یابد و ہر تبے کہ میکشد و الہی کہ میرسد بای حال اگر درین ماہ بودی شرمندہ این نشاء عنصرے نے بود و از عالم نفسانی نفس الامری کہ انسانیت یا خلاصہ انسانیت عبارت از آنست چہ گوید و چہ نالد کہ از بدو صبح یوم التمزیز تا حال کہ مبادی شام غفلت و آغاز شب و بجز معصیت است

چه بگوید و تزییر و چه بسبب این بستم و تعدی سلطان قوامی غضبیبی و شهومی دست جو در از کرده خانمان  
 این مظلوم را تباران برده کالبرق الخاطف اگر از مستی و خود پرستی افاقه نای دست میدهد  
 در سالف زمان که اسباب طغیان و ابواب عصیان آماده و کشاده بنویسند و تجرد و غشی و خیر اندیشه که  
 بزبان حال و مقال مذکور بود ملاحظه کرده میشود از خدای تعالی نفس آماره بود و مجازاً از اصول اصلیه  
 اخلاق حسنه بهره ندارد و فروع آن که از نتایج اصول است کجا داشته باشد و سر بس چندی که در بس  
 ناپسند انسانیت گاهی بمقتضای رعوت نفس تقین این کس و مظنون دیگران  
 میگرد و هر آینه چون مشوب با غراض و نیه است از مستم اشتباه باطل بحق نخواهد  
 بود و هر گاه خرابی باطن درین درجه باشد از اعمال بد نیه چند که در ظاهر شرع عمدا  
 مندرج است اثباتاً و نفیاً و وجوداً و عدماً چه گوید اذالم یکن لراس المسال فکیف یرج اے  
 سالک مسالک طریقت از کبر و پها و نادوستیها اے این نفس آماره چه نوید که بتلبیس میخواند  
 که عیوب خود را هم نداند تا بد دیگران چه رسد و معالجه کجا راه داشته باشد سبحان الله و اغیثنا  
 اغیثنا زیاد چه نوید و تصدیح آن قبله گاهی چه و در امید که توجه بر حال این بیمار در تلخ نفرمانند  
 دیگر ملاحظات گرامی مره بعد اولی و کرة بعد اخر می رسند و باعث مرت و بخت میگردد  
 الله تعالی استانه بلند پایه آن قبله گاهی را بر سر مخلصان خصوصاً این بند با ساها اے بسیار  
 دارد و بمقتضای عطف و الا التفات فرموده بودند که در بعضی امور بی تکلفان نگارش میزد  
 قبله گاه آنرا محض سعادت و عبادت میداند بخاطر ناقص میرسد که در بنی نوع چهار مرتبه متحقق  
 میشود و هر مرتبه چندین درجه دارد و حق بنی نوع و حق تعارف و حق قرابت و حق محبت و ایصال  
 نفع و دفع ضرر از لوازم مرتبه او نامی حقوق که از مشارکت در نوع واحد تواند بود و در نظر خود خود  
 بین متحقق و مبرهن است فکیف مراتب دیگر الحمد لله و المنه که این شکر را نسبت ایشان حتمی از بجا  
 متحقق است و بان نازان باز و هم شهر جاوی الا اولی منه نهصد و نو و چهار تحریر یافت

## (۸) بقدرہ ایزد پرستان حق گزین شیخ مبارک

مخدوم الانام روہ جس کی لوگ خدمت کرتے ہیں۔ ماجدہ بزرگ مغفورہ۔ بختا گیا۔ معاف کیا گیا۔ خاکدان کدورت۔ مجازاً دینا زندانِ ظلمانیٹ۔ کنایہ اذدینا۔ شہرستان ضیا۔ مجازاً آخرت۔ گلستان نورانیت۔ کنایہ از عجبہ۔ جزع بے صبرین فرزع۔ ڈرنا۔ متوجہ شدن۔ . . . نورانیت۔ والد کا دنیا سے آخرت کی طرف انتقال کرنا۔ سرگردان۔ پریشان ہچمیدان کچھ نہ جاننے والا۔ بے خردی۔ بے عقلی۔ شطر۔ ٹکڑا۔ مجازاً تھوڑا سا۔ تلخ کام جلق کرنا کرنے والی نشاء طبعی عنصری جسم کا عالم سرشت۔ کارخانہ تکوین و ایجاد۔ پیدا کرنے اور بنانے کا کارخانہ مجازاً دینا۔ بدوین صبح تمیز۔ ہوش سنبھالنے کی صبح کے آغاز سے۔ وجدانی المطلب مطلب کو اپنے دل سے پالینا۔ تند باد آندھی۔ گردی نہ لٹتے باشند۔ کوئی رنج نہیں ہوا ہوگا۔ موافق۔ جمع مؤنث کی جگہ۔ در موافق رضا و تسلیم بوجہ۔ مراد تسلیم و رضا کا پابند ہو کر۔ رضا خدا کے حکم پر خوش ہونا۔ تسلیم۔ خدا کے حکم پر گردن جھکانا اور اپنا کام خدا کے حوالے کرنا۔ فرورفتہ اند۔ دھس گئے ہیں۔ راحت مہربانی علم التیقین۔ وہ علم جو کسی شک سے بھی زائل نہ ہو۔ تو وہ بویہ مذلت۔ خواری ہواں ذلت و ولستی۔ دل لگانے کے قابل سیاح۔ سیر کرنے والا۔ جالکھاہ جان گھٹانے والا عیار گیر۔ آزمانے والا خبرت افزا۔ و اتانی برحمانے والا انقاس قدسیہ۔ پاک ناس۔ مصروف داشتن۔ صرف کرنا مسافر عالم قدس عالم آخرت کا سفر کرنے والا۔ مردہ یہاں مراد والدہ البر الفضل۔ ملت۔ سچا مذہب۔ نخلت۔ جھوٹا مذہب۔ محققان ملت و نخلت۔ کنایہ علماء سے۔ ایسا۔ اشارہ کرنا۔ تصریح۔ بات کو صاف کر کے بیان کرنا حیف بس حیف۔ افسوس ہے اور بیت افسوس ہے۔ منتبان نسبت رکھنے والے مراد رشتہ دار و عزیزہ۔ معاونت باہم امداد کرنا چشم۔ امید۔ سبکدوش۔ بے تکلف۔ خوش مزاج۔ ارہ نخال۔ رحلت کرنا۔ کوچ کرنا۔ ملک مقدس عالم آخرت سدرک۔ چلنا۔ جادوہ۔ شاہراہ غیر مرئیہ۔ ناپسند۔ برائے۔ جمع سریرت۔ مثبتیت۔ خدا کی مرضی۔ القا۔ دل پر کوئی بات ڈالنا۔ حاشا۔ یہ کلمات

تاکید لفظی کے لئے آئے ہیں۔ انجمن آفرینش، کتابت و نیابت، استغراق، محویت، ڈوبنا، تروف، گہرا  
 قضیرہ جھگڑا، تذکرہ، نصیحت و ریوڑہ گری، بھیک مانگنا، نوبت گاہ، سیر کرنے کی جگہ، فراغِ حفاطی  
 خوش ولی، مفاوضہ، ایک دوسرے کو سونپنا، پرو کرنا، مراد، خطر، قبور، جمع، تیر کی، ملک معنی، ملک  
 حقیقت، قاطعانِ فیانی، جھگڑوں کے قطع کرنے والے، فیانی، جمع، بیفائی، کشادہ، جنگل، اطلال  
 جمع، طسل کی، ٹیلہ، پرانی دیوار، عالمان، جمع، عاکت کی، گوشہ، تین طواف، گردش کرنا، آب و  
 گل یہاں مراد بہترین ہیں، مساعد، مددگار، لسم، علت، خوص، عوذ کرنا، العاقبتہ بالخیر، انجام بخیر ہو۔  
 بموقف عرض حضرت مخدومی مخدوم الانامی قبلہ گاہی مدظلہ العالی میر سائیکہ چنانچہ متوجہ  
 شدن حضرت والدہ ماجدہ مغفورہ مبرورہ ازین خاکدان کدورت و زندانِ طمانیت  
 بسوی شہرستان ضیاء گلستان نورانیت من سرگردان سپہان کومی بخروی را آرزوہ دل ساخته  
 سختی از زمانہ در جزع و فزع داشته کامروا بی نشاء طبعی عنصرے و اشفت و شطری از  
 اوقات را بصبر تلخ کام دار و ظاہر مست کہ آن رموز و ان کارخانہ تکوین واجب اورا  
 کہ اندید و صحیح تمیز تا حال و جدائی المطلب بودہ ہمت را صرف در مصنیات آہی نووہ  
 اندگروی ازین تندباہ حادثہ عظمیٰ بر چہرہ ہمت علیائے ایشان نہ نشتر باشد و مقتضائے  
 حسد ادائی و خدا فہمی و موافق رضا و تسلیم بودہ از دل نورانی و حقانی خود جمعی را کہ  
 در نشیب طبیعت و گوہ بشریت ماندہ در بیصری و جزع افزائی فرورفتہ اند و لدا رہا و ادہ  
 باشد کہ عظوفت پذیری زیادہ از زلفت بر اوری ست و چون ان انحص الحواص بزوم حقیقت  
 بعلم البقین میدانند کہ این سرے پیوست کہ خاک تووہ ذلت و انبار خانہ ہومان ست  
 گذشتنی و گذشتنی ست دول ستنی و ہمت او بختنی نیست و گام نختین ان سیاح بیست  
 خدا گاہی و ایزد شناسی و ان قبلہ صورت و معنی و مجموعہ علم و عمل آنت کہ در امثال این  
 حوادث جانگاہ و معرفت آزمائے عبارت گیر ہو شمن دان، خبرت انزائے بخت  
 بلند ان راہ بی صبری رستن قطع نظر از انکہ عمر البعیت صرف کردن و الفناس متدبیر



اور نامرضیات الہی مصروف و افتن ست یاں مسافر عالم قدس ضرر میرساند چنانچہ محققان  
 لت و نخلت پایا الکفافر مودہ تصریح فرمودہ اند حیف بس حیف کہ آن مسافر قدسی  
 منزل راہ بر آن سرزمین الہی نورانی از غنہ زندان منتجان خاص کہ چشم امداد و معاونت دارد  
 حضرت و آثار رسیدن ست کہ آن حضرت این منتجان را در دل آزارے آن سبکروح  
 کوششہ باشند بالفرض والتقدیر اگر ناشکیبائی و جزع افزائی آن ارتحال فرمودہ ملک مقدس را سو و  
 مند آمدی از آنجا کہ این معاملہ مخالف ضای خدای جان آفرین ست خواہی شوہی مانع  
 سلوک این جاوہ غیر ضیخواہند شد بان راہ یافتہ سرراہ معنی و دانای اسرار نہا نشانہ مشیت امثال  
 این معتمدات نگاشتند مقصود از آن ست کہ القاسی کلمات قدسیہ حقیقت نمودہ تسلی خاطر  
 فیض باثر نماید ماشا و کلا بیت۔

خرد نبود بعدن زر فلکندن بدریا در بجان گوہر فلکندن۔  
 بلکہ مقصود این حیران انجمن آفرینش آنست کہ مبادا خاطر قدسی از استغراق دریاے ژرف  
 انوار الہی فرصت یا آمدن قضیہ تسلی این گروہ کوتاہ معرفت کم عمل نیابد پس بہمانا کہ این تذکرہ  
 ایست از برائے ماتم زوہ ہلے اسیر طبیعت و در یوزہ گر لیت از برائے این  
 تاوان نابیناے خود کہ ہم چشم و ہم سرنگ آئینہ میخواید یعنی علمی میخواید کہ بدارالامن عمل رساند  
 علی میطلب کہ بنزرتگاہ بی تعلق و فراع خاطر می بردہ مطلق ساختہ اتصال حقیقی بجد و مفاوضہ  
 شریفہ ایامی زیارت قبور انبیا و اولیاء رفتہ بود حقیقت شناسان و مساندان ملک  
 معنی وقت اطمان فیانی معرفت را کجا اذن زیارت اطلال فرمودہ اند و واقفان  
 موافق تسلوب را کجا اجازت طواف آب و گل دادہ اندہمہذا اگر وقت مساعد بودی ہر  
 آئینہ این مسکین درلم او خوش کردہ را انجام این سفر مینمود و بدآنچہ رضائے خاطر اثرش  
 میبود میسر شد العاقبتہ بالخیر

## (۹) شیخ مبارک

ملاذمی۔ میری جائے پناہ۔ وامت برکاتہ۔ ہمیشہ رہیں اس کی برکتیں۔ فحیبت۔ بلا سخت درد  
 عین وقت پر ہم زق۔ بر باد کرنے والا۔ طبابت۔ علاج کرنا۔ باویہ۔ جنگل۔ باویہ وجود۔ کناہ  
 از دنیا۔ مامن۔ جگہ امن۔ تفریض۔ اپنا کام خدا کے سپرد کرنا۔ خرامش۔ ٹہلنا۔ چلنا۔ ذات  
 الکمالات۔ خوبوں والی۔ نشاء صوری۔ عالم ظاہری دنیا۔ انجارج۔ حاجت پوری کرنا  
 بموقف عرض مقدس حضرت قبلہ گاہی۔ ملاذمی امید گاہی وامت برکاتہ میر ساند  
 الحمد للہ واللہ کہ منقاد ضات تدبیرہ ان قبلہ خدا کا ہاں در عین مصیبت صبر کش و فحیبت  
 عتق برہمن مرۃ بعد اخری مر اسیم موعظت بل لوازم طبابت بقدم  
 رساندہ این سرگردان باویہ وجود را بامن صبر بل رضا آور و ندا مید کہ بتوجہ  
 اشرف اقدس بنزہنگاہ تفریض و تسلیم نیز خرامش شود واللہ تعالیٰ ذات الکمالات  
 آن پیشوائے خدا شناسان را درین نشاء صوری بسیار دارا و ما بیماران صورت و معنی را پذیرا  
 نصائح از جہد سلفہ صحت ظاہری و باطنی روزی گردانا و آنچه در حہ  
 باب ایسا پیشود و رانجارج آن سعادت خود میدراند

## (۱۰) شیخ مبارک

مستہام۔ نمکین۔ یگانہ آفاق۔ دنیا کا بھیل۔ سرور۔ سرور

بیت:

سلامی چو اخباق تو مشکبہ سلاے چو الفاظ تو در نشان



لاطائل۔ بے فائدہ اشقیاء جمع شقی کی بد نصیب کئی باغداد شہید۔ خدا کا گواہ ہونا کافی ہے  
 قسدت۔ پرانگی۔ پریشانی، نوزح۔ پریشانی۔ عاتد مرنا، نفوق بدتی رکنا، مہمات  
 افسوس۔ ہرزہ ورائی۔ بیہودہ بکواس۔ قوا مثل جمع ہے قافلہ کی عسا کر جمع ہے عسکر کی  
 لطیفہ غلیبی۔ امد تعلق کی پوشیدہ ہر بانی لاریبی رشک نہ کرنا۔ اسرع بہت جلد شد امد  
 جمع شدت کی کیفیت سختی تلافی معا و مذہبہ نکابت دشمن کو نقصان پہنچانا، الام جمع الم کی بیخ  
 ہجوری حبدائی فرزائی ہوشیاری دست۔ قدرت میا من جمع عینت کی برکت  
 محاسن جمع حسن کی خوبی، تطاول بلو بل ہونا، کنکشیشورہ شطرے۔ ذرا سا  
 مکاتیب جمع مکتوب کی خط جلالی۔ منوب بطرف ہلال الدین اکبر بادشاہ۔ صوب۔  
 طرف صواب اتعال۔ درستی کی طرف منحنف لوشنے والا تحقیقت ہلاک کرنا کم کرنا ایلغار  
 لوٹ مار، دشمن پر چڑھائی کرنا۔ اولیاء سلطنت قاہرہ۔ زہد دست بادشاہت  
 کے مالک مراد خانخان اور اس کے ساتھی وغیرہ، ومار از روزگار اور دن۔ ہلاک کرنا  
 اثر جمع ہے شریکی، مجاہد جمع ہے فاجر کی بہار نزول۔ اترا نا ٹھہرنا، حبلال۔ بزرگی  
 عارف خدا کا پہنچنے والا بصیر بینا۔ دیکھنے والا مستبصر بینا۔ مجیر و انار خبر رکھنے والا۔  
 سمات۔ جمع سمت کی راہ راست۔ ارادہ۔ صورت۔ قدسی سمات۔ پاک اراد  
 والے طوبیت پھیدہ، مجاز باطن ہر زح مزح۔ نعتہ تباہی۔ عنبار۔ گرد و مجاز، رنج۔  
 بلائیل۔ جمع جلیلہ کی۔ بزرگ۔ خیب یا باں کیاری۔ مواہب جمع ہے مہبت کی بخشش  
 وار شکی بخت آزادی قسم حصہ۔ وافی پورا کامل قسط حصہ۔ اوفی۔ کامل تر۔ ولا  
 دوستی احتفاظ حصہ پانا۔ خدا اٹھانا۔ لذت پانا ویرہ کینہ کھڑ۔ طرف۔ طرح۔ نجات  
 پردی۔ رفیع الدرجات۔ بلند درجوں والا۔ قباہ جمع ہے قبہ کی گند صحیفہ خط کتاب  
 تذبذب تذبذب تذبذب اتما تردد سے منوب۔ مراد پریشان بار قہودشی و امب  
 العطا یا ا لم بخششوں کا بخشنے والا۔ آلا۔ جمع انی کی۔ نعت۔ عظمت والا۔ ہی نعمت والا

بغۃ یکا یک۔۔۔ سلخ پاندرات۔ مہینہ کی آخری تاریخ عزرا مہینہ کی پہلی تاریخ  
عزرا روشن۔ ثواب جہانگیر کی نوید۔ خوشخبری بہجت خوشی مسرت نگی مساوات۔ بربری علی الترتیب  
المدکور جس طرح پر کہ نام نئے گئے ہیں۔ جلاوت۔ چینی و چالاکا احسنت اتنے اچھا کیا  
مگر تحسین الحمد للہ۔۔۔۔۔ متکاثر اگر تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ پے در پے بہت  
سی تعریفیں کرنا اور تمام خدا کے لئے ہیں پے در پے بہت سے شکر ادا کرنا۔ اخوان  
جمع آخ کی۔ بھائی فوق۔ اوپر۔ مسابعم۔ شریک۔ مقارن۔ پاس رہنے والا ہم جہد  
ہمسر۔ وارغ شدن۔ آزدوہ ہونا۔ البسره بہت آسان۔ آسان۔ قنجا۔ ہا ہا گیس نامیہ  
آزدوہ۔ منہا انتہا۔ مستبعد۔ بعید۔ دور۔ عالم اسباب۔ دنیا۔ فدا م جمع فادم کی  
ذکر۔ بدرقہ رہنا۔ محافظ۔ صادر ہونے کی جگہ۔ اصحاب نفس الامر حقیقت شناس لوگ  
ارباب عرف۔ معرفت رکھنے والے۔ بنا بہت۔ مرتبہ کی بزرگی شعار گہنی کا لباس  
وٹار۔ سردی کا لباس۔ مجازاً طریقہ کے معنوں میں۔ بدائع شعار انوکھے ڈھنگ والا  
اقبال۔ وٹار خوش بخت۔ محجب پوشیدہ۔ اعتساف۔ بے راستہ۔ پلندہ۔ باطل و جہ۔  
(بہ ابلخ و جہ) بہت ہی عمدہ وجہوں سے۔ اقامی۔ جمع سے اقصیٰ کی بند و بزرگ۔  
اولیٰ۔ جمع سے اولیٰ کی چھوٹا۔ عرش اشتیاء۔ عرش کے مانند مقصد۔ در و سردینے والا  
فرلا و دیوانہ۔ فاسخاناں کے غلام کا نام۔ وزیر یوزگی۔ بھیک مانگنا۔ مجازاً تلاش کرنا  
ملاحظہ نامہ ہر بانی نامہ۔ موشح۔ آراستہ۔ کویج۔ وہ نشان جو خط کے عنوان پر لکھتے ہیں  
امانی۔ جمع امینہ کی امید۔ موٹ۔ وارث کرنے والا وہ مرنے والا جو دوسرے کے لئے  
مال چھوڑ جائے یہاں مراد سبب باعث۔ فحواوی۔ جمع سے فحواوی کی معنوں کا تشریح  
داں کا لکھنا۔ خوشی ارتیاج۔ راحت پانا۔ مالا کلام جس میں کچھ کلام باقی نہ ہو بے شک و شبہ۔  
مقتضی المرام۔ مقصد کے مطابق۔ کیسوت۔ لباس۔ سداد۔ درستی۔ راجہ سے مراد راجہ  
پور و مل بجز۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کی عزت کی قسم اور بے شک یہ قسم اگر وہ بیان لیں تو بہت

بڑی ہے۔ مستعد شکل عالم کون و فساد۔ دنیا۔ اور اس کے صحیح ہے رائے کی  
 مستعدی چاہنے والا خواہشمند تفرقہ پریشانی القسام۔ تقسیم کرنا  
 پریشان مبادی علیہ۔ مراد فرشتے اعلیٰ صفتانہ۔ خبر دینا۔ آگاہ کرنا (اعلام۔ صحیح علم کی تھپڑاں)  
 ہیب۔ ہوا چلنے کا مقام از ہار۔ غنچے۔ کیساں عداوت۔ صحیح ہے حلیقہ کی باغ ملکیت جلالی  
 سلطنت اکبری۔ نصیحت۔ صحیح ہے نغمہ کی خوشبو نسالم۔ صحیح ہے نسیم کی کنت۔ جانب کنہ  
 مجاز اپناہ۔ مشوش۔ پریشان کیا گیا (مشوش۔ پریشان کرنے والا) مکارم۔ صحیح مکرمت  
 کی بزرگی۔ خوبی۔ اشفاق۔ صحیح شفقت کی توزعات۔ صحیح توزیع کی۔ پریشانی۔ مسمور آباد آبادی  
 عہود صحیح عہد کی اعتناء۔ توجہ کرنا صحیحی بکے ناص۔ عامر ہما آباد رجا۔ امید۔ واثق۔  
 پختہ۔ مضبوط۔ ناظورہ۔ مشوق۔ محروقت۔ جن سوزش۔ کریمت۔ رنج۔ سختی۔ دکھ۔ عزت۔  
 مسافرت۔ مضررات۔ ضرر دینے والی چیزیں۔ السداد۔ بند کرنا۔ ماریب۔ صحیح ماریب کی۔  
 حاجت۔ مطلب۔ طلب حاجت کا مقام تبیان۔ خوب بیان کرنا۔ معنی روشن کرنا۔ مکر۔ گذرگاہ  
 مجازاً سب اعلیٰ۔ حید پیدا کرنا۔ روزگار کم فطرت۔ بے وقوف زمانہ ناتواں بیٹی  
 حد کرنا۔ تکر زیادتی کثرت مشاغل۔ صحیح مشغلہ کی منطوق لازم الوثوق وہ بات جس پر  
 بروس کرنا لازمی ہے۔ توفیر کثرت کلپترہ۔ پرانگہ۔ بے ہودہ۔ ممکن التخریم۔ وہ چیز جس کا لکنا ممکن ہو  
 جائز التقریب۔ جبکا بیان کرنا جائز ہو۔ شواغل۔ صحیح شاغل کی وراز نفسی۔ طوالت کلام  
 یادی النظری۔ ظاہری۔ القسام۔ آپس میں ملنا۔ فراہم ہونا۔ آمیزش۔ القسام خاطر۔  
 طبیعت کا پریشان ہونا متعزز۔ سامنے آنے والا۔ پیش آنے والا۔ بے سرو و لائن بے  
 توجہی سے۔ شیم۔ صحیح ہے شیمہ کی عادت مکارم شیم۔ بزرگ عادات طومار۔  
 دفتر طویل الذیل۔ وراز وامن والا مراد وراز۔ اور نسالم منقش ہونا کمالات ارتسام  
 کمالات سے نقش حاصل کرنا۔ کابل۔ رہباری۔ ساندنی سوار۔ رہباریاں۔ صحیح۔ جو اونٹوں کا  
 علاج بھی کہتے ہیں علی الرحمہ۔ برغلاف۔ یار غار۔ وفادار۔ سپاہ دست حصار۔ محاصرہ کرنا۔ قلعہ

مستمند۔ غلین اندوگین بہجت۔ خوشی۔ تازگی خوبی۔ قضیہ مرصیہ۔ پسندیدہ بات ملاعین  
 جمع ہے ملعون کی خدا کی رحمت سے دور کیا ہوا یہاں منفی جراتی سے مراد ہے۔ سرورِ فوادی  
 دلی خوشی۔ سختی۔ تلوار کھینچنا۔ تکمیلًا للہجہ۔۔۔۔۔ خوشی کے پورا کرنے کیلئے اور مسرت  
 کے تمام کرنے کے لئے رجا و مطلق۔ آزادانہ بہت زیادہ بچنے والا۔ مسئول۔ مانگا ہوا۔  
 بلطفہ و عطفہ۔ اس کی ہر بانی سے۔ صاۃ اللہ۔۔۔۔۔ والا و اہی۔ اللہ تعالیٰ اس کو آفتوں  
 اور بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ وواہی۔ جمع و اہیہ کی بلا۔ کما و کیفا کتنا اور کیسا ہونے سے  
 مقدار میں بہت اور کیفیت میں بھی اچھا ہے) سرگ و جہرا پوشیدہ و ظاہر خلوت و جلوت تنہائی  
 اور علبیں میں۔ مجالس جمع مجلس کی محافل۔ جمع ہے محفل کی۔ قدس۔ پاک۔ انس محبت  
 جلال۔ بیلد۔ بزرگ مناسخ فرخ کر نیوالا یہاں مراد فخر شریف الف جمع شریف کی شمائل۔ جمع شہید  
 کی خصلت کلفت۔ رنج۔ تکلیف۔ کرات جمع کرات کی بار بار مرآت۔ جمع مرآت کی  
 بار بار فراخوردہ لائق تقدات۔ جمع تقد کی۔ ہر بانی عطا وقت نشان۔ ہر بانی کا نشان  
 رکھنے والا محتوی شامل گہرا گہرا گہرا والا۔ صوف۔ جمع صوف کی قسم۔ منطوی پٹا ہوا الواف  
 جمع الف کی ہزار الہم فالہم۔ پنے بہت ضروری کام) اس کے بعد پھر بہت ضروری۔  
 کام) سر انجام دیا جائے۔ انصرام۔ انجام کو پہنچانا۔ انتظام کرنا۔ فاخرہ۔ عمدہ بیش قیمت  
 رسوم۔ جمع رسم کی طریقہ۔ بتقدیم رساندن ادا کرنا۔ شریف و وضع بڑے چھوٹے۔  
 نوروز آفتاب جب بزح محل میں آتا ہے تو اس روز ایرانی عید نوروز مناتے ہیں۔  
 ماندہ کھانے کا بھرا ہوا دسترخوان (حضرت عیسیٰ پر اتر کر تانھا غمیرۃ الحال۔ حال سے  
 ملا ہوا سمت نشان دار سجید۔ عادت معائب جمع عیب کی بیا بیا انتقاص۔ جمع نصیب کی  
 عیوب ازالہ۔ دور کرنا۔ منقصت انتحار نقصان سے نسبت رکھنے والا خاطر خطر  
 زمام۔ باگ۔ طالعہ گروہ۔ و نیمہ کینہ نفاق۔ دشمنی۔ ظاہری دوستی اور دلی دشمنی  
 مکر۔ راستہ۔ بستوی اس کے نزدیک امیر اور فقیر دونوں برابر ہیں اور اس کی شان بلند ہے





شدہ۔ عزیز بقیڑ و باہوا حریق جلا ہوا سوختہ لہ تمل کسی امتحان میں گرفتار ہونا۔ بلا  
 میں پھنسا۔ کمرہ لاوجیرا۔ مجبوراً مطلق کرنے کا مقام مطاعن جمع طعن کی برائیاں کرنا۔ عالم  
 جمع لیم کی نالائق رابطہ معنوی حقیقی تعلق۔ محبت کشاں کشاں۔ کھینچتا ہوا۔  
 نشہ کثرت۔ دین منہک۔ مصروف خذما صفا جو صاف ہو اس کو حاصل کر اور جو مکمل  
 ہوا اسے چھوڑ دے۔ کتیس زیرک انا طنبس پوشیدہ چھپا ہوا جلت حکمت اس کی حکمت بزرگ ہے  
 حکیم علی الاطلاق بے قید حکیم مراد خداوند کریم عالم صغیر۔ بدن انسانی۔ عالم کبیر۔ دنیا  
 منوط متعلق مربوط والبتہ قوائے طبعی۔ قوت نامیہ۔ قوت ہائے قوت دافعہ۔ قوت مولدہ  
 وغیرہ۔ رویت نیکنافور و کفر و نوح۔ طریقہ استقامت برابری مال یا انجام رزانت معنوی  
 متحلی۔ آراستہ سوئیت۔ برابری اعتدال ہمام جمع ہے ہم کی انام۔ لوگ خواطر۔ جمع خاطر کی  
 چیز۔ احاطہ تسخیر۔ فتح پانا شوار و جمع شاردہ کی چوپائے وحشی۔ اوضاع۔ جمع  
 وضع کی رنگ ڈھنگ۔ تجاوز نہ کرنا از با نرو و دھنچے میں نہ اے عظم بزرگی منظورندان  
 پسند نہ کرنا ابتذال۔ ذلیل سمجھنا۔ خواری۔ ذلت تھچین۔ برا اور عیب دار بنانا انخوان۔ جمع  
 انخی کی۔ بھائی۔ حواج جمع حاجت کی ضرورت انجام۔ حاجت پوری کرنا مراہم۔ مقصد حاجت  
 سلوک پہلنا۔ تعصب بے باطرنداری۔ رفتی ریحی کرنا صدقات صلح کرنا۔ دوستی  
 استکشاف دریافت کرنا استبصار بینائی طلب کرنا و ما علی الرسول نہیں ہے پیامبر پر لیکن مالک  
 کا پیام پہنچانا۔ اقتضال حکم کی تعمیل کرنا دستیاری۔ امداد خابستہاں۔ کانٹوں کا مقام  
 مراد تکالیف کا گھرا۔ ارم۔ عادی نہر کا نام جس کا ذکر کلام پاک میں آیا ہے۔ ذخیرہ۔ جمع شدہ  
 چیز مہذب آراستہ بس گند ختم کئے عادت اللہ خدا کی عادت کلمات صدق  
 آیات و حقیقت کلمات سچی نشانیوں اور حقیقی نشانیوں والی باتیں۔ سچی باتیں۔ ماوام۔  
 ہمیشہ۔ جب تک صدور صدور ہونا معتد بہ۔ کافی حصہ۔ بہت مہذب الاخلاق۔  
 اچھی عادات والا شخص۔ نیک ستر مہذب۔ از سنت اللہ۔ روحی۔ خدا کا راستہ

طریقہ۔ وصول۔ لفظ تک پہنچنا۔ خذت بھسکری و درخلال۔ درمیان نشئت  
 پریشانی۔ پرانگی تودرع۔ پریشانی۔ اتحاف۔ تخریبنا۔ تخریب۔ سوغات۔ گذراند  
 دور رکھنے روایت بربونا و نارت کینگی۔ نالائق متارح۔ مال سامان۔ مطارعات مشہور باتیں  
 متصیح۔ رنگا ہوا۔ انصبغ۔ رنگت اقبح افراد و خجالت۔ سب شرمندگیوں سے بہت  
 بری علمک ناقصک۔ ناقص علم۔ رک تصغیر کا ہے، ہوا جس۔ جمع حاجبہ کی۔ دل میں پیدا  
 ہونے والا خطر۔ وساس۔ جمع دوسوہ کی اعلیٰ۔ جلیل۔ بزرگ۔ قبح۔ برائی اخلا۔  
 جمع خلیل کی دوست اخلص۔ لغم الف) جمع خالص کی۔ اصدقاً۔ جمع صدیق کی سچا دوست  
 مدحت۔ تعریف محمدت ثنائی تعریف سمت ایشان جو اہر زواہر و روشن موتی۔  
 لالی جمع ہے لوگو کی موتی لالی مثالی بدوشن موتی معدن۔ کان اعمضا و الا نامی میرا  
 لوگوں کا قوت بازو۔ موسوم۔ نقش کیا ہوا۔ نامزد۔ مود کی پہنچا نیوالا۔ مزخرف۔ یہود ہ  
 گراں بہا۔ بہت قیمتی در۔ جمع در کی موتی۔ عرا۔ روشن ابتیاع فروخت کرنا حکم معنبر ط  
 تلافی بقدر تھوڑا سا بدلہ۔ کم فطرتی۔ کم ظرفی۔ وول ہمتی۔ کم حوصلگی حکمت اثر اقیہ  
 وہ حکمت جو روشنی قلب سے حاصل ہوتی ہے اور جس سے انسان ہر دور و نزدیک کی چیز  
 کا علم حاصل کر لیتا ہے۔ ہجور۔ جدا۔ محار۔ جمع بھری سمندر مقولات۔ جمع مقولہ کی گفتگو مکالمہ۔  
 باہم گفتگو کرنا۔ یاد کرہ۔ باہم ذکر کرنا۔ قیمتہ الو و اور محبت کا حظ بوقلموں یا ایک  
 جانور کا نام ہے جو طرح طرح کے رنگ بدلتا رہتا ہے۔ مجازاً رنگارنگ۔ بوقلمونی  
 رنگ بڑنگی بہم نہ سبب دین میسر آنا بے بضاعتی۔ بے پونجی ہونا۔ مفلسی بے استطاعتی  
 بے طاقتی۔ مفلسی۔ متشفر۔ نفرت کرنے والا۔ متافوی۔ اذیت پانے والا فقدان  
 گم ہونا۔ خفایا۔ جمع خفیہ کی۔ پوشیدگیوں فیحد ذات۔ اپنی ذات کی حد میں  
 طاری نظر کرنا۔ مہام۔ جمع ہے سہم کی تیسر۔ ملائم۔ ملامت کہنا۔ اطلاع لکھنا۔  
 شکرہ ایک بار موفکھنا مجازاً تھوڑا سا۔ استقام۔ جمع ستم کی۔ مرصن۔ کمزوری۔ لایعنی۔

بے ہودہ۔ فضول عجب الہی۔ خدا کا بندہ ہونا۔ عیب الطبعی طبیعت کا بندہ ہونا  
 محاربات۔ مح ہے محاربت کی جنگ۔ بے تونزگانہ بے انتظامانہ۔ (تو زمین۔ حج  
 کرنا)۔ بنائے زمان لوگ استظہار الانامی۔ میرا لوگوں کا پشت پناہ (مددگار)  
 تباغض باہم دشمنی رکھنا۔ تحارب۔ باہم لڑنا تقاویہ کھنے والا۔ وقتا و روشن  
 بھڑکنے والا۔ نبردی۔ پائے وحدت کے ساتھ تھوڑا سا۔ اعتقاد الکرامی۔  
 میرا بزرگوں کی قوت بازو۔ افاقہ پوش میں آنا۔ اے سیراب کرنا۔ غلیل یلین  
 پیاس۔ غلیل۔ بسیار ابراز باہر نکالنا۔ ظاہر کرنا کلال۔ تکان۔ تھکن۔ نشاط آباد  
 کنا یہ ہے خوش دل سے نعرہ زون۔ آواز بلند کرنا۔ می گزرائند۔ روکتا ہے۔  
 اعراض منہ پیر لینا۔ روگروانی مستودعات۔ حج مستودع۔ وہ چیز جو امانت رکھی  
 گئی ہو۔ امانتین مستودعات ضمیر۔ دلی خیالات اکنایہ ہرگز وہ لکھا ہوا سلیم دلی  
 سادہ دلی۔ طرفی عجیب بات خرسندی قناعت خوشی متسبان عقل و کیا است  
 عقل و دانائی سے نسبت رکھنے والے (یعنی عاقل و دانانہ منہی۔ حسب دینے والا  
 غیب و شہادت ظاہر و باطن۔ ظہیان غیب شہادت۔ عقلا و حکما اس  
 سر سردار سبیل ہدایت (حج) ارشاد راتہ دکھانا۔ رہنمائی۔ ہدایت کرنا۔  
 سائر الناس تمام لوگ مسامح۔ حج سے مسیح کی۔ کان۔ مسامح علیہ بلند مرتبت کان  
 خدا مشرب۔ اقدوالے خدا شناس عالم ذوق۔ عالم وحدت کی ابتدائی خواہش۔  
 عالم شہود۔ عالم وحدت کے مشاہدہ کی انتباہ۔ دریا کشاں تشذب بزم سخن شعری  
 مردہ دلان زندہ تن۔ ایسے لوگ جو زندہ ہوں لیکن ان کے دل نور معرفت سے  
 منور نہ ہوئے ہوں۔ ان کو صوفیہ کی اصطلاح میں مردہ دلان زندہ تن کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ  
 صرف زندہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دل مردہ ہوتے ہیں۔ مراد۔ اہل دنیا۔ آنچہ بہ  
 تحقیق بوضوح پیوستہ جو بات تحقیق سے واضح ہوتی ہے۔ منظر میاں اذیالی۔ حج

ذیل کی۔ دامن تشبیہ مانند مشابہت عزاردوشن جلیل القدر بڑے مرتبے والا  
 تخلیقوایا اطلاق اللہ۔ خدا کی عادتوں کے موافق عادت اختیار کرو۔ سمجھ۔ سننا۔ مجازاً  
 کان اصغائر۔ سننا۔ حقائق کو نیہ۔ موجودات۔ اصعب۔ زیادہ سخت۔  
 مجرور تنہا۔ صوفیہ کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں۔ جو خدا کے سوا ہر چیز بھول جائے۔  
 مسالک۔ جمع مسلک کی راہ حقیقت۔ مولانا روم نے فرمایا کہ ایک شخص نے علم طلب  
 پڑھا یہ شریعت ہے۔ طریقت عمل ہے۔ حقیقت عمل کا اثر ہے۔ یا شریعت ایک شرح  
 ہے جو راستہ دکھاتی ہے۔ جب تو راستہ میں آیا تو تیرا یہ چلنا طریقت ہے۔ اور جب  
 تو مقصد پر پہنچا تو یہ حقیقت ہے۔ اٹھارے جمع نحو کی اقسام از منہ جمع ہے زمانہ کی مفرد  
 مجرور۔ اصطلاح صوفیہ میں اس کو کہتے ہیں جو بیزحی کے ہر شے کو بھول جائے متیقن۔ وہ جس  
 کا یقین کیا جائے۔ منظنون۔ جس کا گمان کیا جائے۔ ترکیب عنصری۔ بدن معجون۔  
 مرکب۔ ہیولانی۔ اسم بنسوب ہیولی کی جانب۔ ہیولی۔ اہل اللہ کے نزدیک وہ  
 چیز جس میں صورت ظاہر ہو۔ مشکبیں اس کو حقائق اشیاء کہتے ہیں حکما اس کو مادہ کہتے ہیں  
 آنس بہت ہی ذلیل نہیں۔ ایضاح۔ واضح کرنا۔ اولی الالبصار۔ صاحب بصیرت  
 لوگ۔ ماستق پہلے کی۔ احیاء جمع خبر کی نیک لوگ ابرار جمع برکی نیک۔ تقیض۔ منہ  
 معانہ۔ جمع مغیرہ کی خلاف نشاء عالم مستلذات لذیذ اشیاء۔ مشارب جمع مشرب  
 کی پینے کی اشیاء مطاعم جمع مطعم کی کھانے کی اشیاء ملائیس جمع ہے ملبس کی پینے کے کپڑے  
 لذائذ جمع لذت کی حفوظ۔ جمع حظ کی مزہ۔ لطف عمارت کسی کام میں محنت کرنا  
 اعتیاد عادت بنانا۔ حمل۔ اٹھانا اقبال جمع ہے نقل کی بوجہ تعاب سختی سہنا۔ افساد  
 بگاڑنا۔ عباد۔ جمع عبد کی بندہ۔ غلام۔ اعوجاج۔ پیڑھا ہونا۔ ابو الفضول بیہودگی (بوالہوی)  
 لایح۔ چیا۔ جمع جید کی کھرا۔ خالص۔ لبط کٹاؤ گی نقو و چیا د سے مراد ہے پاکیزہ  
 عبارت اور عمدہ مضامین تبیین۔ بیان کرنا ظاہر کرنا لوازم۔ جمع ہے لایح کی۔ دنی جن

سوزش دل افتراق فرق جدائی ششواہد جمع شاہد کی شرکاء جمع شریک کی ہمدم شارب عام راستہ  
 متعارف پھینے والا مٹانے والا حاجت پوری کرنے والا مترجم جمع اور اکٹھا ہونے  
 والا باہم ملکر بیٹھنے والا مبتذل ذلیل۔ قواعد جمع قافہ کی وقار بڑباری تیکس  
 غم مداں۔ غم نہ جاننے والا۔ فلک در آسمان کو پھاڑنے والا۔ عرش گداڑ۔ عرش کو پگھلانے  
 والا۔ کلیات و جزئیات بڑے چھوٹے متعلق۔ ذمہ دار کفالت کر نیوالا۔ ضامن۔ متہدد  
 ذمہ دار مقہور۔ مغلوب منکوب۔ بد حال عصابت جمع عاص کی گنگار۔ ظلمہ جمع ظلم کی  
 فسقہ جمع فاسق کی۔ بدکار بقاع جمع بقعہ کی رگھر۔ مقام قلاع جمع قلعہ کی۔ وارالامن۔ امن کا گھر  
 دست آویز۔ ذریعہ وسیلہ انضمام۔ ملنا۔ ایصال پہنچانا۔ خدام جمع خادم کی نوکر۔ تعلیم کے  
 طور پر جمع آیا ہے اردو بہشت۔ بیمار کے آخری ہفتہ کا نام۔ شرف نشاویافت۔ جاری  
 ہونے کا شرف پایا یعنی جاری ہوا۔ تسویف۔ تاخیر۔ مخاطب و معاتب۔ جس پر خطاب و  
 عتاب کیا جائے۔ انصرام۔ تمام ہونا۔ انجام پانا۔ محصل۔ حاصل کیا گیا۔ مبادت۔ صوری۔  
 ظاہری دوری۔ مخلصان استہظار می۔ کمرے دوستوں کی پشت پناہ ارتسام۔ جمع رقم  
 کی اقلام جمع قلم کی مخالفت۔ باہم خلوص رکھنا۔ سادہ۔ جمع سادہ کی خادم بیت اللہ۔ نام  
 سدہ۔ چوکت۔ درگاہ شرہ۔ شدت حرص۔ رولہ۔ کینگی۔ مالا کلام جس میں کچھ کلام باقی نہ ہو۔  
 بلا لفظ۔ مہربانی نامہ۔ مراسم مقصد۔ معاطفہ باہم پٹنا۔ مجازاً خط کو بھی کہتے ہیں۔ الغایت الغا۔  
 بے حد نہایت اِمعان۔ گہری نظر کرنا۔ زیادہ دور بانا۔ مجازاً غور کرنا۔ عواقب۔ جمع عاقبت  
 کی۔ آخر۔ دریا کش۔ دریا کو پھینے والا۔ یعنی فراخ وانش آئین۔ عاقل فوارح۔ جمع ہے فاکہ  
 کی خوشبو۔ رواج۔ جمع ہے راجحہ کی۔ خوشبو مہنائق۔ جمع ہے مضیق کی تنگ مقام عرش  
 ساحت۔ عرش کی پیمائش کر نیوالا (کشادہ) مترجم نقاش مراد لکھنے والا غنچ ناز عشرہ۔ دلال۔  
 ناز و نخرہ آزمائش کے معمولی سی آزمائشیں۔ کلمات نفس الامریہ وہ باتیں جو حقیقت میں ثابت  
 ہو چکی ہوں۔ قرار و ادا وہ بات جو مقرر کی گئی ہو۔ مسدود۔ بند کیا۔ اس میں کسی۔ خورد و سالی۔  
 نالہ۔ رنجیدہ ہونا العاقبت بالخیر والظفر۔ انجام بھلائی اور کامیابی کے ساتھ ہو۔

شعر بشری لغتد انجز الاقبال ما و عدا و کوب المجد من افق العسل صعدا  
 بعد از دعای نیکو تا آخر کلام و لبستان سلا بر مؤذنت و خاتمه کار حلقه نگرستان و اثر محبت  
 است مفردن بالوف تهنیت و مبارکبادی و مشحون بصنوف خرمی و ثناوی مشهور  
 خاطر خفیر آن نور عدو دولت و بخت بیاری و کور عدیقه نصرت و کامگاری اللهم حاصل  
 آماره و نسیه و صاله میگردد و اندک تلاطم امواج اشتیاق که چون توانی مسرات فتح نهایت  
 نیست و تراکم افواج فراق را چون تکاثر مآثر محبت انجام و غایت ز المنه الله که نقش  
 خاطر خواه صورت لبست و صورت مراد و پوجا متن بظهور پیوست

### قطعه

زین مرزده اقبال کز آن سواد  
 دولت ز نشاط تهنیت گو آمد  
 گل بوی که باغ عشرت از سر شکفت  
 می نوشش که آب رفته در جو آمد  
 اللهم کما تودت العالم الجبانی بنصره لوزر الملك الروعانی بطول عمره از نگرانی خاطر  
 فنا نگر که درین مدت ایام داشت چه گوید و چه نویسد

### قطعه

نه فرقت تو چه گویم چه رفت بر سر ما  
 نه غیبت تو چه گویم که چون بود احوال  
 نه آرزو سه تو سلسله تقبیت روزی  
 نه انتظار تو روزی بقامت صد سال  
 خصوصاً روزی چند که زمانه در مقام گوشمال شده یک طرف اخبار وحشت آثار

از جانب گجرات رسایند و یک طرف بدودی تنہا اکتفا کرده و رہا و یہ بعد المشرقین  
 ہندوخت و ضمیر این حال کثیر الاختلال محنت امتداد ایام ناریدین فتا صدان  
 آن اقبال اتاری کہ از ہمہ جا نگاہ تر بود و علاوہ این حالت پر طالت شماتت  
 اعدا و مقالات لاطائل اشقیاء داشت ہست و کئی باند شہید کہ تشنت فاطر  
 و توحش باطن بجائی رسیدہ بود کہ بی شائبہ تکلف بچندین وجوہ مات بر حیات تفوق  
 حجتہ مرعوب طبایع مخلصان شدہ بود ہیہات ہیہات من کجا و این ہرزہ و رانی  
 کجا مائیکہ اقبال شاہنشاہی مقدمہ الجیش آن دولت پناہی بودہ باشد از قواقل توجہ  
 و عساکر ہمت و یگانہ چہ نام توان برد الحق لطیفہ بود غیبی و مشرودہ ہلاریہی کہ با حسن اوقات  
 و اسرہ ساعات تدارک شد اندر ایام دوری و تلافی نکابت الامم ہجوری ہنود انصاف آنکہ  
 تباہیات سبحانی و امدادات آسمانی کمال جانپاری و سرداری و نہایت مردانگی و فرزانی  
 بتقدیم رساند مرا کجا قدرت آنست کہ شرح یکی ازاں جلالت امور کہ بجنایت الہی بر منصفہ  
 ظہور آمدہ نمایم

### قطعه

خوش کار نامہ الیت کہ آمد بروی کار  
 این کار از تو آمد و مردان چنین کنند  
 پابند دست اگر بسخن خنجر و کمان  
 بردست و باز تو ہزار آفرین کنند  
 از میان مما سن اتفاقات آنکہ بعد از تطاول مقالات اہل مشرت و ارباب  
 کنگش از دوست و دشمن کہ شاید شرطے ازان بوسیدہ مکاتیب و وستان معلوم شدہ  
 باشد شاز و ہم بہمن ماہ جلا سے موافق ہفتدہم محرم الحرام بندگان حضرت بدولت  
 و اقبال از امن آباد و آبا و عثمان عزیمت بصوب صواب انہامی فتحپور منسطف فرسودند  
 کہ با شرح اوقات ہدار الخلافہ اگرہ رفتہ تخفیف اسباب زیادتے نمودہ برسم ایلغار  
 متوجہ احمد باد شدہ اعانت و تقویت اولیای دولت قاہرہ نمودہ و مارا ز روزگار

اثر آن و بار و فبار آن روزگار بر آورده با قرب اوقات مراجعت فرموده در منتظر  
 نزول ابلاّل فرمایند معلوم عارفان بصیر و مستبصران خبیر است که از ذات حضرت  
 ظل الهی که مقرر کمال صدق نیت و صفای طوینت است با وجود چندین هرج مرجع عبار  
 بخاطر اثر و راه نیافت در نهایت شگفتگی و عنایت شجاعت از وی حسن تدبیر چندین  
 مسافت را پیش نظر و ورین خود در بنی آورده اکابر ابلاّل مواهب حضرت و احب حل  
 شانه کرده بی شائبه کلمت مثل خیابان باغی خیال فرموده از روی کمال شوق و دارستی خرامان  
 خرامان متوجه بودند چندی دیگر از هوا سخاوت و رگاه و مخلصان بارگاه که بقدر استعداد و قابلیت  
 تقسم وافی از دلای و الابل لبقسط اونی ازین خدیو جهان احتیاط وافی یافتند از اعراض  
 و نیزه نماندند خود بقدر نجات یافته اند آنها هم بموجب یک نحد البطه معنوی که بوسیله جمید تبعیت  
 مرضیات این رفیع الدرجات متحقق و اثبات است از روی آزادی و کمال شادی در  
 رکاب نصرت قباب بوده طی مراحل و قطع منازل مینمودند الحمد لله که راقم صحیفه اخلاص در سبک  
 آن سعادتندان بجز وافر مخطوط شده تا شانی احوال تند بذب انجاس و خواص و عوام برادران  
 نطنی نموده منتظر بارت عنایت بینایت حضرت و اهب العطا یا عظمت آلاه بود  
 که یک مرتبه بخت و در سلج ماه بمن مطابق غزه عزه صفر که مواکب انجم ثواب ظل  
 آلهی و رگوره گهاظم پور نندول احب لال نموده بود که قاصد آن چو و صری کشند  
 این مشرود غیبی و نوید لاریبی رسانند و بندگان حضرت سجدات شکر بتقدیم رسانند  
 حکیم عالی فرمودند که کوس عشرت و تقاره شاکه بلند آوازه کنند چندان خوشحالی و  
 فاسخ البالی راه یافته بود که بشرح و بسط راست نیاید از اینجا قیاس باید کرد که  
 در اصل کمال نجات و مسرت و دوست و دشمن مساوات پیدا کرده بود و بعد از آن  
 مکرر ابوسیله عنراض کلیان رای و اعما و خان و نظام الدین احمد و شهاب الدین احمد  
 خان علی الترتیب المذكور حقیقت کمال جلالت و تهور که از ایشان ظاهر شده بود



سرفروزش پایه سرری عالی شد و از نور عنایت و التفات صد هزار احسنت و آفرین  
فرموده بخطاب موروثی فاختا زانی و سایر جلایل عنایت خاقانی اختصاص یافتند الحمد  
حمد متواتر آورد متواذرا و الشکر لا شکر اوتولیا و متکاثر ا که خدمت بتقدم رسید که از برای  
بزرگی نفس پیش اخوان زمان و داغ شدن ابناء روزگار مهوره عالم که بحسب صورت  
فوق حالت و استند باشد چه جای مسامحه و مقارن بی صمیمه خطابی و اصناف منحصی با حسن الوجود  
و این طرق صورت بست کیفیت که بعنایت الهی با یسر اوضاع خطابی که منتهای  
مبتغای پیچیداریان حال و باطنی بود و صمیمه آن شد و الحق که این لطیفه بود که سبقت این  
بر پیچیداری شدن نزد عقلائی زمان در مزاج فاسد روزگار مستبعد بود بی شایسته تکلف  
باین عالم آورده در عالم اسباب عدم حکمت پزای شریک ندارند اگر چه در اتمام و  
انصراف آن است اید که بعضی دوستان صمیمی دیگر را مدخلی باشد و سخن همانست که بیدر وقت رفیق  
الهی مصدر امری شدند که باتفاق اصحاب نفس الامر و ارباب عرف در تفاسست و شرافت  
و علو مرتبت و نباهت با مثال این جزویات نفس الامریه که در نظر بالغان تا بالغ عرفی  
منتهای سبلال اعمال ایشانست بهیچ وجه اختیار کونه ندارد و بهمانا وقت آن رسیده  
که حضرت و اهب العطا یا باظها و آثار بدائع شعابه استعداد عالی نهادن انقبالی  
و تادی را که از نظر دور بین عمتلای زمانه محتجب بود ظاهر ساخته اهل حد اعتداف  
را بر شاہزاد انصاف آورده غیب وانی حضرت خاقانی را با بلوغ وجود بر است اصوی  
ادانی خاطر نشان ساخته و جوہ نفوق ایشان را در درگاه عرش اشتباه بر سایر ارباب  
دولت و انقباه مشخص و مبدین باز در سخن کوتاه مقاصد بسیار است که بذكر آن مستدع که احوال  
شدن بمقتضای عقل ناقص از مستحسبات بل ضروریات میدانند و قطع نظر از مواجیح و دیگر  
زمانه در حصول فرصت بعنایت بخیل بعد شعبده بازی و حیلہ اندوزی بل کمال التماس در یونگی  
این قدر فرصت دست داده که از بیاراندگی و از هزار کی مسطور میگرد و با بجز بعد

از انتظار بسیار نسبت و پنجم شهر صفر سال نصد و نود و دو متمدن و اولاد و یوانه رسید و ملاحظه  
تاری موشح توجیح حصول آمال امانی رساید باعث فارغ بانی و موردت خوشحالی شد۔

## رباعی

این بیک نجسته پیرے کزان سوی رسید  
چون باد بهار عنبرین بوی رسید

دستش بوسم که نامه دوست گرفت  
در پایش فتم کزان سر کوی رسید

بعد از آن که از مطاوی فحادی آن انشراح تمام و ارتبیاح مالا کلام حاصل شده مقتضی  
المرام بنجائمه الکلام رسیده شد از مضمون آنکه موشح تنها کیدات قسمیه بود هر چند  
بنظر امعان ملاحظه رفت محذره مقصود از نقاب احتجاب روی نمود و هر قدر که  
بدیده بصیرت منظور گشت امری که کشف غطا ازان نموده یک نحو تسلی بخش خاطر مترود و تخر  
تواند شد تشدید هر گاه اجناسیت از لیه رسمیه مرکز خاطر چندین ساله آن اقبال آنکے  
نخوبترین وجوه صورت بسته و با مداوات غلبی نسخ چنین روی داده باشد هنوز  
ناگرم کرده با اظهار آمدن این حدود و نمایند در نظر عقل و تبقیه فهم و معامله گزاران را چه محل  
تواند بود و خصوصاً در وقتیکه در آن صوبه دور در خانه بالفعل کسیکه است کفیل مهلت آن صوبه  
تواند شد بای حال چون رای احباب برین شد که اظهار این معنی مضربیت و احتمال نفع وارد  
آنرا بر فرط شوق فرودده معروض باشد و اقدس رساید صورت استجاب عظیم و متعجب  
حسیم شد هر چند خدام بالینوس الزمانی بموجب اخلاص حقیقی و ادب سخوری داده  
الشانای عبارت و پسندید فرمودند اگر بعقیده ایشان آن عبارات نافع افتاد و اما  
بمقتضای فهم ناقص این مسکین چنانچه رفع تعجب نگرد و مضرتی بهم نرسایند ظاهراً  
ست که در ضمیر میران مخلصان اغضادی که جز کسوت سواب غلعتی پیوسته و غیر از جام  
سداد کاره نشود و جوی و جیه مرکز شده بود که بخاطر این مخلص نیرسد تا آنکه بعد از دو

روز محمد نولد و واجب العرض متضمن التماس توجیه آیات ظفر آیات مجرب کجرات و فرستادن  
 راجه و امثال آنکه دلالت بر نهایت توجع خاطر باشند بنظر شرف اقدس در آورده بعینه  
 الله سبحانه و انه لقسیم لعلون عظیم هر چند در نظر اخلص آیین این مسکین اعتقاد امثال این مقدمات  
 از جمعیت آباء و خاطر عزابت مآثر ایشان مستبعد بل مستحذر میدانند و قویست این آیه  
 در عالم کن و و نداد از قسم محال بشود و یقین مسید اند که آرای کبیده عمده ابنای وینا  
 که در بعضی محال و ربادی النظر صورت رواجی پیدا میکند متذکر این امر شده است  
 چندان تفرقه باطن و انقسام خاطر دست و او که از احاطه تقریر و تشریح بیرون است  
 هر چند که مبادی عالیه با علامه روحانی و الهام ربانی تسکین این مسکین میدادند که چون از کعب  
 الطاف الهی وجه ریاض سلطنت اکبر شاهی را باز باره شیخار صنایع از لی آراسته اند و از  
 مکن الطاف ناقتنای حسد انق عرصه مملکت جلالی را بنفحات ذی ناعم انوار طائف آثار  
 بدائع لم یزلی زینت و ادبه اند هرگز نماند مخلصان حقیقی این دولت عظمی و منتجان  
 تحقیقی این سلطنت کبری از خواست روزگار و شداید لیل و نهار محفوظ و مصون بوده بخواه  
 کتف حمایت الهی مرفه الحال و فارغ البال خواهند بود و اما بمتقاضی بجز صسکی و کم تجرگی از قید  
 آرزوی و از کشمکش این خاطر مشوش نجات نمی یابد و او از مکالم اخلاقی و محاسن اشفاق آن  
 یگانه اشفاق که دست تقدیر در همورا با و ضمیر این حقیر و راز کرده لغز و مهربان آشنایی  
 را که بدرگاه کبریایی الهی بپرسانینده روزی چند بگردن نه رویا بحسب تقدیر و در سلک  
 عشاق و بنیانسک شده است تباران و او اند و الا من کجا و انشستمانی شایان کجا و امثال  
 آن توجعات کجا باری بای حال چون آن عتدات معروض و اسفند تمام بسیار  
 نموده بودند بالضرورت فمید گیسای خاطر فاتر خود را کبیر نهاده دست اعتدال بگردان  
 مقاعد زوه با عشاق و درستان صمیمی لعب گفتگوی بسیار و حروف و حکایات بیشتر که شاید  
 آن از مکاتیب بعضی اجسام معلوم شده باشند و ای عالمی توجیه را با دست تقدیر

آیات بصوب مالوه بعد ازین نوروزنی و فرستادن خزانه عامره و سایر مطالب که در مطاوع  
 فرمان مخلوق نشان که مصحوب ابوطالب برادر عبدالرزاق معموری و فرزند وی و از ارسال  
 یافته است و شاید از عرفین و کلامی ایشان شرح آن مفهوم شده باشد قرار یافت رجاء بجلال  
 مواهب الهی و اثنی عشرت که قبل از وصول متمسات مذکور ناظوره مراد صورتی پیدا کند که با حسن  
 و جوه لباس اتکام و خلعت اقتتام پوشیده در نظر عیش و عشرت جلوه گرمی نماید و مخلصان  
 از باره از هم آشنائی برآمده اند شد اندک فلامی یا بندای هوشمند خیر و ای ناست بصیر قطع  
 نظر از شوق وقت و که بیت عزت که از حضرت لازمه نوازیه انیس است فریاد و صد  
 فریاد و آنکه بعضی مطالب عالییه مرکز خاطر میشود که فی اعلام آن خاطر بیخ و جبه اطمینان  
 نیاید و حال آنکه اندر مسالک اعلامی از وجوه متحقق چه از رگد لطافت و علو مرتبت  
 آن مآرب عالی مرتبت که در حوصله ایامات بیانی و اشارات بیانی نمی گنجد و چه  
 از مریختن روزگار کم فطرت و ناتوان بینی و حسودی زمانه کم همت بعرض نمیتوان  
 رساند چه از تکثیر مشاغل لایعنی و توفیر شد اندر روحانی و بدنی وقت بان مساعدت  
 نمی نماید باری مقتضای مشغول لازم التوق مالاید رک کله لایترک کله بذل چند نموده  
 آنچه بر مزد ایامکن بود بان گفتار و ششمه را بسید عبارات کثیره مساعدت وقت  
 آنچه جائز تقریر و مکن التحریر بود و مرقوم ساخته مقصد ع اوقات گرمی شد امید که مشاغل  
 نفسانی و شواغل جسمانی مانع مطالعه این مقالات نشود و در از نفسیهایی باومی النظری انعام  
 انفسام خاطر که از رگد این و آن متنوع احوال آدمی میشود باعث عبور بی سرو و لانه نگر و دهر  
 چند که اعتماد بران باقی مریانی که بجهت سبب اساس مکالم ششم پیش از آنست که از اشغال این بود  
 اندیشد آنچه کند که دست روزگار فاسد المراح و اریغ این اندیشه بر جگر می بندد و مریم  
 این و اریغ جگر سوز را که ببرت تجربه است نمی بخشد بنا بر آن خواهی نخواهی میخواست که این طومار  
 طویل الذیل را در نور دیده ختم کلام بر دعای آن کمالات ارتسام نموده است دعای صحبت

صوری ایشان از درگاه عالم پناه حضرت و اسب العطا یا ناید که بی وسیله قاصد و نامر که هیچکدام  
 لیاقت محرمیت ندارد و پیش از آنکه بظلمت آبا و عدم که جهلستان عالم معقول است رود  
 فعلی و رولی ظاهر ساخته در عالم بچو صلگی از کشاکش اضطراب یک نحو نجات یافته باشد  
 که عرائض گماشتهای چو دهری کشته و شهاب الدین احمد خان و نواب اقبال آثاری که در پنجم  
 ربیع الاول در نواحی نادره مرقوم شده

### قطعه

منت خدایر که علی الزعم روزگار  
 عمرت در از یاد و جهانت بکام باد  
 چوپتہ و شمنان تو ز نیگورہ مستمند  
 منصور گشت رایت خان بزرگوار  
 دولت ملازم و روئے اقبال یار غار  
 یا کشته یا گر بخت بایسته در حصار  
 اگر چه پیش از وصول این نوید بخت بخش روح افزا قفبه مرضیه مندر نمودن  
 آن ملاعین از کهنایت و تعاقب نمودن عساکر منصوره که از خطوط بعضی مروج  
 اطلاع یافته مقتدر مرسوم و فوادی شده بود اما تکبیل اللبیب و تیسرہ امسرة این  
 بشارت عالی اشارت رسید و آذر و گیاه و پریشانیها بکام اینها و ثنادهایها  
 شده

### قطعه

رفت آنکه روز ما زالم تیره رنگ بود  
 و آن شد که گفتمی ازور و دیوار روزگار  
 آخربان نامی بشادی و می بزود  
 آخرو بان چو گل بشکر خنده باز کرده  
 و اندوه را بنزد دل ما درنگ بود  
 خورشید تیغ آخته با ما بجنگ بود  
 آندل که در کشاکش نالش چو چنگ بود  
 آنرا که بچو غنچه دل از غنچه تنگ بود  
 مامول از حضرت جو او مطلق و مسؤل از درگاه کریم برحق آنست که همواره فتح و نصرت  
 مقارن احوال خجسته بآل ایشان بوده البواب شادمانی بر و گهای دوستان مفتوح باشد بلطف

و عطف از فرط توجه و کثرت التفات خاطر حضرت خلافت پناهی صانه الله تعالی عن الآفات  
 و الدواهی که به نسبت آن مصدر خدمات لائق و مظهر تودات فائقه است چه نویسد  
 که کما و کیف بیرون از عالم بیان است و با لجه سر او چهر او خلوة و حبلة و در محاسن  
 انس و معانی قدس جلالت معارف و شریفات شمائل ایشان مذکور میشود و اعدا در کمال کلفت  
 و دواغ شدن و دستان از روی نهایت تمهیدگی مشرح و مسرور اند و بکرات و مراتب  
 بندگان حضرت متوجه شده فرمودند که مناصب بنده های درگاه که بصوبه کجرات متعین  
 اند بجز اشرف اقدس رسانند که هر کدام را فراخور حالت و خدمت و اخلاص و عقیدت  
 بنیاد و تقی منصب و سایر تفهقات خسروانه مخصوص سلخته فرمان عطف و نشان محتوی برصوبت  
 عنایات عاقبتی و منطوی بر الوت رعایاست سلطانی فرستاده شود لیکن بواسطه لوازم  
 سلطنت کبری و مراسم عدالت عظمی که رعایت ضابطه الایم فالایم را پیش و پدید نظر کمیاب  
 اثر خود ساخته انصرام مهام کا و نام میفرمایند فرمان عنایت نشان خانانانی که بسبب  
 پیدا کردن خلعت فاحشه فاحشه و مکر بند و خنجر و اسپ چه قدر در پرده لطف مانده بود  
 فکیف فرمان تملط نشان ثانی بیما که در آمدن تو روز مبارکی و خرمی بتقدیم رساندن  
 رسوم و عادات و جشن باو شاهانه و استخره خسروانه و روز بخت افزون نور روز  
 و درجه شرف خواص و عوام و شریف و و ضیح را با اندازه منزلت و رتبت بمقتضای  
 عدالت و نصفت بجلال مواهب باو شاهانه و جزا کل مراحم خسروانه شرف اختصاص  
 و عز امتیاز و اوان و ماند اکر ام و احسان بر کل عالمیان کشودن و هر کسی را از یاده از امان  
 ایشان بهره مند گردانیدن غنیمت الحال بده شد انشاء الله سبحانه و تعالی بی قضای الهی چون  
 نزدیک رسیده که فراغ تمام ازین مشاغل دست دهد و وی این فرمان دوم شرف  
 صدور یافته بسمت ارسال موسوم خواهد شد بر ضمیر منیر که آینه صور تقدیر و هنرست کتاب  
 حسن تدبیرست محتجب و محقق نخواهد بود که سچی و دستان حقیقی آنست که همواره از احوال

و او ضاع یکدیگر بواقعی حاضر بوده نظر بر محاسن و معائب انداخته از تفانی و عیوب یکدیگر  
 اطلاع بخشند و همگی بهمت و تمامی بهمت مصروف آن دارند که دوست ایشان بر عیوب  
 کلی و جزوی خود حاضر شده از آله این حالت نماید آنکه مثل خوشامد گویند و دوست  
 نماید و دوستان منقصدت آنها که اصلا حرف و حکایت از عیب نگویند چه از فهمیدگی  
 و لغاتی و چه از نادانستگی و اتفاق فکیف طائفه تا دوست چند که بلا حظه خوانند  
 دنیه و همیه فایده یا بسبب مخاطره جسمانیه بدین خود که زمام حصول آن دوست دیگرست  
 که بستوی عنده الامیر و الفقیه جلت قدرته قبایح رذائل بعضی ارباب و اولی را که از هم اشتغال  
 لذات صوری و اهنماک در مستلذات ظاهری نفس اماره ایشان بخود میگویند منقصدت  
 راه نمیدهد بغضائل شمائل و فواضل جلال تاویل مینمایند و خوشامد که در طبایع و نفوس اکثر  
 انبیا روزگار الدنیا است خصوصاً در مزاج بعضی از رؤسای اخوان الزمان هرگاه  
 که بسبب جمع این طائفه مرحومه میرسد بی اختیار کمال شادمانی بهم رسانند و خوشامد گویند مذکور  
 را از همه خواهران در گاه بل و شد و بیان این راه میدانند و بانگ روز آنها عزیز  
 برین مترتب شده انواع نکال و وبال حاصل احوال ایشان شده خسر الدنیا  
 و الاخره میشوند عیاد ابا الله تعالی چنانچه حقیقت این حالت بر ارباب فطنت و خیرت  
 از شایسته معقول و سائر طرق منقول بطناً بعد بطن معلوم بل مشهور است بنا بر آن اقتضای آثار  
 تلك الطائفة العالیة و ابتداء لم صنیا بهم هرگاه که بان عده اصحاب خیرت و ابتباه مجالست  
 صوری دوست داده شطری از آنوقت سعادت رخت ذرا سماع معائب گذرانند  
 و بعضی در اصنامی آن صرف نموده هر چند که این دو حالت مطابق نفس الامر هم نبوده  
 اند چون منشا آن کمال و سوزی و نیک اندوزی بود که از حسن سریرت و لطف طبیعت  
 در ملکن بر ذآمده بنیابت خود شمال فارغ البال میبود و درینولا که ازین سعادت محروم  
 ست تو قح آن ولد که ایشان هم این را میخواستند باشند که این طریقه اینقه و این شیوه

کریمه در سکنات که از اعظم طرق مخاطبات و مکالمات است مسلوک باشد و  
 و قیقت از دقائق برخوردار و مطارحات عرفیه روزگار مستثنی نباشد بنا بر آن میخواست که  
 درین عرفیه الشوق اولاً فصلی چند از حقائق حکمت خلقیه که با اتفاق ادبای ملل و نخل اشرف  
 علوم و مقصود بالذات از جمیع مقاصد علمیه و مطالب حکمیه است در مسلک عبارت در  
 آورده هر قوم ساز و که از عجایب سواد روزگار ما آنست که با وجود این معنی علما و علماء منوع  
 شده است و ثانیاً التماس نماید که بنظر انصاف و بدیده بصیرت ملاحظه تمام فرموده  
 یکمرتبه آمل فرمائید که قطع نظر از اینکه این مطالب علیه متفق علیه عقلای روزگار است فی الواقع  
 بخاطر خطیر چه میرسد و بعد از آنکه معلوم شود که در نهایت معقولیت است و آنچه خلاف  
 اوست نهایت لطلان و خذلان دارد و ثالثاً استدعای آن نماید که اگر هر روز نباشد  
 و بعضی و اگر در هفته نباشد در ماهی و اگر در ماهی نباشد در سالی مطالعه  
 دفتر هر گرامی گذشته را که حکم تقویم پاریس پیدا کرده از عنفوان شعور و تمیز تا حال نمایند و بی  
 تصدیح همیزی و آزار استادی میجابانه در خلوت از عمود ملاحظه فرمائید که درین  
 و شهور ایام سابقه چه قدر موافق و چه قدر مخالف را مصدر شده اند اگر چه تدارک  
 و تلافی ماضی از قسم مستبعد بل از جنس محال است اما اینقدر می شود که شایده  
 از خواب غفلت بیدار شده زمان استقبال و اورضلال نگذرانند و این تیره زندگانی  
 را محصور مستلذات لغزانی نگر و اندام چه توان کرد که این عرق بلا و حریق ابتلا را نه حوصله  
 آنکه ازین مقدمات نوسید و زلفت آنکه کرد و جبراً خود را برین داشته مطروح مطاعن  
 ایام ساختن تصدیح ایشان و هدایا را بلا معزومی بخود نیگذارد و کوشان کوشان بعالم  
 بیان می آرد بنا بر آن بالضرورت آنچه مناسب حال نشاء کثرت که با اتفاق در آن مسلک  
 بل منبک اند مذکور میشود و عذما صفا و روح ماکدر بر باطن ملتبس نخواهد بود که حکیم علی الاطلاق  
 حکمت حکمه صلاح عالی هر کثرتی بود حتمی باز بسته که اشتغال آن بے اوسرا نخب مپذیر



بیست چنانچه نظم امور و اصلاح خلق پس بیک انسانانی که بعالم صغیر شهرت یافته است بدین نفس  
 متعلق گشته ثبات و قرار اجتماعات عالم کبیر منوط و مربوط بوجوه و محاکم بارای و تدبیر است  
 پیدا است که اگر تدبیر نفس و افعال و اعمال قوی طبعی و حیوانی که گماشتگان او اند از روی تربیت  
 و عدالت باشد احوال بدن و او منافع تن به نیج سلامت و استقامت گذرد و الا از دانا  
 محنت و عاقبت بآمده مالش بفساد و زوال انجامد همچنین مالک ملکیتی یا والی دولتی اگر  
 متعامی همت مصروف آن دارد که کفایت پذیرد و زانست رای بکارم اخلاق منجلی گشته  
 و به محاسن صفات موصوف شده از راه تربیت متوجه سر انجام مہارم انام شود هر آینه  
 خواطر جمہور مردم را در حیز تجرید و راد و شوار و ایام رابد و الباطن تمام و در حوزہ مہارم سلامت  
 نگاہ دارد و اگر زود باشد که احتمال در سبانی احوال او راه یافته قواعد امن و سلامت  
 معتزل بل زائل گردد و عقرب مستقل و مستہلک یا کسار الناس بل او دہنا شود  
 نحو ذباند من الحور بعد الکور و عمدة محاسن اطوار و مکارم او منافع که تحصیل و تعمیر و تقوی  
 این دولت عظمی بآن مرتبط است پنج چیز است اول ہوشیاری یعنی حاضر بودن بر  
 تقیر و نظیر شریف و وضع و ہوا و سیدہ ثقات یا بواسطہ چند کس کہ حاضر بیکدیگر نباشند  
 و ہم بیکدیگر را نشانند از ولایت و شہر و در بار و در دین خانہ خبردار بودن و صدق اخبار  
 و کذب آنرا بعقل و در بین تمیز کردن و ممتنعان و بردباری و منزلت و تقصیرات  
 فرودستان را افاض نمودن و اگر نتواند بر نقصان عقل او عمل نموده تجاوز کرده از جائز و دو  
 حقور از جملہ ضروریات خود و اندوہم و او منظلوم و او منظلم و عالم و قرب قرابت  
 آنرا منظورند آشنی چہارم جوالمردی است کہ دینار انبظر و آشنی متلود ساختہ  
 ابتذال و تمجین آنرا خاطر نشان اخوان زمان ساختن و بی وسیلہ سوالی و واسطہ  
 التماس جوالمردم دانستہ انجارج مرام انام نمودن و بہیچ طریق در اموال مردم  
 نظر طبع نمیدرختن و زیادتی جاہ و مال را از قسم کمال نشردن بچشم راہ انصاف سلوک

کردن و ترک تعصب نمودن یعنی طائفه را که بر آئین وین و روش مذہب او بنا شد چشم  
 تجارت و عداوت نه بنید و از روشی رفیق و مدارات اگر تواند خاطر نشان او کند یا از روشی استغنا  
 و التماس اشکشاف و استبصار مقاصد از ان منساید و بای عالی مخالفت مذہب ملت  
 را وسیله بغض نه سازد و اطلاق اموال او را از دست تصرف و تعدی محفوظ و مصون دارد ای  
 عزیز این کلمه چند خلاص افادات حکمای پیش است که از فرط مهر بانی بجهت انتظام احوال کثرت  
 و اجتماعات در حکمت علی مرقوم کلک جواهر سلک ساخته اند و ما علی السوال الالبلاغ فرو  
 پند حکیم عین صواب است و محض شیرد فرخنده بخت آنکه بسبح رضاشنید و الحق امثال  
 با مورد مذکور سرمایه شیر مردان راه است که بدست یاری آن غارتان بنی آدم را گلستان نام  
 ساخته با دوست و دشمن بسپرد و اند چنانچه حکیم انوری میفرماید

قطعه

پیش دانی که شیر مردی چسبیت      شیر مرد زمانه دانی کسبیت ؛  
 آنکه با دشمنان تواند ساخت      و آنکه با دوستان تواند زیست

و این را وسیله تحصیل ذخیره عالم باقی دانسته خوش آسوده اند همسان بهتر که خود را از  
 گفتن امثال این مقدمات که اولاً خود را بان هذب ساخته است پس کند پیش  
 از این خود او مردم را تصدیق دهد که عادت الله برین جاریست که کلمات صدق آیات  
 حقیقت سمات ما و اسم که از هذب الاخلاق صدور شاید تا شیری نمی بخشد و فائده معتد به  
 بران مترتب نمیشود و بر خرد و خردوه بین شر این سنته الله محقق نیست الله تعالی مجتنب  
 اینجاست شمار او مارا بسره راه مقصود برده بتمام وصول رساند فرد عورت در از باو برین  
 حتم شد سخن بیرون نمی نهم زره اختصار پای به این خزوف ریزه چند که در خلال احوال نشست  
 خاطر و توجع ضمیر بر سریده بود میخواست که خود را از اتحاون آن گذرانده چه با وجود دانست  
 متناع و عوارث اسباب چون اندک از غائب غفلت بیدار شد بر خلاف عقیده خوش آمد

بطارحات عرفیه سیزده روزگار آورده یافت و در زیر بار خجالت پیش خود که افسوس افراود  
 خجالتت در ماند که الحق که این مرحوم منصبیغ بالصبیح مطارحات رسمیه چه کند و چه چاره  
 سازد که ملک ناقص کس قبح این وضع ناپسندیده این گرفتار هوا حس نفسانی و وسوسه  
 شیطانی را سودمند نیست و قوای عملی را ازین غسل بی حاصل بیج وجه مخالفت و  
 مزاحمت نمیرساند تا آنکه بعضی از اجله اخلا و اخلص اصوات بمقتضای عموم نیک  
 اندیشی و شمول یار فروشی یا بموجب پاداش لوازم مخصوص آشنائی و مراعات مراسم  
 اختصاص نسبت کذائی یا بلا حظه آنکه مدحت و محبت جواهر زوایا و لای مستللی  
 که از معدن دانش و پیش ایشان برآمده بسمت تحفه مجلس عالی آن اعتقاد الانامی موسوم  
 شده است با بلخ و جوه مودی گرد و و یا بسبب امری دیگر که در خاطر حقائق مآثر ایشان  
 رسیده باشد آن حرف مزخرف را بگران بهای در عذر انبیاء نموده بعد چندین ارائه  
 پیش آن مشتری نکته و ان عیب پوش فرستاد بالضرورة این دو کلمه پریشان که هم از ان  
 مقوله است مرقوم شد هر چند قوت علمی این متر و و متر و در مقام آن می آرد که سرشته  
 انصاف را محکم گرفته بعضی سخنان صدق آئین نگاشته تلافی بقدر نماید اما چه توان کرد  
 که بواسطه کم فطرتی و دون بهتی از دولت حکمت اشرافیه مجبور و محروم مانده بعد احتیاج  
 محتاج قوای عملی که عزیزی بجار رسم و عادتت شده است و هر چند ازین وضع علماً  
 و عملاً ملال دست داده اما چون تحریر امثال این مقالات و تقریر این مقولات یک  
 نحو مکالمه ایست روحانی مذکوره ایست نفسانی رابطه معنوی نیگذارد که ازین ادوی خود  
 را بگذارد و میخواهد که درین رفیقه الود او کلمه چند از در دنیا یافت مقصود و بوقلمونی احوال خود  
 مرقوم ساخته غنیمت آن شرح اندوه تنهایی و سیم زیدین مهدی که اقل مرتبه از استماع سخنان که  
 از و نامت باطن نگین بموجب بی بضاعتی و بی استطاعتی نگاهداشت آن در نهانخانه  
 خاطر غیبت اندیشند عالم ظهوری اختیار سر میزند قنفر و مت ذی نشود و از رفتن آن محرک

از مشاهده ظهور یک خلاف عادتی که در حقایق سلوک طوالفت نام مستحق باشد و فی حد ذاته در نهایت معقولیت است و حال آنکه اینجی مورش مسرت که طاری اطوار او تواند شد بنا شد بیگانه و از راه سلوک پیش بگیرد و این کس را بدون سهام ملامت ساز و ملا نماید و شمه از آلام و استقام این قصه پر غصه که را تم سطور در باویه مشاغل لایعنی منهنک شده از عبد اللهی بعد الطبعی در آمده در ثروت آن شده که عیاذاً بالله از عبد اللهی بعد الدینی والد تائیری موصوف گرد و در قید عبارت در آورده ماتم زوگی خود را ظاهر ساز و وانه کی از تر و و است و محاربات ناقصانه بی نوز گانه که در فطرت و طبیعت درین سی و چهار سال دنیا خصوصاً درین دو از ده سال که کشاکش ابنای زمان افتاده است نه قدرت شکیب و نه قوت گریز و نه طاقت پرمیزوار و عبارت در آورده اعلام آن استظهار الا نامی نماید

قطعه

صبری نه که از عشق پیر سبزم من      بختی نه که با دوست در آمیزم من  
دستی نه که با قضا و آرزیم من      پای نه که از میبانه بگیریم من

و تبدی از تحارب و تباعض قوای روحانی و حیوانی و غالبیت و مغلوبیت هر کدام مره لب اخروی و کره لب اولی مرقوم ساخته غایب نفا و وقا و آن اعضا و الکرامی را اطلاع بخشند اما چون در حالت افاقت و شعور یقین دست میدهد که بی ار دای غلیل و شفا علیل بر آینه اظهار این شکوه و ابر از این گاه باعث ملال و کلال نشاط آبا و باطن شریف ایشان خواهد شد خود را ازین نعره زدن بچو صد گانه و نالیدن بجز وانه میگذراند سه بدر و مردن و لب ناکشود نم به از است که ناله کنیم آن موجب ملال تو باشد و اگر از حدیث و سوز جانگداز خود اعراض نموده اظهار در و مندی که از رگدز ماتم و شتم این مرده و لان زنده تن که از مستودعات همیر این حقیر است نماید و اندکی از اوضاع عجایب آثار غرائب شعار طوالفت نام رفته کتب بیان شود و سلیم و لیهای و انشور این روزگار

و بیان علقه اقبال نامکن زون مدعیان معرفت مذکور گردد و در فکریهای در ضمن خریدیهای  
 منتیان عقل و کیاست و منہیان غیب و شہاوت که بزعم اکثر اہلنا کے روزگار سر حلقہ برچیند این  
 مہیج سدا دور اس رئیس راہ نمایان سبیل ارشاد اند فکیف حال نامراوی تہید است سچیدان گروان  
 و ادوی سائر الناس مندرج است آشکارا ساخته تخلص مجاس عالی سازد بالضرورت او لا باید  
 کہ اگر تفصیل عیسر نشود و بر مزوایا بطریق اختصار بمجامع علیہ رساند کہ بالفاق خدا مشربان عالم  
 ذوق و شہو و دوریا کثان نقشہ لب بزعم سخن آنچه تحقیق بود عنونج پیوستہ آنست کہ عمدہ  
 مطالب و غلاسد ما رب برہنہ پایان فارستان راہ محبت دریافت نیافت حقیقت  
 حضرت واجب الوجود و منزہ و اشتمن اذیالی عزت او از عنبار صفات حدوث و امکان  
 است و بقدر طاقت و توان مہذب الاخلاق شدن و تشبہ بحضرت واجب پیدا کردن  
 کہ از نحوئی غرای امر علیل القدر تخلقا باخلاق اشد کہ از زبان پیر باسنے برآمدہ لسمع جمع و مانی  
 اصفا و مودہ اند و ثانیاً باید کہ شرح حقیقت انسانی مزودہ و اناید کہ اگر چه دریافت حقائق  
 کونیہ خصوصاً حقیقت جامعہ کاملہ آدمی اصعب امور است مجروان مسائل حقیقت  
 و مفروان مالک طریقت بمقتضای انجائی استعدادات و اختلافات از منہ و اوقات  
 بموجب صفای سریت و اہلک طبیعت و ادوانشوری و ادو انواع سخن فرمودہ اند  
 و آنچه از مجرح تفاسیل مذکورہ بطور خوشخرامان راہ حقیقت تحقیق یا مظنون میشود آنست  
 کہ لطیفہ الیست الہی و تشریفہ الیست نامتناہی سوائی این ترکیب و ضروری و معجون ہیولانی  
 کہ در ان باطن بہائم شریک و مساتم است و بعد از ایضاً این دو اساس فیض اقتباس  
 بر فائز اولی البصائر ہو شمند ان دور بین سخن گریں حقیقت ماسبقی نظاہر و مہرید امیگر و و و  
 روشن میشود کہ امیادہ ابرار روزگار مادر مسلک تقیض منقرو و سوک مزودہ در تقویت  
 و تربیت معارف شاد و امیست سعی بنمایید بہا و قنیکہ پرودہ از روی کار برداشتہ شرح عمدہ  
 مشذات مردم از شمارب مطام و مزاج و ملاس و سائر لذات و غلہ نامنی آدم مناسب

و عتق عیب و آلام آن را که بہت کثرت مداشت و اعتیاد از نظر کورتہ آدم صورتان  
 پنهان ہاندہ بعالیہم ظہور آورد و واضح گردید کہ بچہ قدر چیز دل بیاورد و اوہ اندوہ عمل انتقال و  
 انتحاب قرآن سے بدستہ را عمدہ لذات و انسندہ اما چون پیش از اصلاح او ضلع خود کو لازم  
 وقت و فرصت حال مستند انشا و سائر عباد گفتم از قانون ہیایون نصفت و عدالت  
 برآمدن و نتیجہ را موعاج سلوک کردن است ازین بوالفضولہا و بوالہوسہا نیز خود را باز آورد  
 سخن پناہ ہر چند کہ خندیز سببہ بی کینہ این مسکین از تقویٰ و حبیب و محمول فضول اربہ معتبرہ  
 متعارفہ اقلیم سخن و کشور مرا سلمات کہ عبارت از شرح آداب و عا و لبط اسباب  
 ششیا و تفصیل مناجیح اغلاص و قلبین بود ایچ افتراق است مالا مال بود اعجوبگیہا سے خاطر  
 آورد بر ہم خوردہ از رنگیز مشاہدہ شواید ریاضت سست شرکاکہ در شریع قدیم این عالم  
 کہہ متعارف و مترجم ادو معتدل بودن و بی نگہبائی این وضع فرسودہ روزگار را  
 بکیا فز نگہ داشت کہ بسر وقت این مطلب علیہ رفتہ نگہ چند دورہ آلودہ بومزن قوافل  
 قائمہ سالاران و قار و نگین نوید کہ از جہان عم بدان نازنینان ملکب آسودگی ہزار نالہ  
 خاک در عرش گداز بر آید بیتہ

چشم دارم کہ ہم زوری کم کرمست عذر خواہ من باشد

و چون ایضاً اوضاع و اطوار در خانہ عالی و کلیاست و جزئیات این حدود را سائر  
 و دشمنان بدماغ پر موصلا و کلای ایشان کہ بہت ہمیں خدمت متعین اند متکفل و مستجب  
 ہستند و ایضاً تفاوتی کہ در بعضی اسوالی مذکورہ کہ پیش ازین بانگ فرصت مشہور  
 بود الحال در غمیر خردہ و ان ایشان مستور است و متکفل اگر سارخ شدہ باشد از وہ  
 نہ یا از وہ یا از وہ کم و بیش نخواہد بود در آن باب شروع ہی کند و فتوحات تازہ و مسرت  
 سببہ اندازہ کہ در مالک بنگ لظہور آمدہ است چہ از جانب شہباز خان کہ توفیقات  
 ربانی از کور گھاٹ تا دریائے شہور در سوزہ شیر و آورده ولایت و جزائر آن صوبہ

را تمام و کمال متصرف شده است و مقهور و منکوب شدن عصابت آن جهات  
 خصوصاً عیسایان و برمن اوکشتی خود را در گرداب غمناک قلاب دریا کئے شود و چه  
 از طرف وزیرخان و صادق خان که با ملاوات سجانی از شانزده و پهلوان مالو کد لیسہ و آن  
 نواحی را بہ تصرف خود آورده دست آلودہ و فتنہ آن و بار را از زیر پایشان  
 کوتاه ساخته بعتل و قلاع را و الامن گردانیدن و چه در حلقہ بندگی و آمدن قتل  
 کو خانے کہ سرفتنہ افغانان آن حدود بودہ است و فرستادن پسر زاده خود و  
 با پیشکش ہائے لائق و فیلان مست بدرگاہ عالم پناہ مصحوب شیخ ابراہیم سیکری الل  
 و پیر خیر متواتر مرض الموت محمد حکیم مرزا کہ دست آویز واقعہ طلبان روزگار بودہ  
 است قطع نظر از تکفل آن طائفہ مذکورہ شرح و بسط آنرا با انضمام کماں شہرت فی  
 حدیذاتہ اختیاج بنویسنند کہ سنہ ۱۰۸۰ ہجری رفتہ کہ امثال این انبار مستریت  
 آثار از مسافت بعیدہ در اندک مدتی کہ قزاقی بشری در ایصال آنها و فانی کند  
 ہا و لیائے دولت قاہرہ میرسد و بگر رحمت خدا بر تمام عالی مقام محبت  
 اطوارے انخلاص آثاری نظام الدین احمد تسلیح خان کہ در عرضداشت مفصل فتح ثانی  
 کہ بدرگاہ عرش اشتباہ فرستادہ بود و اظہار انخلاص و کبھی خود را بکلان انیسان نمودہ  
 واد لو از ہم انصاف دادہ بود و بتاریخ سوم اردی بہشت روز ششم یازدہم ربیع الآخر  
 کہ بنہ گمان حضرت در نہایت شگفتگی بودند عرضداشت دیگر ایشان کہ متشخصن شرح احوال  
 نصرت مال فتح ثانی بود رسیدہ ہزار تحمین و آخرین فرمودند مجدد آمدہ باب انصاف  
 مناسب خاصہ و جمعی کہ در ہمراہی ایشان خدمات پسندیدہ تقدیم رسانیدہ بودند کہ ہم  
 عالی شرف نفاذ یافت و متفقہ بیان مہات را در تاخیر و تسولیف مخاطب و محتاب  
 ساختہ در انضمام ہم مذکورہ تاکید بلیغ فرمودہ اند امید دارند از درگاہ پروردگاری  
 در نہایت وثوق است کہ جمیع مطالب و تقاضای ایشان بروجہ و لخواہ در دستمان

عمیعی میسر و محصل گرد و سبحان افتد مبادت صورتی آن مخلصان استنظاری قطع نظر از  
 آنکه صورت انواع بر همزگی و اصناف از روی شده است و در اقسام استلام مختص  
 انجام بجست تحفه سنده سنده غلیظه المتتام شره مالا کلام بخشیده است اما این متدر  
 هست که هر گاه می خواهد که این رساله شوق را اختتام نماید باز از عالم غیب امر  
 ظاہر می شود که موجب حرف زدن و نوشتن میسر و در وقت شره لباس نیکو  
 پوشیده بصورت جمیله ظهور می کند قصه کوتا که شب چهارم اردی بهشت ملاطفه  
 که بخند ام حکمت پنلے جالینوسے بر قلم مشکین رستم نگاشته بودند مطالعه افتاد و هر چند  
 که از بولے کلام و فحوائے مرام پیدا بود که این معاطفه نامی پیش از ظهور فتح دوم  
 که از اجل جلالت نسیم الہی بوده است صد دریافتہ بواسطہ آنکہ بعضی مقدمات  
 بغایت اغایت جانکاه نوشته بودند و بسے سخنان عم اندوز بطورے رستم  
 یافته بود کہ بظاہر صورت معقولیت آن مخصوص زمان دون دون زمان بناسد فنون غم  
 و صنوف آلام بخاطر فاتر راه یافت کہ شرح آن بطور بارها و در گنجدرج

نمی شدم بتو ای کاش آشنا هرگز

اے زیب و زینت بخش عقل معاش بنظر امعان و تامل در اوائل و عواقب امور  
 ملاحظه فرموده بمقتضیات حوصله و ریاضت خود که مرکز ضمیر و درین آن دانش  
 آئین سنت عمل نموده بی آنکہ نظر بر خارستان این بوستان افتد و مشاهده لطایف  
 این چین و عجائب این گلشن و دریافت فواج روح انواع بدائع عنایات الہی خرسند  
 مخطوط باید بود و مضائق روزگار را در ساحت عرش مساحت باطن خود جانان  
 عمر گرانے را که و واسپه میرود و بدل نذار و خوش گذراند و در شکوه و شکایت کہ رسم  
 مسترسمان روزگار است شریک نشد هر چند میداند کہ در وقت توزیع خاطر  
 و مشاهده احوال پڑجنتلال روزگار امثال این مقدمات ناخوش می آید در



مذاقِ اخوانِ این روزگار خصوصاً وقتیکہ اندکے زمانہ درمقامِ مہینج و ولال شدہ  
 آزمائشکے می کند بسیار تلخ مے ناید و راقمان امثال این مقال را بی در و دانتہ  
 مطالعہ این سخنان موجب مزید کلفتِ خاطر مے شو و اما چون مسد بہن و مہین بست  
 کہ آن زبده از باب دولت و اقبال و برگزیده اصحاب فضل و افضال ازین حالت  
 بے علاوت بغایت دور و از استماع کلمات نفس الامر یہ مسرور و اندہر آئینہ ابرقائین  
 معنی نمود و ہر چند قرار و او است کہ راہ مر اسلات کہ غالباً شایع عام ست مسد و  
 ساز و الکفار و البطرو علنے و ظاہری کہ محض حرف و حکایت مترسمان روزگار  
 بناشد تا پیدا وجود این مقتضای صخر سن و علم از نارسیدن ملاحظہ شریفہ تا تم بسیار  
 دست و اوہ بود ہر چند از مکتوبات نامرغوب کہ بجالیئوس الزمان ارسال داشتہ بودند  
 ظاہر بود کہ این مخلص ہم یاوشدہ لیکن چہ کند کہ محبت مقتضی عزت ست العاقبت  
 بالخیر و النظر

## ۱۲۔ بخا سخنان

الایا نسیم..... منبتی نیر دہ لے صبح کی ہوا تو میر اسلام اس کو پہنچا جس پر میر اول اور میری جان  
 خدا ہے۔ اور یہ کہہ لے یکتے زمانہ اسب سے تو غالب ہو رہے ہیں ڈو باہو ہوں۔ اپنے آنسوؤں  
 میں اور جلا ہوا ہوں اپنے سوز عشق سے اور میرے دل کا مقصد سوائے تیرے چہرے کے نہیں ہے  
 تیری ملاقات میرا مقصد و اور تیرا وصال میری آرزو ہے ابھی بلانے والا دعا کرنے والا مانگنے والا۔  
 مستعدی استدعا کرنے والا۔ ملزم۔ لازم کرنے والا کتمان چھپانا۔ اختفا چھپنا۔ قاصر البیان۔  
 بیان کرنے سے قاصر۔ کوتاہ بیان یمن عشنا..... الغرائفی اگر ہم ملاقات کے زمانے تک جیتے تو اللہ  
 ہم جدائی سے زمانے میں جو سمجھتی اٹھ چکے ہیں۔ اس کی شکایت کتے۔ اخلاص موطن۔ کنایہ ہے  
 مخلص سے (موطن جمع موطن کی۔ وطن) علم الیقین کسی چیز یا کام کو بکمال یقین اس کی کیفیت اور



صافی وہ کپڑا جس میں شراب چھانتے ہیں بموافق جمع سابقہ کی تشریح ہے۔ وہ باتیں دفائنہ  
پہنچنے والا دوسرا۔ ایک گیدڑ جس کا قصہ انوار سہیلی میں ہے۔ جبرست۔ دانتوں کا بچنا۔ برست  
مغزور اور وہی شخص۔ واپس۔ مصیبت۔ حادثہ۔ یہاں نصف خان مراد ہے جس کو خانخانان  
ابوالفضل و عزیزہ دمنہ کہا کرتے تھے۔ مطارحات۔ باتیں خوشامدیں۔

### قطعہ

الایانیم البصیح بلغ تحیستی      الی من سندہ خوادی و ہیتی  
وستل یا وجید الدہر مدغبت انی      غزلی حریق فی دموعی و لوعتی  
فلیس قلبی عزیز و ہیک مقصد      لقارک مقصودی و وصلک منستی  
ہر چند برین سے شوم کہ از شوق و محبت کہ داعی عقل و مستدعی حال ملتزم کتمان و  
موجب اتقا است حمدی نلویم و زبان قاصر البیان و قلم و زبان را ترجمانی لفرمایم اما چہ  
کنم کہ بیتا بانہ سر میرزا شہر لدن عشنا الی زمن التلک فی لاشکو ما اقا سے فی الفراقی

### قطعہ

گہر نشا رکند بر سر زبان چشمم      مرا چون نام شریف تو بر زبان آید  
بجست و جوب خبر جانم از در چہ گویش      زمان زمان بسر را و کار و ان آید  
و آنکہ سابقا کلچہ ہم ازین مقولہ در باب ملاحظہ گرامی و عرفیہ خود مرقوم ساخته  
استدعائے ترک تعدیل نمودہ بود و حاشاکہ در حواشی آن قصداً بر از گلہ را مدخلی باشد  
یا قلم مشکین رقم از مکامن باطن اخلاص موطن اجازت شکوہ ہمیدہ باشد ہر گاہ خود لعلیقین  
سید اند کہ مراسلات صودی شاعر مشہر سماں روزگار شدہ است و ضمیر آن  
کثرت مشاغل جسمانی ست چہ گنجائش گلہ وار و عجب کہ خوش طبعی کہ بخاطر شریف  
اخوت پناہی استظہاری مسخ انفاسی رسیدہ است بصورت فقر و غمیر  
اصابت پذیر آن محبان اعتقاد می جلوہ نمودہ از راہ کرم باعث معذرت شدہ

است آنکه در باب معرفت واجب تعالی و مطالعه کتب که به مبدأ نسبت آشنائی  
بخشد استعلام نموده بودند اگر چه فی الحقیقت این بجز استعلام از جاهل و استقهاص از  
عالمیت را بموجب الامور محذوران فهمیدگیهای خود بینگار و اصل کار آنست که  
بساعی جمیده و الطرفه بلیله آشنائی بهم رسانند که اگر حقیقت خداشناسی که با تفاق ملکی و نخل  
حصول آن غایزه و شواری بر روی دار و خاطر نشان سازد و بر می اگر این کس سمتی نفس الامری  
داشته باشد در جلوات و اگر آن طالت عالی مرتبت مغفوق و باشد در خلوات عیوب  
نفس را سیما عیوب که بوسیله فزط تکرار مشاهده احوال اجباری نوع از اخلاق حمیده و  
افعال مرغوبه اعتماد و اورد و بسامع بر راند و این طائفه تعلیم را و زمره ژو لیره مویان بی  
سر و پا برهنه پایان صحرائی ابتلا که نظر علیها آنسار را اعتبار نمی نهند و بمیزان احترام نمی بخند  
طلبند و اگر در نشاء کثرت که باوه غفلت است طلب این مفرزان نزد نگاه وحدت  
لعبه و بدایع می نموده باشد نشان این بزرگواران را در سپاه میان ساده اتراک و در محترفه  
قبیل البشاعت که بر امیر علی شیران روزگار نسبتی نداشته باشند باید جست چه از  
اطلال دیار این بی قانانان در محافل و مشاکره در باب سخاوه و اصحاب عثمان  
اثر نیست

### رباعی

حبا تا بقمار خانه رندے پسندند      بامروم که عیبار که پیوندند  
رندے چندند کس نداند چندانند      بر نسید و نقد هر دو عالم خندند  
و اگر در خلال احوال ملل دست دهد از رنگذرتا یافت این یافتها بعد از  
تقدیم شراد طلب یا بیماری و افسردگی رو نماید در وقت افاقت و شعور از مری  
فقدان طلب این طیبیان حاذق و غمگساران صادق لاجرم دست تثبیت با ذیال  
محاربه احوال خود نموده و مهاکن مجامع و مقاصح خود را بوسیده منکر و رویت خود احصار

نموده تحسین و بیح نفس خود مطابق آن از روی سیرت و اعتدال فرمود و اگر عیاضا بالله  
 که بین هم میباشند و بالضرورت شرطی از عمر گرامی را بهر وضعی که باشند از دست زمانه بر  
 بهانه استخوان نموده صرف مطالعه کتب اخلاق که مقصود بالذات است. جمیع علوم است  
 نمود اگر چه کتب قدیم در روزگار ما نایاب است بای حال مطالعه اخلاق ناصحی  
 و جای شغل شد اگر چه پیش اهل نبرست انیم یعنی چندان اعتبار ندارد و بعینه بحال طالعلمی می  
 ماند که سواد روشن هم تیز و ادب آنگه تجربه کند و در شش آنرا اندک سبب ماذق و اند  
 مطالعه کتب علمی نموده در مقام استعلام مرضی شود اما بای حال بهتر از آنست که نقد  
 زندگانی که معتقد و البسری و محدود و اعمول است صرفت در تحصیل سائر علوم که  
 فی التبیان از اسباب تحصیل علم اخلاق اندک باید تکلیف که عمر عزیز در تصور و جمیع زخارف  
 و نیک و تراست ننگ و تامل این عالم فانی که در معنی عمده بی ناموسیا و زبده  
 بی نگی است دار و آنگه در باب الخراج مقاصد و احتفائے در روایات علم داشت  
 و از نگاشته بود و المنة شد که اکثر آن موافق اراده آمد و آنکه از روی انفات از احوال این  
 شکسته بال پریده بودند بحسب تقدیر ابل سپرد روز محنت داده است اگر اراده از وی  
 آنست که ایوب کس در مسالک نفس الامر به سلوک خواهد کرد و خود شد الحمد و الا باعث مرید  
 تو ذریع باطن شده است و الحمد لله که نفس ناطقه از آلام بدنی که در مدت سیرت عالم  
 بود است یقین یافته درین ولا عبرت نیست موافق با این در آمد چینه نوشته میشود و  
 اکنون غایت مقصود است بر آنست که بقیه در وجه که در ساعز بیاستند این است  
 اگر چه مطنه و اقره بوده باشد چون سلفی سوابق اوقات بر عهد و میوه بر ناک نماند  
 نشود و انیمقتنا که اراعتیت و اخلاص از روی در پی و تمیز که در باطن با غم شریف  
 دیگر نموده بود در برابر آن به نماند که از این تمام به جمیع کتب و ساند و بسا  
 مقاصد قوری و سوسست فائز گردانید و از این تمام به جمیع کتب و ساند و بسا

دو بیہاد نیک ذاتیہا و یار فر و شہسائے برادر آہلے دانش پناہے حکمت و شگاہے  
 ادام اللہ کمالہ و ادام لنا وصالہ و جہت و برست بر آمدن و منہ کہ در نیولا در مخاطبات  
 دوستان صمیمے تعبیر از وعباس ووس میر و دو و مخارجات و اہمید اولو سید و بعضے از  
 اوقات را در مذاکرات عرفیہ و مطارعات عامیہ صرف نماید اما وقت مساعادت نمود  
 انشاء اللہ تعالیٰ اگر وقت وفا کند و موافق نباشد و وقتہ تحقیق احوال را بشرح و بسط خواهد  
 نوشت زیادہ چہ تولید

## ۱۳۰۔ مخاخنانان

رنگ۔ دائرہ بے پایاں۔ کناہ از آسمان۔ نشانیں۔ دونوں جہان۔ تقاعد۔ سستی کا ہی۔ کسی کام  
 کے کرنے سے رک جانا۔ فتور۔ سستی۔ ہوا جس نفسانی۔ خطرات نفسانی۔ رصد گاہ۔ جہاں ہوا گرو  
 سے محمول لیتے ہیں۔ عشر۔ دسواں حصہ۔ تجر و گزین۔ تارک الدنیو بارگاہ تعلق۔ دنیا سبک و حسیبے  
 تکلف آدمی۔ سنس مکہ۔ پیمانہ عنصری۔ بریز گشت۔ مر گیا۔ سترگ۔ بڑا بزرگ۔ کامروانی۔ کامیابی  
 انبسام۔ تبسم۔ شگفتگی۔ لذی۔ لباس۔ در نقاب۔ اجتاب کشید۔ مر گیا۔ فطرت۔ آفرینش۔ غول  
 جھلاوہ۔ کرکس۔ گدھ۔ دانش پڑوہ عقلمند۔ دیوسرا۔ دیو کا گھر۔ علقہ قیمتی لباس۔ نیم کارہ۔ ناتمام  
 علیہ نیم کارہ۔ مراد جسم ناقص۔ شورستان۔ دلی جو نش و خروش کشیدم۔ میں نے عتاب کیا۔ بر طرح اندامتی  
 تے نے چھوڑ دیا۔ دشمن کا ہی۔ کام کا دشمن کی خواہش کے مطابق ہونا۔ مضی یا مضی۔ جو کچھ گزرا جو ہوا  
 سو ہوا۔ دل نہاد مستند

## رباعی

در گردش ابن دائرہ بے پایاں  
 یا با خبری از خود و از بہر کہ بود  
 بر خورداری و وفد مردم راوان  
 یا پیغمبر سے انخود از بہر و وہسان

اللہ تعالیٰ اور ہرچہ بہبود نشا تین باشد وارو درین مدت کہ نگارش نام و کجہتی تقاعد داشت نہ  
 آن بود کہ در تو ہنگامہ خیر اندیشی این کس عیب رفتہ بلند شدہ باشد چہ در آن باب اعراض این جہان  
 ناپائدار کہ خوابتان عنودگان غفلت مست منظور نمود و نیز در گلشن سرائے دوستی بے طراوتی راہ  
 نیافت چہ آن بر ہوا جس نقصانے اساس نیافت از روی امیدگی و دریافت تجربگی  
 نہال نشانہ ام

## قطعه

دل بر صد گاہ و ہریش بہا گوہے ست      و غل ابد عشر آن فیض ازل کان او  
 شمر از سر دل حاصل خاقا نیست      کہ بر آن شمر خاست جہنم ایمان او  
 عاشا کہ بر زبان چہ رے رود کہ در دل نباشد ظاہر اور مراتب آشنائی و دریافتہ باشد کہ از  
 مہاو می صبح تمیز این کس از کہ وہ شجر سوگزینان بود و از صحبت جہان بیان دل سر و افسردہ خاطر چون بسوز  
 آسمانے بہار گاہ تعلق و رانداز آنجا کہ آن خوبی شدہ بود درین ہنگامہ دوستی و امداد اہسان  
 حال را غارہ چہرہ خود ساختہ بکنج خاموشی و امن کشیدہ میداشت بہر چند جہان بیان و آشنائی  
 و مصداق وقت لطائفے انکھنند این کس تنفر میکرد و درین قافلہ بزرگ و کس تنگاپوش سخت  
 من شوریدہ و رمیدہ را بدام دوستے کشیدند نخستین بر اور فطرت کہ آہنگ رستن از قید طبیعت و آ  
 حکیم سبک و ج کشا و پیشانی فراخ و انشا بوافتح اور پیمانہ معنصری لبریز گشت و دم آن گوہر سعادت  
 غشی کہ نسوہ مکارم اخلاق را قابلی ست سترگ و در زمان گویائی بزبان خاموشی تخم کجہتی و صداقت  
 را در زمین دل این حیران مشکل پسند و شورار گزین کشا و رزے نمودند چند گاہ کہ گام فراخ در کامروائی  
 زوند و زمانہ اقبام متابعت نمود بعضی سخنان حقیقت آموز کہ بر مذاق زمان ملخ آید اگر شورش  
 اوروی باز عنان دل گرفت طلبگاری فرمودی و درین چند گاہ بوی از آن معنی بنام و دریاب  
 راست ہمہ زرد باوہ خوردن و مستی کردن بدلیح نیست از اذنتاچ باوہ آشنائی و نیاندیشیدہ

ہمت و راہ میں ایشان بیت و اردات انا بلسا ہر خود را از نو شنیدن باز آورد و چہ راہ و ہستی گذارند  
 بلوچہ مدارا نشاید چگونہ و خور باشد و گیر اگر در حقیقت از گروہ تعلیق ان بودے ناگز چہ  
 کرے لیکن ہمان طور کہ از باب تقلید بنی ہر گروہی در آمدہ بازار عشرت را گرم در مذاہن  
 طلیسان کثرت بردوش و حدت و ارد و بقدر توانائی و در لوازم آن کے گوشہ چون اتنا  
 این فن بیت تا پار لوازم آن متروک میشود و خصوصاً درین ولایت بہ اور صورتی و معنوی شیخ  
 ابو ایض فیضی روی در نقاب استجاب کشید تا در پود این ہزار تعلیق روی در پردگی  
 نہا و افسردگی ذاتی و رسیدگی اصلے در بر آمد یہ گویم چہ رفت شیشہ ناموس فطرت بہ رنگ  
 افتاد من کہ با خود یقین ان داشتیم کہ ہمیشہ بہار تیسام خورد باشم بہ بے صبری پروردگار  
 دریدہ آمد

## نظم

مرا این غول نفس و یو کور و ار  
 کند زین باویہ تا کار و انم  
 و ایشان من در راست گفتن و نو شنیدن راست نیاید تا خمیر بدن چہ در مد عواطف  
 شہر پار و انش پڑوہ قدر و این من آرسے گے را شنیدن از سر آن جہانی باز داشتہ سخوامی  
 سخوامی و رگروہ تعلیق ان آورد

## ریاعی

کے ہاٹ کہ نہیں نفس پر و ازم  
 این و یو سرے استخوانے تن را  
 در باغ آگہی آشیانے سازم  
 در شیش سگان ووز چہ اندازم  
 در کار گہ کہ سال حق لطف ازم  
 درین شہرستان خمیر کہ عربدہ با خود داشتہ باشم و سر از خود باز گرفتہ بودم کجا دست



انکہ سخن سردایم و حرف گویم و محبت افزایم یا مدارا کنم درین کار بودم کہ بعد از سہ ماہ  
 کسری محمود خان رسید و کار ساغتہ شدہ آسان صورت یافتہ را چنان و شمار نقل کرد و آنچه  
 لوازم خیر خواہی و دوستی باشد مساعی جمید نمود و چون جهت احوال آنجا سے از قرار واقع نظر  
 نشان در گاہ مقدس شد از آنچه ہر بارہ از جانب ایشان گفت و شنود کہ می و بہلے گران  
 فرود ختمی شرمندگی کشید و چہرہ نہ کشد کہ شمار از غلامانہ مخلصان بیکتاد است و وانا ندہ بود برائے  
 چہ کار باینجا کشید کہ عتاب صوری و حوی رسید چون خود کردہ بودم بر دیدہ و دل کشیدم سے  
 دانہ کہ جماعتی صحبت ساز چنین نزد و غا با غنڈ و شاہزادہ از شرب جوانے و بزرگے راہ مدارا  
 ز رفتن عقل و فہم نین تو ای و انامی بکنا چہ چہ پر خود لرزیدے و از بار گران کلا نے عاریتے  
 و پایہ و پندار ماندے چہ قدر کار بود کہ توجیہ اونمی شد و لہ شاہزادہ را برای خاطر صاحب خجہ  
 پیرا بدست نیادے و بعد از انکہ درین مدت سہ سال از بدستی سخن نشنودے و خورہ  
 راست گذشتے ہنوز راہ راست نیگیرے مینخواستہم کہ بچو شہ و ہزار و شنام و ہمہ در دل خود را  
 خالی کنم تا زبان جوہریت شریف ہزار حیث کہ بد شنام آلودہ گرد و گرفتہ کہ ابلہ بودی و عقل  
 ندانے خلاص کجا شد و آن ہمہ سرسب فدویت پست چہرہ کار را بر طرح اناختے آچنان  
 شد کہ شہ سوگند خوردن اگر پیش شناسانی این حیران انجمن سے گناہ بنومے ہزار شہ خوردے  
 کہ ما تمہ ایہ کار شرک بود با این ہمہ دشمن کامیہا کہ بہانیاں چہ دشمنان و چہ دوستان زمانہ گردند از  
 آنجا کہ اورا فہمیدہ بودم و یقین میداستم کہ اگر دیوانہ دست باشد بیدان من ہوش یار گرد و  
 و سخن من کار گر آید مکر را رخصت از و گاہ طلبیدم کہ کنون بمقتضائے بشریت گذشت  
 آنچه گذشت رفتہ و راندک فرصت بزم محبت گرم ساز و و چنان ہمت گمار و کہ خانانان  
 از مصلحت دید شاہزادہ بیرون نرو و خدمت ایشان را از سیمہ دل بقدم رساند سو مند  
 نیامد با ایکہ درین عرض ہمہ محتاتب ساختند امر اور دل اثر نکرد بہ بہمان عقیدہ خود بودم  
 منے مانفعا صلاح این خیر خواہ حقیقی آنست کہ پاس و عمے خود نمودہ خاطر مقدس را از

گوانے براند کہ ان حضرت از ایشان آن چشم داشت و دارند که از این فرزند خود نداشته  
 باشد اکنون التماس طلبیدن بر طرف سازند و از بزرگے بکیوشده ول نہا و آن خدمت  
 شود بالفرض اگر حضرت طلبند ہم مناسب است کہ التماس خدمت نمایند کیفیت کہ خاطر  
 مقتدس آنند نخواهد کہ این خدمت از پیش ایشان شود و اگر فی الواقع آمدن مرا مناسب  
 میدانند معروض وارند تا وسیلہ کوشش من بار دیگر شود من کجا و سر این کار کجا لیکن ہر گاہ ہمت  
 است کہ بار خاطر اشرف را بر وارند ہزار شکر کہ تبار در تصرف ماند و این را از آثار توجہ ایشان  
 میدانم و آن بار تخفیف یافت امید کہ بالکل بر طرف گرد و بدذاتان خوشے کنند و غم گراند اگر  
 در جواہر شناسے یکد و جا غلط کردی و در فہمیدگی خود بد گمان شدی می میدانم کہ اینہا عارضی است  
 بروا من قدس حقیقہ گرسے نشیند

## قطعه

عاشق آن نیست کہ ہوئیصال نقد جان را بدستان بخشد  
 عاشق آنست کہ بتسک مراد ہر چو ہستست را لگان بخشد  
 و وجہان را و شاخ گل و اند دستہ بند و شہمنان بخشد  
 سخن بسیار و وقت اندک و زور لعل و دل تجرد و گزین بہین بیت الفت اینما یاید  
 ترا دیدہ بیت و دل ہوشیار ز خود از ہمہ بیشتر شرم دار

## ۱۲۔ مخاںخانان

عالم عصری۔ دنیا۔ بناہ۔ بناہست۔ شان عزت قطرہ۔ پانی کی بوند۔ و وڑ کر چلنا اگر یہاں  
 فطرت ہو تو زیادہ مناسب ہوگا قرطاس کاغذ مظلون رگمان کیا ہوا قمتد۔ دراز۔ ویرینہ

حلیت الائمہ اس کی نصیحتیں بزرگ ہیں۔ متواتر فحاشت۔ طرز و روشیں با نقضوں سبب ہو وہ ناروالی  
 تہلین نہ ہونا۔ بد چینی۔ بد سار کی۔ متواتر ہی بد شنید ہونے والا۔ مجر ایجاری یعنی قوسید۔ لعب ہر تروی  
 گوشت نشین۔ حدایع۔ حج نداجہ کی۔ کہ فریب کو کشی۔ برائی ہتھیار۔ طریقہ۔ اجیارت امام  
 عزالی کی کتاب اجیارت عدم ہر او۔ اللہ میں مابقی ہوس۔ اللہ کا فی سہ اندر باقی ہوجیت ہوس ہے

## بہار شجائے خانی

تقسیم

اندر میان جمع چو بیان ست آن یکے  
 سرگندہ منجور ہر بکار و کسالی او  
 یک بیان نحو اشک کہ جہا نشست آن یکے  
 کوششیم نویشیم ہم نہا نشست آن یکے  
 نیر اذوان ز شریہ و بیرونست آن یکے

یہ دو بیان سخن بیان آفرین مراد است۔ ان نلایہ در شان ذلالت الطبیعت بہار او ویزو وی کامہای  
 صورتی را بر آورد و در تحصیل مقام معنوی سرگرم گرداننا و امر و نہ کہ آن آرام و دست  
 عیش گزین را بسبب سرگوشست اسبابی کہ در عاقبت عیبی ہرست آن مخالفت سے  
 روشن خیر نوا بان حقیقی باشد با آرزوست تباہ ہر بان مسلمانانہ کہ در آن نیک استراحت پذیر  
 ہتھیار باز و از آن گنجی ہست و ہست عبادی گردانید با بسبب و گردان نیک و است  
 خوش نیست را محنت تر و دشمنیت ظہر و تارخ خاطر و نشست بان بسیار باشد چہ زول و نا  
 عقلی و رواندیش خصمت میدہ کہ و استخوان گلہ نہ می را کہ و در قطاس نامہ ہا سے گذشت ایامی  
 بد این وقت مسرت شرح وہ و وجود ہیں را خاطر نشان مخالفیہ عیب خود ہستاید اگر چہ بہا و  
 خاطر پاکب این نیاز مند کہ تہر کہ بودہ و ہست و ہست و ہست و ہست و ہست و ہست و ہست  
 آہا نشون این کہ است نزد یک زید کہ خاطر نشست بان کہ است ہست از ہر یک  
 کہ درین زمانہ مہر و پیدہ است کہ ہر گوارا است و ہست و ہست و ہست و ہست و ہست  
 افت و ہر خوشی گوارا است و ہست و ہست و ہست و ہست و ہست و ہست و ہست و ہست

مقدم افزون بر م افزای صورت و معنوی را از بارگاه کلبه جلالت آن ذره عین شود و درین صورت آنچه  
از کوری فریاد محبت و معامله شناسی رحمت از نرسیده نگاه دل به شورستان کاغذ آورده اولاً نقی  
خود را که قبل از وی محبت بیدار که نشانه رضامندی و اوارست از حب و بغض دوست  
و دشمنان خود را بیدار نموده شود و در این باطن مخالف خود را که مؤمن هزاران است و از اختلاف  
جهول نام دوری ملاحظه ایشان کمال سبکی و رانجا بازار کسا و اروا از محبت تمیز بیان دوست  
و دشمن که اعتماد را شاید کم بدست است افتد لیکن از حسن طبیعت و لطف سریرت خوبی هر دو طائف  
را و خیریت آنها را با تکلیف فرو نگیرد و در عین کمال مشاغل که افتراق و اتیان میان خیر و شر گم  
مشو تا تفاوت نهادن در خیر یا در شر و کجا امید داشته آید و در شورش انداخته بود اگر در ایض  
این گوشه گنجانند و در این کار و دان به شمس وقت مطعون نخواهد بود لیکن آن  
مشکله از آن قسم نبود که محبت که ایشان درین کس فهمیده باشد یا محبت که نیک بستان زمان  
دور است که در آن روزگار چشم داشته باشد مخالفتی داشته باشد در از آن سعی نماید لیکن  
چون دوستی این کس از منتهای ناست نیک بستان زمانه فرازگ افتاده خواهی چند بخاطر بوالفضول  
راه میباید که از ناره ای آن آورده خاطر بشود

گر خواهی کنی کنول شیرام چه جسم  
عشق است و صد هزار تقاضا مرا چه جسم  
یقین آن و دور بین باشد که درین تضح بخار نه برده ام آنجا که روز بازار مرد می ست و کتایع  
دوستی رواج دارد از پیش خود شرمند نیستیم و خوی خجالت بر چنین ندارم و نظر عالم و عالمیان  
امروز نزدیک ایشان کشی را نمیدانم و عبار می و در خاطر همیشه بهار من نیست و نخواهد بود و چرا باشد  
ترازوی انصاف بدست داشتن و عبار آورده این دشت پر وحشت شدن شعار عریده جویان  
ملک نامی شناسی ست عاشانم عاشا آنجا که اسم مرد می و نام ابلت باشد امثال این امود پیر امون آن  
مرد بوم تواند گشت چه بای آنکه کار از آن گذشت با شده که شرح آنرا و اثبات آن را بگردار میگردد و در حد  
که از مبادی احوال تا حال چنانچه آن بزرگ زمانه در خیریت ذاتی افزایش دارند در محبت این

حیران و لبان و انش افزونی دارو و درین روز بازار خود فروشان اگر شرم از خود نداشتند  
 چند واقع از یار فروشها و کوششها و لسوزیها و باجهانیان برای برآمدن کار آن اتاویل همچنان  
 بر یکبار رفتن از مضرت خود نماندند از هزاریکی و از بسیار اندکی نوشتی اما چه کنم که مراد بینه بنیاد  
 اول هوشیار خجالت خود نمیکند از این باب در بازار راجع این جهان که اگر دروغی گفته آید  
 مشتریان معامله و ان بهای گران میخرند حرفی زند هر چند طبعی که شناسائی مزاج زمانه است میگوید  
 که دوست نداری که شرح احوال تر ابد و تدار تو گوید و نیکو کار خیر اندیش و رنقاب احتجاب  
 و در کج عورت متوار است تا ببعرضانه آنچه بنید و گوید و روزگار معاونت و انانرا معاون چیرا  
 در پرده شرمندگی خود فرو ماند و حرف سرانی نمیکند خاصه وقتیکه اصحاب شرارت و از باب افترا و  
 احباب حسد و روان بودند و برای هزار نیت بد نیک را بد و احمی نموده باشند و دوست معامله نام  
 پذیر باشد لیکن حکم که مرا معامله با فطرت افتاده طبعتم راقه رمی پیش فطرتم پدید نیست سبحان الله  
 من و حشی صحرانی را پای بند مدینه ساختن و در چنین گفتند از امتن چه حکمت است تا گریه نمودند  
 چندین تصدیع خود داده کاغذ سیاه باید کرد و چندین سخن را باید نوشت اما چه توان کرد و لبان و زبان  
 کارخانه تقدیر باین کس عطا شده است ناگزیر لوازم این لباس بجا آوردن و شکر این لباس کرد  
 اساس ضمانندی را استحکام دادن است پس همان بهتر که از این داوی حرمی چند گفته آید ولی بهتر  
 است که توجه و التفات ظاهری و باطنی بندگان خلافت پناهی زیاده انداختند که باین نامها  
 کرده آید و خدمات و ترودات پسندیده ایشان همه مجراست و چگونه مجراست و جمیع امر او منصب  
 که خدمات ایشان را بشری لائق مکرر نوشته اند هر دو موضع خود جای کرده است و عنقریب آثار آن  
 عائد روزگار ایشان میشود کوشتهای حکمی حکم شده که در هر دیار و وجوده سازند بزودی سرانجام بیاید  
 و قوب و لوازم آن متعاقب خواهد آمد مارا یک لحظه از خود غافل تصور نفرمایند چه گنجایش این جهان  
 دولتخان را سفارشهای خوب کرده شد انشاء الله تعالی بمقاصد خود برسد اولیائی دولت از اطراف  
 ممالک محروسه فتحنا بها فرستاده مورد مراد و محترم شده و انه شده اند امید که عنقریب ایشان نیز این کار عظیم را

با تمام رسایند و کامیاب صورت و معنی شوند از اسوال کثیر الاستلال خود چه نویسند که از کثرت  
 عشا غل و فرط جهانت خدیو عالم در صفت آن نیست که بان لاوی علی الاطلاق از سخنان قدسیه نفس الامر  
 گفته شود و چنانچه در خانه در و او بوس من عرض چنان فرود رفت اند که اگر احیاناً من فی از معدن سخنانیت  
 گفته آید چندان ناخوشی و دید بیشتر که خاطر که طلب کاران التیام نظام و خیریت مردم است آن قدر  
 اندک است بهم میرساند که با گفت و در گنج بدو و پیش از آن من در بیان کم صحبت روی میدهد چه اگر لظایب میریزد  
 از شور و شوق وقت ایشان نید و گویند که در شهرها چنانچه حالت است رفته میشود صاحب یا میفرمایند  
 حاضر نمی بایند بقدر گرافی میشود و در باب غرض است یافته این سخن را و سید چنین باطل میگردد و اندک زمانی  
 و خوب سیرتی مردم است با مختصر در بر او گرافی که تمام مردم است که اکثر اوقات بریدن او خردم مردم  
 آن عزیز و در مشاغل چنان فرود رفت است که گاهی حرفی از خداوند نفس و حقیقت است که گفته آید و نگویند  
 یکدیگر را و در این سخن آواز و در شجاری پریدند و در زینل اسبب و سایر اسباب و نیوی مسرت  
 در مردم که زانی و شکفتن میگذراند و با شرم بر او گرافی میگردد و الفتح را هم کرده باشم و از شما جدا گشته خیال بایند  
 کرد که برودن عالم را هم این بیچاره چه میکند و رسد

از حال خود اگر نمی بیند که این چه روزی است هر که بخاطر بگذری شکم زو مان بگذر و

از این بگویند آگاه دل امرو که از غل و غلای خود بگویند و مکرر از فرط خیر خواهی نوشته ام که درین روز  
 حاضر آمد و چنانچه نام و نام تمام مطالب فرمایند عرض آنست که بینگام گفتگو بر آن اساس مانند انابوس است  
 بحاجت اسوال نمود و کتاب اسالانی علی الخلدوس نصف اخیر احیا اشتغال نماید که نفس آواره و کسب  
 است مبادا فرصت یا غمته کاری بر سر خود سر انجام ناپد که علاج آن دشوار باشد و بیرون و رجوعی  
 او میان بیخوشی کم خوش آمد گویی باشند آن نفس که با است که بگوید که بمن بعدانیه حاضر نموده نگذارید که ناشایسته  
 در غضب و غفلت ظهور آید اما این قدر نوشتش و گفتن ضروریست که امثال این مردم را اینچنانست باشند  
 که در خلوات حرمی چیز از استی توانند گفت زینهار از شرار چرب بانان که بچرب بانان کفایت و در نخواهد  
 خود و نموده هزار شاه سر برآید این دو است را وقت کم و کار بسیار و خوش آمد گویند و ان

وہی بیان راست گو ناپید و بد زبان خود دوست از گس و مور زیادہ پس مہوش باید بود تا کار ساخت  
شور زیادہ چہ نوبہ را در دست و مالیقی ہوس۔

# بخانستانان قلند

قلند کشتند کھا گیا۔ ہندی۔ ہدایت پایا ہوا۔ دیدہ وری۔ دور بینی۔ اہتندار۔ ہدایت پانا۔ استقام۔ بوس۔  
دینار غرۃ الویقی۔ منبوط راستہ۔ منبوط سہارا پشت گرمی۔ مدد ساوہ لوح بے وقوف۔ مبدع۔  
آپ کسی چیز کو اپنے دل پر پیدا کرنے والا ہے ماوہ بنانے والا الخالق ارباب تجر و تارک الدنیا خسران  
خسارہ رکھا نا منفع و حکم خدمت فروش خدمت کو ظہر کرنے والا۔ منجیات جمع منجی کی۔ سبز مکھی  
سبز گشت۔ سبز گریٹے والی دینی ہے یہاں۔ مراد بیماریاں۔ عوارکات۔ ہلاک کرنے والی چیزیں۔  
گور گراھا۔

رقیب وال اور دو یافت و بوی اہلیت و مروے بمشام جان رسید اللہ تعالیٰ بمقاصد  
صوری و عنوی رسا اور انچہ و سبب زہمونی ٹہبو و نشاتین یالی رفتہ بو و ای ہوشمند ہندی نشدہ در  
ہدایت زوین دیدہ وری را بکوری و وقتان و نا بیانی را برو و رہنی گزید نسبت من کجا و در الامن  
استد کجا تا و بہ شرت سرت ہدایت خزان چند او میاند نہ کہ و لیکن چون طلب و تمش با صحن صاف  
واندیشہ تعمیر خیریت کو یان مقصودن بود و تہیات الہیہ این سرگشتہ و او یے حمل را دستگیری نمودہ  
بشیرستان اہلیت یعنی با سلامہ عبدہ خلیفہ زمان و پیشوایے بہان اور دو بخت دوستی بجا آوردہ  
بعرۃ الویقی ارادت این نہ بصورت و معنی وقت را می ظاہر و باطن سائند و قائد دولت تفقہ نمودہ  
من ناپنار امرہ تحقیق و دستہ کشیدہ دیدہ و ورہین کراست کرد تا بہ پشت گرمی آن از تعلقات  
صوری و عنوی کہ حجاب جو یایے مقصودست بیروان آورد تا در پس پردہ کثرت جمال وحدت  
بظن و زائدہ جمال بہان آراشی این ضعیفہ وقت کہ در نقاب کثرت حجاب سلامت در نظر سادہ  
نوسان ظاہرین و نگار ناظرین کہ بان محقق بود و شہود خاطرین پرست گشت این سیرا ہمیہ براہ افتادہ

امید که سر رشته مقصود بدست افتد و مہدی گرو و کنون بعضی از ہمید گیہائی خود را کہ بہرکت صد  
 ارادت روشنی افزائی خاطر تیرہ من گشتہ است بآن پر اورینو رسید امید کہ این داستان را از خوش  
 گوئی و سخن آرائی بیرون دانستہ و در خاطر ہلکے و ہندکے بر اور باران رحمت الہی فرسہ اوان  
 بہمہ جاوید ہمہ کس فراریدہ است لیکن مبدع جہان آراکے سر این را بجہت مصالح از نظر مختفی و آ  
 کنون اول پایہ اہلیت آنست کہ باطبقات نامہ طرح آشتی انداختہ بساط صلح گسترد کہ سچکس و آ  
 زیان و نیوی اختیار کند ضرر را خرومی چون خواهد گزید پس بہانا ہر کہ راہ باطل رو و ہمتا بہ کوری  
 باشد کہ در شرب تار و در چاہی افتد سالکان طریق اہلیت را بجز رحم بر آنکس چہ تواند بود و دوم نجات  
 ہر طالب لغو و سعادت بہر گرومی و در وضعی معین نہادہ انداز باب تجربہ برابر یافت و اصحاب تعلق  
 را بعدالت و شرح مراتب این بسیار است و مجمل این را بہ یقین شناسد کہ نجات سپاہیان نصرت  
 شعار و غازیان حقیقت آثار و اخلاص صاحب خود است بہر چند کہ آن ولی نعمت از اہل  
 ظاہر باشند کہ در عبادت بدنی و مالی کہ آن سرمایہ تجارت و دیگران است سرگرم باشد بلکہ خوبی  
 آن از جہت انتظام عوام است جمع از مخلصان کو تہمیں را درین راہ خطائی افتد و کارشان انہیں  
 جہت ہر روز زبون تر شود و آن آنست کہ پیوستہ نظر بر اخلاص خود داشته باشد و چون  
 این حالت در مردم کمتر یا بندوست نوازش و افتخار بر سر دوش خود نہند و صاحبان چون مشتوقان  
 حقیقی اند استغلا لازم آن خصوصاً کہ عاشقان راست اندیش بسیار باشند بی نیائے ایشان  
 افزون خواهد بود ازین جہت کہ نہ حوصلہ با بخیال تباہ افتند کہ نگار صاحب نمیرسد یا اخلاص را اثر  
 نیست و اندیشہ ہامی نا درست و آشنایان نامعاندہ ہم خوش آمد گوئی و ضمیرہ فسادشان گشتہ عنقریب  
 در گو خسران در مانند پس باید کہ باقصای مراتب اخلاص مشرف گشتہ مقصود خود را در رضائے  
 صاحب محو سازند نہ کہ مجبہ و اندیشہ اخلاص یا زون کش شیرے تا منقح ہزار نجات در سر انداختہ  
 در مقام خواہشہائے گوناگون شوند سوم در اظہار حق و کار سانی ولی نعمت دوستی و دشمنی منظور  
 ندارند بلکہ اگر با کسی پد کشی در میان باشد و آن شخص بکار صاحب می آمدہ باشد این را بجا طر



نیاورده در رواج کار و نمن خود باشد و اگر نه او و مقتضی خود او را از اطمینت چه پیره چهارم خدمت  
 فروش و اخلاص افشاکن نباشد که بعضی مشک پنهان نتوان کرد و اگر فی الواقع از فروغ صدق  
 روشنائی و ابر و جلال و خواجه است تافت و گویا هر نشود مخلصی دیگر است و سوداگری دیگر گوهر اخلاص بسیار  
 اگر همه عالم را در برابر احدی و میندعل را بخزف فروخته باشد اسباب و نیوی و اخروی و متعاش  
 و جهانی چون علف مرکشاورز را بی قصد بدست افتد آدمی از سوداگر کمتر نباشد که جوهری بسیار  
 بد آنچیزی قصد بدست افتد فروخته بچشم غضب و شهوت که هر دو پاس بند نفس اند پس بهوش  
 باید بود که شاید او را با سیری اینمانند بد بلکه پیوسته این سنگ و خاک را از بخیر خرد و در گدازن مهربان  
 دانش در پستی انداخته نگذار و که عریده نماید کار غضب جلای میرسد که بیک ترک اوبی تا بد شامی  
 چه در کشتن قبیل اول می نهند معاطه شهوت بجای میکنند که چاه حرم او با بنا و مای عالم پر نشود  
 اندیش باید که آنها جمع کردند چه شد و اینها که جمع میکنند چه میکنند ششم پیوسته نیاز مند باید بود و  
 در یوز و لهاس شکسته و تجرد گزینان هر طائفه بر خود لازم شمرد و مقوم مطالعه کتب اخلاق جلالی و  
 ناسری و منجیات و مہلکات احیاء خود و فرض وقت و البته تہرات اوقات شریف را ضائع  
 سازند ششم از صحبت خوش آمد گویان لغت در امکان است از نمایند که پہلو انان این راه ز تیرگی این  
 شور خبتان ہلاک شدہ اند پیوستہ عاشق صحبت راست گویان کہ ظاہر شان تلخ و باطن  
 شان شیرین باشد اگر از ہمراہان این کس بود خود چه دولت و گرنہ ہر جا کہ ازین گروہ نشانی  
 یابند بلا از مت اہم نشانی سخن بسیار و فرصت کم و مخاطب نا پدیدوار باب زرق و شر او ان  
 اگر عروفت کند و شوق مخاطب در افرازش باشد سخن بحق بدانہ گفتہ آید اقتدس باقی ہوس

## (۱۶) مخاشانان

آژندہ پوش پرانی کپڑے پہننے والا طلیسان چادر و احوال بھینگا مر و برگ سامان  
 نامہ بخط خود چیتا نکرا یا رفتہ بود نوشتت چه مشاغل بسیار و دوران صورت بالیہ

خود آئندہ خواند امثال این حکایات را ای علم آئندہ پوشان و درین سفیدان بیشتر قبول  
 نماند تا از امثال مامروم که بجز لباس تعالی چندین تلبیس این بدنامی برود شخص انگنده نقل از کی  
 اند کجا گوش کنند لیکن چون از مبادی احوال آثار نیک و آتی و اخلاص فراوان نسبت حسیلیت  
 وقت و بیدار و آثار رشد و کاروانی از ناسید سعادت ایشان خوانده بشد این دو کلمه نوشت  
 والا از نارسائی روزگار و کج بینی احوال این زمانه سر و بر یک حرف زدن آئندہ است العاقبت با یزید

## پانچمان

نقوش مسوره مسوره کے بنائے ہوئے نقش اور آئندہ انتقال سے لکھا۔ اہمیت۔ اس  
 آنگاہ مجرورہ کرنا تکیہ کرنا احوال رہنے معنی چھوڑنا یہ مطلب چھوڑنا دراق شاعر نے بیان کیا ہے  
 یکتا سے زمانہ

قطعه

اگر نقوش مسورہ ہر ازین جنس اند  
 خواہ دیدہ ہیا مشک تن اعمی  
 دو گو نہ رخ و عدالت جان مجنوں را  
 بلائی صحبت لیا و نشست سیلی  
 مخلص کہ در حضور و غیبت و در وصال و ذرقت از دور بینی و دوستی و دوری خود از دوست  
 بسیار دوست خود را کی زود مست زو و میار شون و از خود آرزوہ است مبطالہ نشر  
 محبت کہ محمود خان کور و ہم قرین شاہ می شد و ہم قران عمر گشت شاد می نخستین آنکہ نظر این غریب  
 خاکدان دنیا کہ نہ دوست سراوار وار و وز و شمن لائق بہ خدمتگار مخصوص ہوں آن دوست بیگار خوبی  
 کہ مرا چون من دوست ندارد و من بیک و پیدن او بہزار جان خریدار افتادہ غم اوان آنکہ بر زبان  
 زمانہ ساز او کہ تعلیم یافتہ مکتبہ نماند آن ذوقتون وقت مسرت گذشت کہ محض از برای جوی  
 قاطع شگاف ستا وہ اند شاد می و حرم آنکہ نظر بر نامر و گشتے کہ خاطر آرزو مندان بود واقع شد غم  
 و رسم آنکہ آتش ہجرت از مشاہدہ آن گشتغال گرفت و شوکر وہ ہجران را بتازگے و شورش

آورد و شادی سوم آنکه خطیر روح پرورد و سرور افزا در بر آید و غم سوم آنکه مضامین مختلفه که منبع  
 آن دوستی با اضطراب آمیخته است معلوم گشتت اگرچه از جنگ و صلح و دوستی متعارف و رنگ  
 فرا ترک شده سخن کرده اند اما چون مشحون به کلمات بوده اند و افزا گشتت شادی چهارم آنکه  
 این قاصد و نامتجربا مسرت آثار آن حد و از صحت ذات و توجه به سپاهی و اهتمام شمال  
 داشتند غم چهارم آنکه اخراج از توجه تخیل و تصور در غم جزوم بصوب باصواب مکتوب کرده اند  
 شادی پنجم آنکه اسباب فتح و فیروزگی این یورش سر انجام شده غم پنجم آنکه بواسطه بسیاری آب و یا  
 اندیشه و بکار این املیت و بجز حصول می انجامد شادی ششم آنکه بجز رسیدن محمود و فان بخاطر رسیده  
 بود که در محترفات باوشاهی مغربی چند که در این اخلاس و روش عقیدت مستحق نرو پروان  
 دورین باشد نوشته و گفته باشد غم ششم آنکه ورین باب بوقف عرض مقدس چیزی نرسانیده  
 بودند و مع هذا استیفای این حالت را از مخلصان خود اندا کرده امی ابو الفضل پس کن قصه  
 خوان و افسانه گوی رفتی که تعداد شانس و تذکار غم نامی

### قصه

تو نقش نقشبندان را چه وانی      تو شکل سیکر با نازا چه وانی  
 تو خود می نشنوی بانگ و دل را      ز موز سیر اطمان را چه وانی

هر چند قطرت این حیران انجمن مستی مشتاق رسیدن خطب شمایست لسان این بقدر میرانم که  
 خاطر مدارای مدارا بدوستی فروش شما از نوشتن نامه فرستادین پیغام بر مستی فراوان میوه  
 باز آمده بود و عجب که مقدمه قدسیه که در اصلاح احوال آن یگانه روزگار گفته بودم بکار آمد  
 معامله نا فهم برده اید و آن آنست که مخاطب خود میگفت که مرا اندیشه که بود از اخلاس و افرشته  
 که مبادا آنکا بر آن نموده در مراعات خواطر فرستاد باو فرستادین مردم خود اهمال نمایند و شبیه  
 آرزو گے طبیعت آنکه قره العین دولت میرزا امین را بمان اسلام و ملاحظه کفر پر سیده و

رزاق خانہ فرستادہ اند ہر چند کفر نفس الامرے داشته باشند ورنہ سب یکجہتی گنجائش امثال این امور نیست نہ میگویم کہ مرادوست فیدائے یا دوستے خود را کہ نسبت فطرت بسیار اعتقادند اسے این میگویم کہ در معادہ دوستے در خوردنیک اندیشے من نیست فلیف کہ در برابر محبت من باشند و چون عالمیان را بدشمنی این کس پر بیایند محبت ناقصک خود را اعظم اشیا خیال میکنند باری گذشت آنچه کہ گفت اکون ہمگی فطرت بجاہ واعتبار دستخ و نصرت و صحت و مسرت آن و حیدالہ ہر از فدای مہربان مسألت مینماید و در لوازم دوستی از خود شرمندہ نیست حضور و غیبت یکسان چون گویم کہ دروغ گفتہ باشم چه بسا خوبہای آن یگانہ محبت و غیبت گفتہ میشود کہ در حضور مذکور نبود کہ مبادا دعوتی بخاطر راہ پایہ المنتہ لند کہ توجہ باطنی و ظاہری حضرت خدا یگانہ بدرجہ اعلیٰ است لختی ازین گرم تر و نیازمند تر و زودتر عرض نفس فرستند کہ شجاعت و دانش و ہجوم علوم و التجائے مومہ مروانہ و فراہم آمدن اسباب و نبوی مست کن آدمی است

اصل تمیز است اندر آدمی تافزونی را بداند از کمی

افند تعالیٰ توفیق محاسبہ و شکستگی دل در فتوحات مقارن روزگار خجستہ آثار آن یگانہ زمانہ دارا و محمود خان خدمتگار اخلاص گزین است این بار باو نظری و بگردد توقعات او اختیار می نمود و در گفتار او کردار از و راضی ام و السلام در مہر ماہ سنہ سی و ششش نوشتہ شد

## (۱۸) بنام خانان

نسخہ جامعہ کونینہ الہیہ سے نشاہی فرمان مراد ہے۔ گنجلیک چین سکن بل منغص۔ گدلا۔ روز بازار رونق پیشوایان معنی۔ علمائے دین۔ بدرقہ۔ راہنما یہاں مراد رہنمائی تمثیلت۔ جاری کرنا۔ نفس مطمئنہ۔ وہ جو صفات بے صاف اور اخلاق حمیدہ سے متصف ہو کہ قرب الہی حاصل کر کے اطمینان تک پہنچتا ہے۔ ورناتش است۔ فریاد کرتی ہے۔ حدیقہ سے مراد حدیقہ حکم سنائی ہے۔ ایریح۔ راب قارن

خانخانان کے لشکر کا نام۔ کافل رومہ دار کفالت کرنے والا

فرمودہ گرنمی آید گلوئی اور بگیبہ  
واو اوستان و میر و او باش

از مطالعہ نسخہ رسالہ کوئیہ الہیہ مسرت پیرای غاظر خروہ وان بودہ از نقوش نامہ کم کہ صفحہ  
جہان ازان گریزندار و الحق از اسباب والامی ایزد شناسی و از امور و دریافت اسرار عبودیت  
ست وسعت سرای دل و در بین آن معشوق سرفراز و آن عاشق بر خور و اری من کہ جز عاقتنی  
من و معشوقی کوین را سزاوار نیست تنگی پرہ معنی وارو کہ گنجلمی ہم پزیر نساز و چہ دوست دور  
بین من اگر از کہ و حسد اخوان دنیا میگوید آن خود روز باز ارموی شیوع داشت و بزرگان  
صورت بر بیقائی آن پی برودہ بزم عیش خود را منقضی ساختہ اند تا بہ پیشوایان معنی چہ رسد امروز  
خو کہ حال او معلوم ست حاشا کہ گروی بروا من حوصلہ جہان پیمای غاظر محبوب بسزای من شنید  
و اگر از یکرنگ نبودن فرزند و امی زمان و زمین میفرماند خود این معنی باعث ظہور عیار اخلاص  
در صمت کہ سو و وزیان را و ران گنجایش نیست میشود و راہ معاملہ با فرمان رومی حقیقی مسرک  
داشتہ ہزار ان مقاصد صوری و معنوی را و ام گزروہ میگرد و اگر از جدائی صوری و بختان عرفی  
و آشنا پان ظاہری کہ از اسباب انتظام مہمات صوری اند و در حسب اند خود بجایت عجب است  
کہ این معنی اگو موجب شکر گذاری بنائند باعث کفایت کار شناسان و رگا و ایزد می چون تواند  
شد و اگر از ووری صوری دوست حقیقی آزرده دل اند خود از کم فکری و سپہاسگی تواند بود و بہ محبت  
حقیقی روی ہجران نہ بنید و مفارقت ظاہری موجب اشتغال احوال نشو و چہ در منزل اہلیت کہ محل  
نزول مروت حقیقی ست غم و غمہ نیاید پس امی و در تدار پر حوصلہ کہ حوصلہ بسیار بر و اری ان ام و  
ان روز است کہ شمار خود بہرہ در بودہ بذر خروہ والا و تپاید نیست در غم و غمہ را بخور راہ  
مادہ شیت مہمات مرجعہ را مگر نام نمودہ و اخی بہ پیشانی بزرگان جہان نہادہ بہت آرای غاظر و  
حقیقی کردہ چون از نامہ غلو فت پیشانی بزرگ جہان را گرد آورده یافت دل بدر و آندہ کلمہ بنید  
نوشت و در عمل آوردن آن یاد و اشتہا کوشش فرمائید کہ انہا تبیین میونہ گو ارا بار میدہ از احوالی

خود چه نسیب از آن محمد کفر نفس اماره نبلی و بی راه نفس مطمئنه نگردد و در او طبیعت عنصری که از کور باطنی  
 زور و توری و زناش است امید که چون صلاح کل در میانست از زناش باز آمده بصحت گراید اشعار  
 منتهی که در بیان علی بن ابی طالب پذیرفته بود و انتخاب حدیقه و آنچه بعد از آن منتخب شده باشد نویسانند  
 کیافرتی که بعد از آن آید شوق و خیر و خیر و بفرستادن آن همانی رسول ناتوان فریاد قرة العین و ولت و سعادت  
 و مسرت میرزا ایرج و در آداب قمارن بخورد و در صورت و معنی شوند وقت آن نیامده است که ایشان  
 را در خدمت و مروره و در طایف حمایت الطواف ایندی که کافل مہات ایشان است گذارند و میخواہم کہ ہموارہ  
 از رسمیات و حقیقتات ایشان را کہ شمار روزی بگذرد و مسح پکی از حاشیہ کردار و بساط عترت نوشتہ  
 میفرستادہ باشند زیادہ چہ نویسند

## (۱۹) بنام خانان

فکر کن از کسے کہ نسیب از آن محمد کفر نفس اماره نبلی و بی راه نفس مطمئنه نگردد و در او طبیعت عنصری کہ از کور باطنی  
 زور و توری و زناش است امید کہ چون صلاح کل در میانست از زناش باز آمده بصحت گراید اشعار  
 منتهی کہ در بیان علی بن ابی طالب پذیرفته بود و انتخاب حدیقه و آنچه بعد از آن منتخب شده باشد نویسانند  
 کیافرتی کہ بعد از آن آید شوق و خیر و خیر و بفرستادن آن همانی رسول ناتوان فریاد قرة العین و ولت و سعادت  
 و مسرت میرزا ایرج و در آداب قمارن بخورد و در صورت و معنی شوند وقت آن نیامده است کہ ایشان  
 را در خدمت و مروره و در طایف حمایت الطواف ایندی کہ کافل مہات ایشان است گذارند و میخواہم کہ ہموارہ  
 از رسمیات و حقیقتات ایشان را کہ شمار روزی بگذرد و مسح پکی از حاشیہ کردار و بساط عترت نوشتہ  
 میفرستادہ باشند زیادہ چہ نویسند

فکر کن از کسے کہ نسیب از آن محمد کفر نفس اماره نبلی و بی راه نفس مطمئنه نگردد و در او طبیعت عنصری کہ از کور باطنی  
 زور و توری و زناش است امید کہ چون صلاح کل در میانست از زناش باز آمده بصحت گراید اشعار  
 منتهی کہ در بیان علی بن ابی طالب پذیرفته بود و انتخاب حدیقه و آنچه بعد از آن منتخب شده باشد نویسانند  
 کیافرتی کہ بعد از آن آید شوق و خیر و خیر و بفرستادن آن همانی رسول ناتوان فریاد قرة العین و ولت و سعادت  
 و مسرت میرزا ایرج و در آداب قمارن بخورد و در صورت و معنی شوند وقت آن نیامده است کہ ایشان  
 را در خدمت و مروره و در طایف حمایت الطواف ایندی کہ کافل مہات ایشان است گذارند و میخواہم کہ ہموارہ  
 از رسمیات و حقیقتات ایشان را کہ شمار روزی بگذرد و مسح پکی از حاشیہ کردار و بساط عترت نوشتہ  
 میفرستادہ باشند زیادہ چہ نویسند

فکر کن از کسے کہ نسیب از آن محمد کفر نفس اماره نبلی و بی راه نفس مطمئنه نگردد و در او طبیعت عنصری کہ از کور باطنی  
 زور و توری و زناش است امید کہ چون صلاح کل در میانست از زناش باز آمده بصحت گراید اشعار  
 منتهی کہ در بیان علی بن ابی طالب پذیرفته بود و انتخاب حدیقه و آنچه بعد از آن منتخب شده باشد نویسانند  
 کیافرتی کہ بعد از آن آید شوق و خیر و خیر و بفرستادن آن همانی رسول ناتوان فریاد قرة العین و ولت و سعادت  
 و مسرت میرزا ایرج و در آداب قمارن بخورد و در صورت و معنی شوند وقت آن نیامده است کہ ایشان  
 را در خدمت و مروره و در طایف حمایت الطواف ایندی کہ کافل مہات ایشان است گذارند و میخواہم کہ ہموارہ  
 از رسمیات و حقیقتات ایشان را کہ شمار روزی بگذرد و مسح پکی از حاشیہ کردار و بساط عترت نوشتہ  
 میفرستادہ باشند زیادہ چہ نویسند

تو یوسف معنی را اور چاہ بلا ویدی اور یہ شہنشاہ سے در مصر کجا ویدی  
 خدا حمد کہ بعد از نیامدن مفاوضات گرامی که یاوا فرموشی میدار و بعد از رسیدن تو اقل خطوط که  
 نقوش پیشانی آنها گره آلوده بدگمانی و ناهمیدگی بود قیمة کریمه که اگر در خور محبت این کس نباشد  
 باندازه قدر نامناسب روزگار نام سازگار نبود رسید مقتضای بشریت طبیعت ملول مسرت  
 اراگشت و فطرت همیشه خرسند من از کتبه حوصله دست نوازش بر سر ووشش خود کشید  
 بیت شب غمهای من چون شاد صبح شاد ملی بستن شود سامان نقب من همه برگنج شایانی  
 اے عزیز از تلخو بهای من همیشه مسرور بوده غم را بخاطر راه ندهند و اگر در بعضی فرامین حسب الحکم  
 که آنهم جز صورتی ندارد و حرفی چند در شست غم آور نولید گلشن خاطر خود را در عین بهار خزان نباید  
 ساخت و بدگمان نباید شود و در باب خالصه ساطعت برگزیده و معامله بقایا و آنچه عوض آن از جوینور گرفت  
 اند این همه سخن و راز بنایست کرد که این طرز طائفه و بگریست و شما از طبقه موگیر خدما  
 از جان و دل گویدی پیش چنان حساب اتان از سیم و زر گویدی پیش چنان اسکنده  
 شکر که این عبارات بحسب مسموع نشد و بد و کلمه مناسب او اشد هزاران شکر که نسائم فتح و فیروز  
 وزیدن گرفت امید که عنقریب آن ولایت مفتوح شود و ز بهار که عزم قندهار و فتح تتره در زمان دیگر نیندازد  
 که بس وقت میگذر نهایت جمعی دیگر که درین اردو بیکارند طلبند و استدعای این خدمت کرده نت  
 را بجا گیر خود قبول باید کرد و این کس را تجربه کار هزار ساله دانسته اگر این حرف را گوش می کیند بکین که  
 کاری شود بخشی الملکی نظام الدین احمد مجب و از حسن سلوک که با ایشان میکنند در زهترگاه خاطر خانه بولند  
 بهم رسانده است دولت خان لودمی را چه شده است که در محافظت آداب آشنائی با عقل  
 خدا و مشورت نمیکند مگر خرد و درین نداد و نمیداند که بازار سود و زیانست مگر پیش معنی سنی  
 بنید چشم ظاہرین چه شاد و هم صفر سینه نهصد و نود و هشت در لواجی جلال آباد نگارش یافت

(۲۰) بنماخاناں

وقایت نگہبانی حفاظت بجای حجگاہ الحاج گریہ وزاری گریہ گزانا میرشت سے مانگنا برآمد کاری  
 کام کا پورا ہو جانا مقصد کی تکمیل۔ اشباع۔ پیٹ بھر کر سیر کرنا۔ یہاں مراد درازی۔ دل نگرانی۔ انتظار۔  
 مروم کوئی آدمیوں کی مار و مفرط۔ زیادہ۔ محرمات۔ حرام چیزیں۔ تاجیک۔ وہ لوگ جو عرب اور ترک  
 کے علاوہ ہیں۔ اکثر سوداگری پیشہ ور ہوتے ہیں۔ اس لئے اس سے مراد سوداگری۔ سیلان۔ شاہی اور امیرانہ  
 دسترخوان۔ کمیٹ۔ مقدار۔ شکر۔ ہمیشہ کار۔ و ام۔ طاعن۔ طعنہ۔ جینے والا۔ پیری۔ آسویگی۔ قشیت  
 باری کرنا۔ روانہ کرنا۔ شکر خرید و فروخت۔ مستح۔ پیروی کرنے والا

قطعہ

ذات میں نقش خیال خوش تست  
 من مگر خوب صفت ذات توام  
 نقش و اندیشہ من جملہ زیست  
 گوئی الف نادر عبارات توام

طبیعت عذری بانیری محبت سحر بر کار فرمایاں جہان دل اسنیل یافتہ میخواست کہ میں فریخ  
 حوصلہ را در شرح شد ادورے و تفصیل فرط شوق تنگ خاطر ساختہ بوسعت آبا و سخن اندازد  
 تا نفس چند بکام دل برآوردند الحمد کہ سلطان فطرت بر پروردہ خاص خود نظر فرامودہ حمایت  
 پدرانہ خوانم و یا وقایت باو فنا ہانہ نامم کہ من مغلوب طبیعت و محبت را غالب مطلق ساخت  
 با طبیعت بجانب آرای و محبت الحاج پیرای مقرر ساخت کہ حکایت اشتیاق و شکایت فراق  
 را بعد از استماع فتح قندھار کہ مقدمہ فتح ملک ایران ست در میان آرد اکنون ہنگی ہمت صرف  
 برآمد کاری کہ پیش نہاد ہمت والا ہمت بزرگ جہان و خیر اندیش زمان و دوستداران است  
 نمودہ حرفی چند ملوید امید کہ خود و در بین بسبح شریف رساند سوداگر زر طلب و سپاہی کہنہ عمل روز  
 گذاران نسبت تاوانم کہ خاطر شما ہمیشہ را بر ہم قدم ہار تہیح وہ است تاوران باب اشباع  
 سخن منسایم اندیشہ کہ دارم از ہر ہان کوتہ نظر زربنا موس خرسٹ کہ مبادا بمقدات و ناویز  
 خاطر مشغلہ مجبور مزاج مرا برین وادی آرند حال قند ہار و قند ہار بیان از اخبار ثقات مجدد  
 بوضوح پیوستہ باشد و در ان چہ شرح و ہدای سخن آنست کہ قند ہار را ہمد وقت بسہولت



نتوان گرفت بخلاف مضمون باید زمینداران میان ولایت را از بلوچ و افغان بزبان دلاسا و دست  
 عطا از خود کرده ضمیر لشکر فیروزی اثر باید ساخت و وقت فرصت را غنیمت شمرده بختی و چالاکی  
 اعتماد و ابروی اوثقائے عنایت ایزوی نموده متوجه قندار باید شد و چندان دل نگرانی ببرد مگر کسی نباید  
 داشت اگر چه اکثر مردم ملحق خواهند شد اما روش کار آن یا شد که در او و دوش کوشش خواستند  
 نمود که ناموس و رگرو اینهاست و بر و باری و بهوشیاری را دوستدار یمن و بسیار خود خواهند ساخت  
 و مذاکره مجلس شانه نام و شاه نام و چنگیز نام باید که باشد نه اخلاق ناسری و مکتوبات شیخ شرف میزی  
 و خاقانی و حدیقه که آن گفتگوی تجر و دست و مالعلقیان بزم کثرت که آنرا میخوانیم از خدای نفس اماره  
 است که در راه با کوظلمانی نتوانست کند چاره نوری ترتیب باید داد که خود بازوران افتد  
 در خلوت زاری و تضرع بدرگاه ایزوی لازم شمار روزی شمر و نشاط مظهر از محرمات و احمی دانسته  
 و ریزه از او با کردن و کرد خاطر گشتن را بختیتر کرد و سنگامه ترکان آراستن و دل تاجیکان  
 نگاه داشتن شعار خود ساز و و شیایان و افز کشیدن و پاری کیفیت آنرا بر کیفیت او افزودن عادت  
 کردن و خلوت کم شستن طریق مستمر باشند تا باین زلیت و شست کارهای کلان برآمده  
 خیر شود و ولتخان ملازم نیک است بالفعل و چیز نو و باید کرد و هند و ستانیت را از او کم ساخت  
 و وقار و روافز و جانی بیگ را تعلیم بزرگ ملشی باید کرد که پس جوان کار آمدنی است ملائقار  
 در دعوی صلح کل استوار فرموده مرضیات خاطر را بی حجاب باید تعلیم کرد تا پیوسته بشاوه  
 پیشانی نه همراهی چندے از بزرگان معتبر در بار عام شسته مقاصد و مطالب مردم را مینوشته  
 باشد و در وقت می رسانیده باشد ملائقار را از روستا بشهر آورد که هم بکار بزم آید و هم در روز  
 رزم هر خاموشی بر ملا عنان اهل شقاوت نهد زبان محبت نگار که تبر جانے وای و دستار مقرر است  
 از سخن کردن سیرے ندر و اما چه کنم که ناتوانی هنوز بر بتر افتاده و اردو لشکر نامه که مصحح  
 کس بر اور گرامے حکیم بهام فرستاده بودند رسید اول از رسیدن و پس از آن از دیدن و بعد از آن  
 از فهمیدن آن خاطر کل صلح گفت علی الخصوص استقبال نمودن و رسیدن ترکمانان از بهامیب

قند آرد و عزم جزیب آن بزرگ دانش لہو پ ایران سر پایہ صد گونہ شاد می شد اللہ تعالیٰ ہمیشہ  
 آن گوہر والای بزرگی را در تشریف بہات عظیمہ سر بند دارا و عزیز من درین یورشے کہ پیش  
 آمد است ناموس و نام بند بزر خریدہ میشود امید کہ ترخ وہ پانز وہ و وہ بیست کردہ درین  
 شکر گوشتش بلوغ خواہند نمود و اقیان کہ زر مستقیم نام بند است و خوبے نخواہی چون اقبال  
 حلقہ بر در چنانچہ علف کشا در زرافرت بند و ہمت والا ناصح و ندیم و ہمدم و ہمخواہ شتابا و اللہ  
 بالخیر زیادہ چہ تولید۔

## (۲۱) نجات انسان

دور دور (دور دور) در موقوف او اور آید بیان کیا جائے پے کم کروں۔ راستہ ہوا  
 جانا خرابہ رو پرانہ شرب خانہ از دو حامی بچم رو باہ بازی۔ مکاری ز فریب جلایل جمع جلید کی بزرگی  
 اوسان تیرہ رائے بے وقوف۔ نیک سگالی خیر خواہی مسرت الصدر سینہ کی خوشی۔

## قطعه

دل معشوق شوریدست بر من وزان شور کشش جہان را سوخت خرمین  
 وہان بر بند گوش فہم بست دست لگو چیز کے ناید گفستن  
 از مطالعہ مفاد و صغائر اسل از روہ خاطر شد چہ از پیشانی نے الفاظ و حروف و تشنگی آن روز  
 شورستان و نیا در یافت اللہ تبارک و تعالیٰ و غصہ را پیر امون خاطر آن نکتہ شیخ دو ورہین راہ  
 ند ہا و نیز دانست کہ از ہرزہ گو بہای من و و ستار کہ فرط دوستی از نہا سخا نہ جموشی بہار گاہ  
 گفت آرد وہ است ملوان و ابودہ اند چنانچہ باہما گفتا کردہ اند دعای نشتہای ہمہ پانانہ فرمودہ  
 اند کہ بندگان زمانہ ہمہ ہائے نہ انست کہ مثل زمان یا مانند شغرا یا طر زند ما پاروشش دور بیان

دنیا مکاتبات خود را بمقدمات خوش آمد و متذکر است نشان آراسته اسباب غفلت و ابواب مستی آناه  
 سازد و عاشق که خاطر نکتہ و ان من که در گلشن فہمید گے طراوت بخش رنگ افزایے بوسے آوران  
 مرز و بوم است از من خیر خواہ دوست در چنین طمع داشته باشد و آن حیوان دیگر کہ لبگان کوسے اہلیت  
 رواندارم بان مقتدای کارخانہ اہلیت چگونہ تجویز نماید کہ بنمیرد و گزین رسیده باشد کہ مقصود نویسد  
 آزار رساندن خاطر ہمیشہ گلشن آن معدن نیکنوی باشد بکہ مہربانی حقیقی آنست کہ برآمد کار و بار خود  
 را متلو زنداشتہ حقے چند نژاد شیرین اثر و در موقف او در آید مرا بس کار و شوار پیش آمدہ است  
 اگر گنج دوستی کہ در معمورہ ولست و بخت پی گم کردن بجز اہ نشان واہ اندازہ هجوم عوام و از دھام  
 حرام غبار بی تیزی نگذار و کہ بتطرقت بستران روزگار و آید حرف محبت و بیخبتی کہ بزبان واہ  
 اند و کشتورے صداقت کہ بعلم و لغت آرد در میان افتادہ است آن را پد باید کہ در محاسب  
 جاہ غیثم و عاشق ما نے کہ بر سپہ سالار جان رو باہ بازی نماید در ونگوی ہرزہ سرای نیستیم کہ بی  
 تقریب چنین پیورہ گو یا شوم و پوانہ نیست کہ سخن بے قصد او شود از شمال محالست و میلان محبت  
 کہ دریافت آن بخاطر و اس غموش آرای سوال یافتہ است بر طرف شاید کہ تیرہ رایان عیب باین  
 درین کس تہیہ راستی و مرواگی تمییز باشد سر پر پیشی آہ باشد کہ نگاہان صرف سرای خود نکتہ و آری  
 کہ گفتہ ام پس آن ندارد و زنی خواہی آن طبع خوب ازانادہ در مقام آرزو گے شوم عاشقانمانا  
 بیت و گر گویم زان بگنزد و پاسے تو و گویم هیچ ازان ای واسے تو  
 نے برادر عزیز ہر گاہ خیر خواہ ہی ہمکنان پیش نہاد و ہمت باشد شاکہ باصاحب و ازان اضلاع  
 و آید و بنیذاتی و دست در وافی موصوف آید و باعد خوبی و گید این جان انجمن سستی را دوست  
 میارید اگر اندازہ نیاب سگالی را بمقتیاس عقل و ورین خود گرفتہ کار و دستار بیخبت را بطہیت  
 خوش آمد و دوست بے فکر حوالہ نماید گنجایش و اردو کے قتر العین وجود و ای سرت السد  
 اہل شہود سوگند کہ کار او ازان کوی نا اہلیت است چہ خورم کہ درین نشان الحاق بحسب سزوست  
 آسمانی بدو کس را بطہ محبت پیدا مدول از فرغ آن اورانی شد و زبان نگارین کشت آمد و حدای

فرار خود را بند بر داشت یا اول ابو الفتح آن قدر بود که مرا وقت فرصت نصیحت گفتن یار دوم  
 که دیر باز او نبود لیکن چه کنم که دوستیها سے مرا خواہی نخواہی بگفت گو دار و لند الحمد للہ از دست  
 کہ فر و الا مکتوب روستے و اوہ بی آنکہ رنجہ معذرت کروند غفل دور اندیش معالجہ میں کہ دومرا  
 خرزد ساخت و از شمارا سے گروا بند تفصیل ان چه کہم کہ دور و دراز است اللہ تعالیٰ تمہارا  
 خرزد و اراو

## (۲۲) بحث سخنانان

سلام اکبر رنجہ کو سلام ہو رنجہ میں رملامت

بیتا لے خواجہ سلام اکبر در زحمت ماچونے لے معدن زیبائی والے کان وناچنے

بے شائبہ تکلف خاطر از دورے آزر وہ است و فتح نصرت و مسرت شمارا خواہ بندہ

بیت ر مارا یارا غم تو ہر شب ہمخواہ مغز استخوانست

و آنکہ از بی تو ہی حضرت نعل آہن نگاشته اند و سخن دراز کرد و چلویم کہ چه کردہ اند و اللہ بیچ باللہ

بیچ ہموارہ بجزئی و بزرگے و اخلاص مذکور خلوت و جلوت اندہرگز حکم بنود کہ در ہر زمان شے فرمان

اعتراض بے یار و فوادار نویسند و خدمت اعظم خان را کہ تا زبانہ مبارکھا ساختہ بو و ندان ہم

از بجای نمی باید رفت و در امثال این اعتراضات کہ جز صورتی پیش نیست سخن دراز کرد و ز ہزار صد

ہزار نہ ہزار برای چه از اعتراض گو نہا در ہم شد اگر اخلاص و افزاز ہجوم مشاغل پوشیدہ گشت عتسلی

دور اندیش کہا شد و اگر خود بکنہ این دقیقہ نیز سید چرا بنوشتا متنبہ نمیشوید گذشت آنچه گذشت برای

خاطر ان دوست کہ بیچ چیز خرزد شود سو گند دوست میخورم کہ این جا بیچ قنیہ نیست و مشرب

غریب شامشا ہے و رکمال صفاست محاسبہ و المی و تحسین فطرت و نکوشش طبیعت و دریا

مدارج معاملہ و شناختن پایہای مراتب روزی با دوست و چہارم آبان سال سی و ششش نگارش

یافتہ

## (۲۳) بحث انجاناں

ذہول عقلت مختلف رہا زہد اغداں کرنا۔ فنون شستی۔ مختلف کام۔ سر حرف زون۔  
بات کرنے کا خیال

عزیمت سفر و رخصت ہاوشاہی و منزل نوچون فتح قندھار و مٹھہ و غیر ان خجستہ و مہار کباہ  
خیال نکلند کہ دل دوستدار شمار الحظہ ان احوال خیر مال ذہول واقع شو واللہ تعالیٰ از عمر و آبرو و  
بہاری و فراخی حوصلہ پر خور و ارگروانا و از دوری دوستان زن طبیعت کہ نظر بر مقصود و خود انداختہ  
از جہانے آرزوہ باشند متاالم نشوند و بجز سندی دوستان دور بین مردانہ کہ آبروی دوست و برآمد  
ہم صاحب امر ہم جرات طبیعت ہجران زوہ ساختہ متوشل و رگاہ ایزوی اند نفس ناطقہ و گرامی  
راہمانی کنند و آلتوشی طبیعت مرحوم کہ نیک از بند اند فرستند اگر چه میدانم کہ با بست بیدار خرویش  
بین و از ناما اول محبت گرین بتیا بانہ مینویسد کہ ورین پورش بکار و از ناما اول آنکہ زاری دل و امن  
شب را چون غذای ہر روزہ والنتہ مختلف نور زرد و دم در تخیل صحیح فتح آئینہ و تعقل آزادگی و حال  
پاسبانے دل نمود و نگذازند کہ بشادی در آید کہ دولت و نصرت در کنار خاطر اند و بکین می ہنند سوم  
عطوفت را بر غضب والی ساختہ بانہ کہ چیز در شورش بنیاید چہارم جمع ہرمان را بقنون شستہ سر گرم  
دارند من کہ سر حرف زون کونین ندانم محبت بگفتگو در آورد العاقبتہ بالخیر

## ۲۴) بحث انجاناں

ناموتنی نے اعجاز و طعم مزہ سچل نامہ خط ایک۔ معاہدتہ غائب کرنا۔ امثال حکم مانند  
ماہ الاعتراض۔ وہ بات تہیں پر اعتراض ہو۔

ای تقای تو جواب ہر سوال  
مشکل از وی ہر شے بی تہیہ و نوال  
نظم

از مودوم من حسن زاران بار پیش  
 بی تو احم شیرین نیب ایر عیش خویش  
 کی باشد که نقاب مهاجرت بر او افشته شود که از آن محرمیت نام و نا اهلست نام و نا اهلست نام و نا اهلست نام  
 سخن و نام تو منی پیغام گزاران معانی بجای کون سخن میبرد دل چه که حرفی بنمادن عرف که از فروغ صدق  
 بهائی داشته باشد از چمن بطون بنفشه ظهورت توان آورد و اگر نه کلمه چند نوشتی و مقدمه دوسه در میان آوردی  
 که مخاطب من بطعم و اثر آن از باوه بجهت افزای میان تهنی فارغ شده خوشوقت گشته اکنون  
 که باین حالت سرزن گزاری ندارم خود چه توان نوشتت بهر حال دل شوریده را بهیچ نشی داده بنویسد  
 که مخاطب نامی که اگر امثال این مقدمات را در مکاتیب آشنایان روزگار مذکور ساختندی هر چند  
 که بعد از فراموشی بسیار آمده بود سبب محبت نام نهادی رسید بیت

توان نه که دل از صحبت تو برگردم  
 دیگر ملول شوی و لبر و گر گسردم  
 اگر چه رسیدن این نامه خرسندی نه بخشید و از دیدن آن خوشحالی دست نداد اما بهر وضع سبکبارتره  
 شدم در میان محبت را امثال نموده جواب آنرا بجاالت و تقصیر و بر طرف ساختن مایه الاحتراف قلمی  
 روزگار شورش یافته خوانند که دیار ماندگور شده که روش و لکمی که درین مسلک داشته اید چرا از دست  
 داده امریکه مورث شورش در خانه باشد بر ملا گردود و اگر از دیدن براه و ممتنی اعتبار مروت چندین سال  
 گذشتن مصاحت دیده بودید برای چه زمانی که کس بآن خوفون وقت شریک نیست و دوسه سخن بصورت  
 نکته نوحه قیقه یاب هر بان گفتند اگر چه از طریز خواندن عرضداشتی که در باب گرانی مزاج اقدس نوشته  
 بودند آن از روی صاحب قدر دان و در بین ما از هزار بیلی آمده اما آن بار یک بین آن کی را هزار  
 داشته در اصلاح آن کوشند و دم رمضان سنه نهصد و نود و دو در الحلاوت لاهور مرقوم شد

## (۲۵) بحث خانان

مباشرت خوشی ملائمت ریشی مذاق محبت مشوره نیک بات ممتز صدر امیدوار  
 تقاعد کسی کاسه بازره نیا تخریبس رغبت دلانا

اللہ تعالیٰ در لو از ہم نشاء تعویذ استوار داشته پیش از تمامی لوازم این کار از اشیاء تجر و نقل از این زمین  
 انتظام گردانند و عقاب و خطاب و مباحثت و ملاعبت در زمین گاه طبیعت بغیر از ایشان نیست  
 و مجالست بر روی و مطابقت معنوی در گشتن همیشه با فطرت هم بی آن خلاصه نماند از دریافت  
 فی لیکن طریق مکاتیب را از رسمیات دانسته عمدتاً از آن تقاعد نمایند و منتظر و ممتد مر اسلانت معنوی  
 که بزبان فعل ادایا بدیبا شد و آنجا که محط سال مردیست، اہلیت ذاتی چہ کہ سوو اگر ی آدمیا خدا  
 ہم آخوش عقدا نشان میدهند و این کسب سر نوشت در محرکہ این آدمیان جسم قبل از فوت اوہ است  
 قطع نظر از آنکہ مقادیرات روحانی پر تو ظهور و ہد و سجد و معنی رس ایشان را از معتقدات عظمی میداند  
 و در معاونت سورمی و معنوی بی اختیار است ہزاران شکر کہ درین کار شکر و طبیعت با فطرت  
 یاورمی وہ است ششم جاوی الاول میرزا علی بہار رقیقہ مسرت افزای عم آور رسانیدہ و خاطر  
 را کہ در بروی شادی و غم بستہ بود در عین اندوہ یافت چہ عربیت آمدن نہ موافق معنویان فہان  
 ہمایوں ست و نہ الاث فطرت و دریافت ایشان و ہر گاہ آن منشور عاطنت در معنی تحریر ہون آن  
 خدمت بودہ طلب از محکمات عبارت و اشارت دانستن را چہ نام توان بہ او اکنون عزیز ہون ہون  
 وجہ و ایچہ آمدان را بخاطر وقیقہ یاب خود راہ ندہند کہ این توقع یکسال کہ در حدود دار الخلافت اگر  
 واقع شد نہ مرصنی خاطر بود توجہ والای شاسہ شامی را اور فرستج و کن عظیم دانستہ زیادہ درین باب  
 سخن نکلند و سرگرم خدمت باشند و کشائش آن ملک را کہ قابو بہتر ازین باشد چون بارہا سے دیگر از  
 دست ندہند فیروز مندی سورمی و معنوی قرین روزگار زخندہ آثار آن یگانہ دو و مان فطرت باو

## (۲۶) بحث انجانان

شکال برابر نام شہ کے ورو کھینے کا مثالیہاں مراد ہے۔ گندہ گرد اور وہ جمع کیا ہوا  
 شعب نامہ لائیرونی سے۔ اجرام فانی سے۔ سبار جمع بیع کا ہر دو سے۔ بہر نام  
 جمع ہبہ کے چوپائے کے ہاں لائیرونی سے۔ گندہ گرد۔ بے رحمی۔ مکنون تعین سے۔ وہ بات جو دیکھی ہو

کرلی باشد که قلم و ریاضی و کاغذ و رآرد و لکھی رسوم زهر تیز بود که در باطن بیدول ملا مجلس کشیده بلند کیا ہوا ہماز انکر

چارہ اندوہ از بیرون میطلبی و علاج آن در دل تست و ادویہ و در وید پیش تست و تواز و گیران طبع واری نسبت گرتو خورد و در بین تست و تو بد ریوزہ گر و بگر و مردم می تندی این سنگ صلاکت بیای طالب آمدہ تیز روان عرصہ ارادت را بسر آورده شیخ عراقی میفرماید

### قطعه

آفتاب اندرون حسانہ را در بدر میسر ویم زورہ مثال  
گنج در استین و می گرویم گروہر کوس بہر یک مثال

این نہ تہا ہر روان عرصہ حرا و واگشاے معنی را پیش آمدہ بلکہ کوہ نور و ان کر یوہ صورت را نیز پیش آمدہ کہ از حال خود غافل ماندہ چشم طمع در مال و گیران و دوختہ اندمانہ خود را جا روب نگزہ خیال نقاشی کاروان دارند و بہ موجود قناعت نہ کردہ حریس معدوم اند و شتہ خود را ندیدہ و در گروہر مردم و استند نفس امارہ را کہ راہزن دائمی و کیسہ بر قدیمی و دشمن جانی است و دست صادق انگاشتہ غیر را کہ می او در نیک و بد اثر ندارد و دشمن قومی و انستہ با خود بزم صلح و با چہانیان ہنگامہ رزم آراستہ اند کہ روشی و سرگردانی خورد اگر نیک کار این شغب خانہ و نیاست بر اجرام فلکی و اجسام غاری مے نہد و برادران بنی نوری خورد و معذور میدارد و الا چون سباع و بہائم در ہم آویختہ و در سختین آبروی یکدیگر است تا بخوان پس رسد حاشا کہ سباع و بہائم از ہزاران کی در سمجسان خود این ناخوشی کہ آدمی از تہہ الہی و سیر درونے میکند بر خود می پسندد و اگر بہ چہانیان این حقیقت را نہ آید ہر آئینہ بہ نقد و شمشیر مراد از انہم آنستہ کہ از بیعتی و در گرو انتقام اند براحت او تا وہ کہ شمشیر با اثر کرد و می و بہر فاعلی بر خونہ او می و چون دل رخصت این مکنونہ تہمتی دارد کہ از او تسری نماید بر بجز کہ تسلیم و بیای و کاغذ و رآرد برای ہدایت عالمیان از نوارہ و آفتاب و شمس و کلمہ اولیہ اول مہم خطائی کہ بر کشتن زار نو کرد و زیہ آنکہ سر شستہ کیوں در عالم آخر و پیشین و دنیا و دین و عفواری کہ در مار



کہ تعلق داشتند و در سنگام مجرم و نیاز و جوی انبای روزگار میگردیدند و در کجای آن روزگار که دایره من  
گویم آن نام اعمال شسته شروع در بدستی کرد. توقع و گیر بر کوشش توان و نیاز منند، از چهار چشم  
میدار و تا کار از تیر رفته بجائی میرسد که حال المتین اخلاص گسسته میگردد و در باطنی نعمت و سادگی  
خود تغییر روش میکند چه در اطوار خدمت و چه در اوضاع اطاعت و چه در ملاوچہ و در ذلت و افتخار و نشسته  
بجائی میرسد که بر دست خود در گرداب ملاکت فتنه میشود و هر گاہ نوکرا را از اقلیدر همیشه در بر دارد و بر شکر  
باوہ خود کامی و ششمنی از ان بر دست گشته چه عریده با اینها یاد اگر سبب اینچنین اسباب است و ششمنی  
داشتہ با شرح و در باشد و لذت آنرا احباب بر کشید لای خود را بہمان نظر خود می کہ در بر او و احوال دیدہ  
اند منظور داشته نگاہ داشتند اعتبار خود نمیزمایند آن تنگ و سادہ کہ در بند خود و در بیان خود و معنی خود اگر  
حرف اخلاص بر زبان صورت بکار دارند از دید این حالت کور باطن آتہ شود و در او زبان خود می  
انگارند و در اندیشہا بنا و افکار و حوادث میگردند و این کم نروان بہ دست توقع توانست  
بے حسابی از عاصی خود را آتہ گویند ان فرمیشد "ایریم سوم شہر فیکہ و در سال ہزار و نگار شہر"

## (۲۷) بحث انجمن

چاره مخفف چاره کا علاج پسیری ختم تراوش می کند چکتے ہیں فروتنہا ختم اللہ بیزوالظفر اللہ  
خیر اور کامیاب کے ساتھ ختم کرے۔ نبوا بر گیرند گانا شروع کریں۔ مشاق جمع مشقت کی تندیں۔ محن۔ جمع  
محنت کی تکلیف۔ سما یا جمع مسجد کی عادت۔ لمعان۔ چمکانا روشن ہونا۔ بارقہ چمکنے والا۔ روشنی۔ صاحب  
درست فتوت جو انور ہے۔ مقدس۔ ان عالم عادوی۔ فرشتہ نیکوئی فروش۔ اپنی تریف آپ کہ لیا  
مستعجل ریلدی کہنے والا۔

ہیت یہی ندانم پارہ فراق و نیست عجب کہ پیچہ زیرک خود کردہ را ندانم پارہ  
لیکن ایندو بیچون در چاره گرسیت اگر روزی چند بظاہر دوستان حقیقی را در گذارشی حران  
میدار و اما در معنی اسباب و وام موانعت سر انجام میدہد اللہ تعالیٰ بزور رحمت و در

سپری گروانا که نه تاسپ بیان شدید جدایی وارونه صبر ناموشیدین عاشا اگر بیان توانستی که دست  
بزرگان آمدی که نه در خور حوصله و استعداد مستمعان زمانه است و نه خاطر مشغول بسیار و مستمعان  
مستعد خلاب سرزین شنیدین واروا جز ششش بیبری حرمی چند تراوش می کند

قطعه

ز دوست و رسم ازین زار تریه باشد حال      زیار فر دم ازین معتبر چه باشد کار

میان آتش و آب از روان گشت آس      که جانم آتش گاه است و وید و دریا بار

شکر ایزد و راه شروه و عمار رسید و خاطر را از بار گران رها نید یعنی در بست و سیم صفر ختم الله بایتر  
و النفر گرامی قاعد رسید و مفا و فدا که طراوت کیش دل پر مروه و نشارت ده خاطر انسرده بود در عین  
راه آورد که مرزا با بی سیک بمقتضای سعادت و الهی و نه تاسپ بندگی و دولتندی آمده وید و در راه  
روان شدن است چو کیم که چه خوشی الی رود او کو قدرت گفتار و کجا قوت نوشتن و باین فرست تا یادت  
تا بندے از مسرت خود باز نایم اشعار

وقت آنست که ایران طرب از سر گیرند      طره شب ز رخ روزی بر کعبه بند

مطر باز او ندیمان را آواز دهند      تا سماع خوش و عیشی بنوا بر کعبه بند

المنه لند که از آن یگانه زمانه هم آثار و صدای عالی ظاهر شد که چندین مشائخ و انوار محن که از آن باز  
که هندوستان مفتوح گشته چنین و آن نشوره بود تاسپ آورده در اقله اربع مدارج کمال کوشیدند و هم  
انوار شجاعت که بهترین سجایای ذاتیه است از معان بیرون بارقه آن اقله ان مندر و شش گشت  
که بزدهای مردانمانی فرموده منظر و منصور گشتند و هم فنون تدابیر صابنه آن یگانه زمان بر خرد و بزرگ و  
دوست و دشمن پیا آمده سرتب و انشوری خاطر نشان ظاهر بنیان شد و هم مراسم مردمی  
و لوازم فتوت در پایه اعلی بنسب بروز جلوه گر آمد چنانچه ولایت بدست آوردند و لو که خوب بهم رسانید  
و با چندین پیکار طریح و وقتی انیس الامری انداخته مقدسان عالم علوی را آفرین کرد و دیگر دانید نداری  
محبوب و اهل گشتن مفضل و بی تقییب نیک است در کنون بر حسب مدعا و زمان عالیشان شرف

نفاذ یافت نیکوئی فروش نطیم کہ دران باب شرح دہم اکنون بہر چند زود تر مرزا را بجلالت  
 آورند سو مند تر و بہتر خواهد بود زیادہ چہ نوید کہ وقت تنگ و قاصد مستعمل و غالب در شورش اللہ  
 تعالیٰ در بادہ کامروائی فروش افزائی نصیب گردانیدہ در محاسن روزاچہ احوال خود گرم تر گردانا  
 والد بس بالقی برس وواز دہم آذراہ الہی سندی و ہفتہم این دو کلمہ بہ ہم استعجال نگارش یافت

## بک نشانان

اوند برتن رسالط جمع واسطکی ویدر ذلیعہ سکت نشان نیک فروش استتار بچینا پر وہ پوش  
 قلاب بدل دینے والا خالص کو بیرون اس سے مراد غاباز سو اگر قلاب سے ایسا شخص مراد ہے۔  
 جو دوستی کے معاوضہ پر نظر رکھتا ہو۔ اندوہ فروش۔ بلیم کار اشیا کو فروخت کر نیوالا پیرا پیر۔ زیور  
 سازی خرافت۔ نادانی پیوگی۔ ابلہ طرازی۔ بیوقوف سمجھنا شتر۔ لالچ۔ مرص۔ وراز نفسی۔ طول کلمہ  
 واویلا من فنون النفس الاوارہ نفسانہ کے دھوکوں سے فریابے۔ مناشیر جمع منشور کی۔ فرمان  
 سے سخن آنکہ بجز تو کے گزیرہ نسیم کہ در فراق تو یک لحظہ آرمیدہ نسیم  
 من خودہ نیست کہ درین نگاہوں ہم کہ حرف دوستی و تھنہ استحقاق و حدیث محنت و دوری  
 بربان نرد آن زبان معاملہ و گذار و ناماچہ ان کردع  
 می ترا و حشکم آنچه در آوند من مست

والحق انما کجا کہ دور بینی و معاطہ وانی و بنور بکار میدان شیر ایشان سنت و میداند کہ آن متاع  
 چرب زبان خراب بالمن شوریہ خاطر نیست ازین تراوش بے اختیار سے از روگی بہ خاطر راہ  
 نیایا بہ ما شقیقت کار است کہ یہ قلم و نمبر کاغذ و سزہ درانی زبان عسری را در بار گاہ و محبت  
 گذار نیست و ہر چند این حدس بدیع بوسالطہ سکت ظہور یا بلباب خفا و نقاب استتار بہتیرا پڑے و  
 سو اگر قلاب اندوہ فروش کہ مگر ہم این پیرا پیرا عیش و از خرافت یا ابلہ از لبیب کہ عیب آزارا والہ  
 و میناید بہر چند خواہم کہ برو کلمہ اختصار رود اما شتر و سخن گفتن آن و اثر پسند و ورین خویش بیاب

داشتند بر از نفسی سوختند و او را او یلدا من فتوان النفس الامارة اندیم بر سر گزارش بعضی معاملات  
 آنچه الا حکام مقدس بود فرمان درست کرده فرستاده شد و حکیم عین الملک نیز ورین نزدیکی روانه  
 این حدود است و آنچه در باب مناسبتی مقدمه که بایران و توران شرف نفاذ یا بدقتزوه ملک  
 تحقیق شده بود بی ثباتی کلمات آنچه این چیران مصلحتین اندیشیده بود اگر عبارت و لفظ بقدر نفاذ  
 داشتند در معنی یکی بود

## بخش پنجم (۲۵۱)

غیر و فی تشریف اعلیٰ دل بیچ مضرب شود ایسا دل جو معمولی سی بات سے مضرب ہو جائے  
 نسیب را در حدیثی بیان مراد است فائده شریک اندازد که فی فساد و پاکیزگی  
 مشت فدای را بر تو عمل که بدبیرات شائسته و ژرودات بایشه ایشان کار شگرف با تمام رسید شکر  
 شادمانی دل آن گانه زمانه کتم یا سپاس سبکباری و خوش سلکین خود نمایم آری کسی را که نیست در شرف  
 کارش بر سرین و جبهه بانجام میرسد چه حاجت که من مداحی کاری را که بر وضع و تشریف حسن آن پیدا باشد  
 آنگاه شوم اگر چه کسی از خود آری این نیز درانی بلندی و گیر نمیده یا بروش و گیر فمانیده بودند اما کلمات باطل  
 اسامی حق نشان چون شکر شمس بقایمان ندارد همان بی بقایمانی او جزای کافی است چرا بر زده ورین باب  
 عرفت سرانی نمایم و خود را بقدر و دل بیچ مضرب شود مخاطب تشریف الذات خود را به نیی در اضطراب  
 اندازیم عزیز من هر کاری را شکر بی قرار یافته از قرار یافت هر دوگان پوشیده استخوان قرار داد خود  
 و الا که هرگز نیز و شکر امثال این خدمات لایق که بچین تنگ و زود جنگ و جمل و لغتوند تا بیر صائبه  
 صورتت پیدا بدانتست که ترا زوی انصاف محکم تر بدستت قدرت داده نگهانی نفس زود و قدر به  
 شکر باید که هر که مبادا دست نوازش بروش خود کشیده شوری اندازد و الحمد لله که آن نونهای اقبال  
 سارا همی با سب و مهارت به نفس داده اند و آنچه از قسم شکایت نوشته میشود این ماجرای میان قدرت من و  
 قدرت شماست و الا طبیعت من با طبیعت شما نهایت موافقت و خرمندی دارد و آنرا در وقت

ہجوم اندیشہا کے صوری نخواستہ میان فطرت و طبیعت جنگ نیندا زندہ پنجم شہر و نقیورہ سندھ ہزار  
نگار شہر یافت

## (۲) بحث نشانان

طراز نقش و وقع۔ بندگی۔ مجازاً۔ اعتبار عزت احرار۔ جمع شکر کی۔ آزاد۔ مراد شریف لوگ حدیثاً صوری  
ظاہری ذلتیں زندہ پوش۔ گودڑی پوش۔ مجازاً فقیر  
امید کہ قیر و زمندی صوری و معنوی کشائش ظاہری و باطنی قرن حال ان یگانہ زمان گر و و خاطر  
محبت آگین را در ہما مور متوجہ خویش و اند شماراً اَلطوَر میخوایم کہ اگر ہزار کس و در حق کی بدی گویند و بد  
اندیشی اور اپ نسبت ان خجستہ صفات خاطر نشان کنند وقتہ اخبار را کہ صدق و کذب بطراز دست  
در یافتہ و قعی بران نہند و مرتبہ کہ صدق مظنون شدہ باشد گاہ ان را با فاعل حقیقہ منسوب ساختہ مرتب  
آرا شوند و گاہ آنرا بفرخی حوصلہ کہ از لوازم بزرگیست حوالہ کردہ نشاط را اساس نہند فکیف کہ بداندیشی  
کی بگفتہای و اہی اہل نفاق باشد یا محض توہمی و تخیلی کہ بزرگان وینی از مزاحمت ان خالی نباشند  
بہر سدا اگر حرف در رشت نگاشتنہ قلم خیر اندیشے شود آنرا در شستی ندانند و آنچه نہ عم کی نصیحت و  
نیکو خواہی باشد رشت نمائی میرسد کہ دیگر راست اندیشان را جای سخن نباشد و بگر عزیز  
من عنقریب ولایت و سید بکن مفتوح خواهد شد و در حوصایہ وسعت بخشند و در سلوک مردم فرخی و منہ  
و ہمہ نوکران خود را بیک طریق آشنائی گردن نگوہیدہ است فکیف کہ بجانہا بسا احرار از مذتہای  
صوری احتر از نمودہ و در سلک زندہ پوشان در آمدہ اند و در بنیاب سخن بیارست و مخالف کم و غریب  
ترا ناکہ مخالف من ہمہ وقت لائق این حرف سرانی نیست روز بان خرد و ادماہ سہ پہل

## (۳۱) بحث نشانان

مستمند در و مند زخم خودہ۔ اندیشین۔ کارہ۔ کہ است کرنے والا۔ مہنگرہ۔ کہ است کرنے والا۔ مکروہ ہلنے والا

بزرگ زود متدی نهاد۔ مراد دل قلب تکوین۔ آفرینش مکاره جسمانی جسمانی تکالیف مؤوت قصوی  
کامل صحت۔ قصوی و نهایت غایت انہما تفصیل قضی۔ پوری تفصیل۔

ابو الفضل ششمی کہ از نوشتن نامہ کارہ و از فرستادن قاصد مشککہ است و از گفتار بنگ آمدہ  
کرد است از کم صگی خود و فرط عطوفت آن یگانہ و ہر جزہ حقیقت در و مندی صوری خود را مینویسد  
و چون مسرت خاطر خلیبر آن گوید البسے معدن فطرت منظور است از اندہ خواص عام روزگار نمی  
اندیشد اللہ تعالیٰ نظر بر کجاشک صگی ہای ما کردہ بزرگ زاوہ قدسی نہاد و ما را از خدمت نااہلانہ  
این پیر عاجز معاف دار و باید و لثمانہ فوار ساندیا بانج تجربہ خیرند و ارد و ورین چند گاہ این بیت  
آن راہ یافتہ سرکوبین و غالب آمدہ نفس ما رہ شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ بزعم نفس در دل میگزد و درو  
ہزار بار حسرت و گوزہ کردہ اند سزا  
ہنوز تلخ مزاجم زمرگ شیرین کار

ہر گاہ دل حیران را بچیت تحصیل کمال علاقہ بہشتی یافتہ خواہان شجر و خمول می بیند خاطر بوجیب را باین  
بیت حکیم شامی سرخوش میدار و فرود

آفرینش نثار فرقی تو شد  
بر محبین چون حسان ز راہ نثار

اگر چه مبلہ میدانند کہ عقل و ولت کتب و بحث سعادت آورد و از مکارہ جسمی را مانع نکوشش نفس و تحصیل  
کمال نداشتہ انفاس قدسیہ را در آنچه بد وقتت مصروف خواهند داشت اما مؤوت قصوی طالب  
تفصیل اقصی است و در ربیع الاول سنہ ۹۵۷ و نو و ہفت و فیکہ از بیماری صحت یافتہ بود نگاشتنہ

## ۳۲ سخن خانان

عالم طبیعت۔ عالم بشریت۔ میرزائی۔ مجازاً بے پرواہی۔ بارک اللہ سبحان اللہ  
عاشق معشوق مزاج شما از معشوق ہما شوق مزاج خود گاہ چند دار و از عالم طبیعت کہ از ان زمین در آرزو  
نہ مخاطب من معذرت طلب آنکہ قاصد شما خبر میرساند و میرزای طبیعت شما موقوف آنکہ قاصد بآید  
تا خبر بر و بارک اللہ دیروز ازین یہ بیت آن راہ یافتہ ملک معنی امیر خسرو مظلوم بودیم

# نظم

باز کشا دم به طیبی دکان  
 مریهم دل دارم و دارم می جان  
 هر که دلش تنگ نیاید زیند  
 دارم تلخش دهم و سود مند  
 و آنکه خوش آمد طلبد نیز هست  
 یک شکر زینت پستان بست  
 و این صبح که بیا و شما نشاء باده دارو باین بیت  
 عطار کا نیم خم اوده نیوشد و گاه پیا پیا شرب بیت  
 آن کی آستین و تا صوفی شده  
 وین بخیز شخصگی را صنی شده  
 ذوق وی و شوقی امر زینک شده آمد میسر که نشاء این دو خم معنی گرم سازد و السلام

## (۳۳) بحث سخنان

ضروری الی غیره و همین کادور که ضروری بود <sup>مستطیل</sup> بیکار آثار المتقیدین قدما کی یا و گار پیر امتدو  
 در از مونا درازی

اینه و چون بخش جهان افزین بمقتضای فنون حکمت از وی شیرین و شیرین آفرینش را که بزخم اکثری  
 از نفوس ضروری دفع است و بگمان برخی از نفوس <sup>معتاد</sup> بدست سناه و کسری بسر حد عدم برده باز  
 بر فزاد وجود آورده در دفع تمنع و قوت اعضاست امید که این رجوع باعث امتداد و هدایت شود از  
 آنجا که در هنگام شتافتن ملک نیستی که مطنون شده بود خاطر را تعلیه با سبب و نبوی نبود نفس ناظر را  
 بعضی امور که در بیان است بمشاهده معلوم شده بود و در خار و پریای طلب خلیده بعلم یقینی آنکس  
 یافت معلوم میشود و این باز نشاء موجب حصول مقاصد حقیقت شود و از شوق دیدار آن بیکان نزدیک  
 چه نویسد که در شداید اوقات که از عهده کوهن برین عیشند خاطر را غیر از محبت ایشان گرفتاری یافت  
 چنانچه در میان نیاید و آنچه از معنوی بر کمال میخواست که ازین تمنع که در چند نویسد  
 آثار المتقیدین نوابه علیا بیک که همواره از احوال خیر میباید گفت امتداد و خواهش او به حشر ایام تحریر  
 شد ادر تعالی مستر و نصرت قرین احوال خیر آید ایشان و از ادنزه شهر ریب قلمی رسد

# نخاسخانان

اصفیا جمع صغریٰ کی برگزیدہ۔ ازان بازار کہ جب سے کہ بازارِ حدوث و نیار کما فیہی، عیسا کہ چاہیے  
استفسار، جلد سے ایک مرض کا نام ہے۔ اس میں مریض کو پیاس بہت زیادہ لگتی ہے۔ رطل ریمانہ سادہ  
سیر کفایت کافی۔

چہار و ہیم آفر ماہ الہی سندھی شش والا نامہ کہ بعد از وزیدن نسائم فتح و فیروزہ و سرسبز شد  
گلستان اقبال و نصرت رقمز وہ کلک محبت شدہ بود بنظر اقدس خدیو جہان نگارندہ ملک معنی آرائندہ  
جہان صورت کہ سالہای دراز عمارت بخش خرابہ روزگار باور سید بنظر تحسین و استخوان در آمدہ لوازم  
شکر انیزوی و مسرت نازہ روی نمود اولیائی دولت و اصفیائی فطرت خرنند و شادان گشتند۔ فرد  
امروز روز شادی و امسال سال گل نیکوست حال ما کہ نکو باو حال گل

از ان بازار کہ افراد انسانی در بازارِ حدوث و چہار سوئی کون و مکان ہنگامہ آرای شدہ اندر باب  
عقیدت کہ باطن ایشان بذیات خیر آراستہ و ظاہر ایشان با گاہی و آداب فاضلہ پیرا استہ کنار آرزوی این  
گروہ متقدم از مقصود تہی نبودہ از آنچہ وجہ ہمت علیائی ایشان بود با حسن وجہ صورت اتمام  
یافتہ است آن منبع اخلاص و معدن نیکی را اگر چنین فتحاروی و ہدیہ بدیع و چہ بعید است لیکن من نقب  
بر گنج عیانہای زدہ را کہ بر جواہر و لالی کہ در حوصلہ آسمان در گنج و در صدف روزگار و رینا بدست  
یافتہ است از چنین مقاصد جزئیہ و مطالب محقرہ کجا خرنند می بشود و میگویم کہ طبیعت من خوشحال نشدہ  
این کار شگرف را حقیر شمرده و یا سوداگر من کہ ہر متاع را سیکو فروشد نکوشم این کالا را بنجا طریب آورد  
از لوازم فروخت کما فیہی نیز و اخت لیکن این فطرت بجز شام استفسار من بالائق خطاب خود حرفی  
چند بیتا بانہ میزند فرد

کہ نیست جان مرا رطلہای جام کفایت

خار بید من بجر ماہمی طلبد



## (۳۵) بخش خانان

خس و خاشاک روزگار کنایہ ہے زمانوں سے مصنفہ صاف

ہے اے شاد ہی جانِ آفرینش وی گوہرِ کانِ آفرینش

ایز و جان بخش جہان آرا می نیکو داند کہ این حیرانِ مطمئن کہ نظارگی جمالِ جہان آرا می ایشان اگر بفتح

قدہار ہم کامر و امی شادمانی نشود شمارا شناختہ باشد کہ عنقریب دارا من ٹھٹھہ را از خس و خاشاک

روزگار مصنی ساختہ بہ نیت تسخیرِ آستان و فتحِ ایران زمین بدست آوردن قدہار را روز اول

سفر فتح انجام خود و التست اگر بسیار مشتاق بنا شد کہ در حوصلہ کنجشک و زگار نمی گنجد از تدبیر آن غافل

نبودہ عرائض و لکٹشای بدر گاہ مصلی ارسال دارند و دستاں خیر اندیش را با اعمال نہ باقوال مہمانی کنند و کامیاب

گردند و

ہر لحظہ و ہر ساعت یک پیشہ نوازد شیرین تر و زیب تر از شیوہ پیشینش

دو تختاں را دوست میدارد نہ برای آنکہ اورا نیکو شناختہ است لیکن یک مرتبہ تقلید شما میکند

و یک مرتبہ از جہت فطری اخلاص او کہ بشافہیہ است و قار و مکین را بیشتر مینخواہد کہ درو باشد و در عوفت

مستی نیکو خدتی اورا امید کہ بدست نسا و ملا تقیار کہ در رزم و رزم بکار آید باید کہ بخود جنگے کند و با

طبقات نام اگر بجا الہ الوقت صلح کند آشتی گونہ خود چہ مانعت ملائکہ کہ شائیتہ مراتب خد متدرت

کافکل نظر او بر اعتبار بافتہا نیفتادی تا زود تر معتبر گشتی

## ۱۰۰ سالہ پر پیمہ سالار خانان

مربا ہد (سالت بستنی پہل جاننا وسیع درونی دلی ارادہ مقصد آویزہ تعلق پوٹنکی علاج کرنا

شولیہ پریشان (مصدر شولیدن یعنی شوریدن) قرار کھلا ہوا ظاہر شور شش جس میں آتما

خلخال سیم نعل کی سایہ عدائی صلح کرنے والا سیر زہ سگال بدخواہ کارستان تعلق و بنا

اللہ تعالیٰ در مضر ضیاء خویش جستجو می سخت کرامت کنا و اگر در فرشتگان نامها اہمال میسر و عمدہ  
 است نہ از افزونی مشاغل چه آن مسکلی است کہ در آن ہر طائفہ را عبور است اما در لوازم محبت دقیقہ  
 فرو گذاشت نیست و چرا باشد کہ آن از لوازم فطرت است نہ مرا ہم طبیعت چون در پیش نسائم مصنوعی  
 از گلشن آن گرامی برد اور بشام فطر تم رسیدی خاطر را میل نوشتن مکاتبات کہ مکالمہ روحانی است  
 بیشتر شمس امید کہ در پاس نشاء صورت مسالہ نہ و دو مہجانی کہ پیش نہاد ہمت والا شدہ است  
 بشائستگی گردید عزیز من ہندوستان را بہتہ ہزار کس درین دفعہ گرفتند برف و حکایت مردم گوش انداختہ  
 عمل برخلاف آن لازمست آنچه در ہر باب دوستان رسمی نتوانند کرد بجای آوردہ از روشی حقیقی ہمت  
 در بر آمد کہ ایشان دار و چند روز بسج و رونی آویزہ داشت کہ لختی از واسستان ایندوی و دوستان  
 نویسند کہ مرتبہ بر خاطر افکار آن نقادہ و دوستان آگہی ہندو این ہیئت روم شش کہ بر زبان دادہ بودند  
 سرمایہ ساز و ہمت

بگو دل را اگر دشمن نگردد و  
 کہ زیر عنق مہر و درون کہ نگردد

ولیکن پزشکی نمودن بسیار بر خاطر انصاف گرامی دشواری آید تا آنکہ گرامی نامہ آمد و دل شولیدہ  
 شورش یافت

## تلم

درین چند کہ محکم شہر بند است  
 نشان وہ گردنی کوبی کس دست  
 نہ در چہر تو ان سرو از گردن  
 نہ نتوان بند چہر باز گردن

ہر چند میانم کہ از شناسائی سہراخ جو صلی لختی خورا از طبیعت باز نریدہ در خط سلال خرو و در  
 آسایش برزند لیکن آن مایہ حالت گسترده ام کہ از دیدگونہ ناگون عمیق ہمتان ناست ناستا تو اند  
 چارہ ہر کار پیش شمس است از بیرون نطلبند و اپنے از بحر و ننگا شستہ اند این اندیشہ لازم والا فطرت  
 باشد لیکن امروز کہ گوہر انصاف خاکسوس و ضد بوزمان بی اندازہ مدارائی و سہر زہ سگالان گرم نامہ ہماری  
 اگر روزگار سے دل بدین کار متان تعلق باز دارند نزدیک یقین دار و کہ بہا میں این کہ در گزین آن خواہ

نیز در زمان ثالثہ روزی شود بر آمدن بہر وجود مناسب میدانند

## بخش خانان

انگشت ہنم - اعتراض کروں - ٹھہرنا - دلبری - زہبونی - دولت - مخلوبی - ماکوٹے کار - کام کی قیمت

### رباعی

گردل وہی کز تو شکایت کنی      دانی کہ شکایت سچہ غایت کنی  
ور پر وہ درمی بنائے اندر حق تو      زانہب کہ تو کردہ حکایت کنی

### رباعی

ہم بیکر وزی ز غایت مدہوشی      گر چشم کنی با من و گر بخروشی  
بر کردہ تو یکا یک انگشت ہنم      فی فی من و انگشت و لب خاموشی

عزیز من تگرے ز روزگار را این ناشامی صبح وجود بکدام نیر و گوید و چہ مایہ تواند گفت ہر چہ گفتنی بود  
لختی بر مزو ایما و برخی با ظہار و تصریح بیرون داد و مخلور ضمیر صافی و رول نگاہ نداشت و ہر گاہ بشما ہمہ را  
با چشم پس با کہ سر گرائی نمایم چون این وہی ہمال سخت مہر و سست خشم آفریدہ است بہمن دلاویز  
گفتار آشتی کروم اما بشرطیکہ زود تر آید و دیگر ٹکٹ راہ نیب ابد و بھولی گوہر سعادت مندے و پاک  
منہادی میرزا شاہرخ از ضرورات ست چون ایچھور درین نزدیکی با ایشان دادہ شد سزاوار است  
کہ تاریدن آن ہمہ مسلم باشد و از انجا کہ خیریت و ہیو و ایشان را میخواد راجہ بہر نیس را بلا زمت و فتاوہ  
و سر شہن کونہ گروا بندہ یہیچ چیز نیست کہ او نداند چہ از حقیقت ملک و چہ از زہبونی غنیم و اختلاف  
آنان و قابوی کار بانڈک فراخی حوصلہ و کشادہ پیشانی و لشنودن و یو افسانہا بیدلان و ہرزہ رانی و یادہ رانی  
نا نشانگان سادہ لوح ہمہ کار باو لخواہ انتظام می یابد و در اندک فرصتے تمام ملک نظام المسالک  
در حوزہ تصرف اولیاسے دولت می در آید بست و ہنم ماہ بہمن الہی سنہ سی و پنج در موزگی  
پلن تخریر یافت ۔

## (۳۸) سخن انجانان

اعز عزیزتر کامل البضا عتدہ پوری پونجی والا۔ غنش طبیعت۔ مکنونات ردلی باتیں۔ معجب۔ مغزور  
گر و آوری۔ حج کرنا۔

خاطر حقیقت پیرای را گرامی تر از نوید فتح و فیروز می آن اعز و دوستان چون گویم که دوستان ناپدید  
مطلبی نیست از آنجا که برستان سرای نیت حق اساس آن محاسب روزنامه خود نظر محبت اثر می  
افتد گل گل می شکند و بشام <sup>نقص</sup> شخص این پی برده تحیات جهان پوی دولت و اقبال می آید الله تبارک و تعالی آن  
جو یامی الهیت را چنانچه بعضی عنایت خود آن توفیق کرامت فرموده است که در هنگام شادمانی که  
بوشلر بائے جبهو نام است جشن هو شایاری آراسته بزم و انشس را رونق می بخشد امید که در وقت  
سندوح نامایم و ظهور نامرضی که در ویدہ تحقیق عین مصلحت بل مایه رضا سندی و خرسندی است نیز مست  
پیرای خاطر خروده و ان گشته بهار به خزان به سخت باشد چه از طبیعت قالون و ان کامل البضا فترت  
شناس آدمی تلخ شیرین مینماید از حکم جهان آفرین خود این کمتر چون خیال توان کرد و آن که بتواند  
بودی سخن آمده حرف راست نوشتن نامه و راز نواب اقبال آثاری زین خان کو که است در  
جواب معترضات بادشاهی برای چه این و تدر از که جا باید رفت و این همه سخن کرد و یکبارگی طرز انصاف  
منش خود را گدشته مثل امرای سرحد که شناسای مزاج اقدس نیستند حرف زد و دل دوستار محبت برشت  
بدر و آمد و جواب فرمان نصیحت امیر عتاب آلود که اکنون شرف نفاذ یافته بغیر از آنکه تقصیری شده  
چیز دیگر ننویسد سخن در از نکتند نسبت خاص بتیاری بگفت آورد و الا من خموش را کجا حرف زد  
مکنونات است بیت

همه حل و عقد عالم چو بدست غیب آمد . من بوالفضل معجب تو بگو که در چه کارم  
کشادگی پیشانی و شکفتگی خاطر و شوق برکسال برگرد آوردی محاسبه شباروزی روز افزون

باو۔

## (۳۹) بحث نماناں

محاکاتِ صوری، خط و کتابت، لطفِ صوری، مجازاً خوشامد، کلا و اعلیٰ۔ عالم بالا حیات سے مراد عقل ہے۔ رموز و انانِ ملا، اعلیٰ حیات۔ مراد فرشتے اور انبیاء۔ آزر م۔ ثرم اصلت، غش۔ اصیل۔ ما و حم۔ ما و ح ام۔ مدح کرنیوالا ہوں۔ معائب۔ عتاب کرنیوالا۔ معائب۔ جس پر غتاب نازل کیا جائے۔ مشکلی۔ شکوہ کرنیوالا

خاطرِ ہوش قرین چگونہ اجازت فرماید کہ قصہ پر غصہ نشخود اور مقالاتِ ظاہری و محاکاتِ صوری کہ حسنِ معنوی از و ار الملک متضمنیات خود از حساست شرکت اقتضای لطفِ صوری اخراج نمودہ است اعلان نماید کہ اگر قرین مدق است راہِ خلافِ رامی جهان آرامی روزگار غدار کہ نہ چشم و در بین وارد و نہ در انساوف گوین رفتہ باشد و اگر زمین کذبست قطع نظر از آنکہ در مجمع رموز و انانِ ملا، اعلیٰ حیات از خود رابی آزر م نمودہ باشد بزرگ زاوہ اصالت منش را بعلامی قبحہ رعنائی جهان فروختہ باشد مجملًا اگر اول دانائی آن سر بلند معنی و برافراز صورت خواہان صحبت صورتے بودہ بامساعت وقت بی تکلف از غلب لفرمودہ اندازان چہ شکایت کنم لیکن بر صبر خود بیتا بانہ ما و حم اگر عیب او ابا اللہ مخالف شوق اول بودہ است در نارسانی و بی فہمی خود ہم معائب ہم و ہم معائب و در بی توجہی آن گرامی دوست نہ مشکلی و نہ مخاطب و اگر مخالف قسم ثانیست ہم آن دانائی رموز آدمیت مدوح و ہم این صابر بیداری محبت محمود زیادہ چہ نوسید۔

## (۴۰) بحث نماناں

جان داروئے تریاقی خوب اے چہارگانہ۔ فضل از اربعہ نکت عفت۔ شجاعت۔ سخاوت خواہش رد و خواہش مثلے والا۔ مجھے۔ سچو کہن۔ نام پرہند۔ مراد خوشخبری ہے۔

نظم

ساقی سبب که یار زلیخا پرده برگرفت کار چهره غلبتتینان بازور گرفت  
 هر بار غم که خاطر ما خسته کرده بود عیسی و حق خدا بفرستاد و برگرفت  
 گرامی نامه آن والا و دو بان سعادت بخت آورد و مسرتهای گوناگون بخت بخت بوی معانی  
 بشام جان این خیر اندیش رسانید و گزیده غذای روح را انجام شد و موسم و بلوغ دل را عطر آلود  
 ساخت و آرزوی غمخیزی را جان داد و بوی نمود و موسم مژده قدم قیروزی آورد و نوید تنومندی  
 درونی شنید و چهارم آن خلاصه فاندان آگهی را باز بخدمت دکن رخصت از زانی داشتند و نیکنامی  
 و بخت افزونی را از سر آغاز گشت چنانچه در جهان معنی گزیده تر یا در خوبیهای چهار گانه بر شمارند  
 در عالم سبک از نام نیک استیلا به بهتر چه که برابر آن نبود و همواره خاطر شد در وان ازان گزند نا بهنجار  
 که ایشان را رسیده آرزوی بود و سپاس این نوی که زمانه آن نزدیک شد که بر و انگلی و کاروانی آن بکلیت  
 شناسندگان آن نکو بید نقش زد و دو خاطر مقدس شاهنشاهی این غم بر آید نیم زمان خود آرائی را که بر آید  
 ضمیر خیر امش زدای بود و پیام انجام شدن آمد و باطن گرفته آدای کشایش بر شنیدای هم زبان حقیقت  
 چه بر گویم و چه برگردم من ربای دیگر و نیزنگ سازت رفت بر و کار دیگر با این معنی که گرا بهیاسی کوتاه  
 اندیشیان روزگار بلیط و شگرف کاری کار سازان دولت یکجانب و بد گوهری مردم این  
 بد هم بکیو

### قطعه

سبب است با غم ز ما جرای چند که غیر بالب خود با کسی نیست آرم گفت  
 نشکایتی که ز اینسای عهد هست مرا بگویم و نگفتم شرم می نیست آرم گفت  
 بی نی چرا حرف بیداشتی می رود و از درون صسانی گم می تراورد و هنگام شننا گشتی و سپاس  
 گزار است که با چنین حال ایز و بهمال مرا از گزند زمانی را لای بخت بد و زنگارنگ خرمی و شادمانی و تزلزل  
 اگر که شته سبب آید و در نیایش گری گری و فتوری بر نمائند باشد و چون بیدار نشان کوئی بیگانگی بر زه سر شود  
 و آنکه که تریمن مرید از شاهنشاه وقت پا و زور بوده و بهر آن زده آرزو مند را بحضورت می میخواند  
 این مژده والا چگونه درین قطار کشد و ششم نام بر بند و دولت است بی بهمت و نعمتی است بی پایان

و دیگر وجود لجبی و خاطر خوشی چه بر شمار و چه باز گذار و زمان و پیدایه نور افروز بزودی روزی با و زیاده  
چه تولید.

## بخش نهم (۲۱)

بخت اشتمال خوشی سے ملی ہوئی۔

از چگونگی احوال بخت اشتمال میسر می آید که صحت قرین و عافیت اقتران باشند از  
بجو صلیبهای شوق که اضطراب در کارخانه تکلیف اهل ثبات انداخته طلبکار صحبت صورت  
ساخته است چه تولید و وستان فدوی شما صادق خان و حکیم بهام و ابو الفضل چه از مقام نفس الامر  
و چه از راه انتظام و التیام کی بوجه صحت شما اولاد صحبت شما تانیا استعدا نماید والسلام

## بخش نهم (۲۲)

اغلاطه جمع غلط کی صفرا بلغم خون سودا معجون روحانی اطیبائی لفسائی۔ بزنگوں  
کی نصیحت۔

اللہ با شماست ز از انگونه که در احاطه علمی او در آمده اید بل از آن نمط که در مرضیات  
او آهنگ در آمدن یا مستقیم شدن و اید و گزین ترین نشانه های این دولت خدا واد آن است  
که دل حق اساسان را در صلاح بدنی لفسائی آن بزرگ زمان مائل می بیند پس از انحراف  
مزان چند روزه ریح الزوال ملول نبوده تنها سبب آنرا بر اغلاط و غذائیهاده ملتی حقیقی از و اول  
جهان آفرین شناسند و معالجه آنرا منحصراً در قرابادین اطیبائی جسمانی نهاده بقدرت معجون روحانی  
اطیبائے لفسائی پر و اخته بکار فطرت پر و ازند نخستین کام پر و اختن سر رشته و محاسبه و الهمی  
را در از کردن و پنهان و گردانیدست شفائی صورتی و معنوی روزی با و بیت و نهم زورده  
ماه الهی منہ سی و ہشت در دار السلطنت لاہور نگارش یافت

## (۲۳) بحثِ سخنان

اللہ معکم ایما کنتم۔ خدا تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔

اے مشاقرِ زود سیر آمدہ ازتہ رودانِ شوق افزودہ دعای از جانبِ فطرتِ خود  
قبول فرمایید اگر درین دوروز محاسبہ نفسانی بامسارہ فطری از پریدنِ آشنایانِ حقیقی و درستانِ  
معنوی بازداشت است مبارکباد و گرتہ بزودی توفیق بازگشت و ندامت از گذشتہ و باووسہ  
بیت کہ آدر عشقِ فلامہ و دم درین روز ضیافتِ این عزیز در وطنِ مہجور در وصل و پریشان  
مطمئن کردہ بردبار، مخاطبِ خود مینویسد

### نظم

گفت عیسیٰ را یکی ہشیار سر	چہیت در ہستی در جملہ صعبہ
گفت ایچان صعبتر خشم خدا	کہ از آن دو نوح ہمیلر زو چو ما
گفت از خشم خدا چہ بود امان	گفت ترکِ خشم خویش اندر زمان
آرزو بگذار تا رسم آیدش	آزمودی کا بنچینن میبایدش
گفت ریخِ احمقی قہر خداست	ریخِ کودی نیست آرد ہر خداست
استلار بخت کو رحم آورد	احمقی ر بخت کو ز جسم آورد
من ندیدم در جہان جنت صجوی	پیچ اہلیت بہ از خوبی نکوی
اللہ معکم ایما کنتم بیت و یکم فرودی ماہ الہی سنہ سی و ہشت فلمی شد	

## (۲۴) بحثِ سخنان

بے پروہ۔ جانوالا۔ طے کردہ۔ مسافر۔ محاسبہ نفسانی۔ نفس کا حساب کتاب لینا کہ اس  
نے کئے اچھے فعل کئے اور کئے برے عا۔ س۔ نگہبان۔ پاسبان۔ احیاء اللہ اسم الظاہرہ



ظاہری رسوں کو زندہ کرنا۔

توانگری، خاطر و صحتِ بدن باہم متفق ہووے نصیب روزگار فرخندہ آثارِ آن پی ہووے  
 راہِ زلفِ ملکِ معانی باو و ہمتِ عالی نہمت چون فطرتِ مجلسِ مجلسِ آن بزرگِ خانوادہ  
 خرد و شو و امشب از سوادِ پیشانی گرانِ جسم و بر آشتیِ نفسِ ناطقہ معلوم شدہ ہو و ہر چند میدانست  
 بیدار و غنایتِ ایزدی کہ عارسِ ایشان ست بانگ پر میرِ جسمانی و تقییل از محاسبہٴ نفسانی تا  
 این زمان نہ پائیدہ باشد اما اچھا لمر اسم الظاہرہ نبوشتن این دو کلمہ مصدع خود و مفرح ایشان  
 گشت العاقبتہ بالیر

## ۴۵ بحثِ نمانان

ویروز و امشب کہ با دل بس نیادہ مغلوبِ طبیعت شدہ میخواست کہ از خلوتِ  
 خاطر برآمدہ گامی چند و در بیداری صورت زندگت الحمد کہ این اہمیت بی اختیار از لہجہ تیار  
 اما باید دانست کہ این اہنگ باطن نہ برای سرور و حضورِ آن بزرگِ خردست لکن برای  
 اندوہ رسمیاتِ روزگارست اگرچہ از شربِ اہمیت لہر سخا و در سن اما در مذہبِ اہل  
 تعلق رسمی ست پسندیدہ از محاسبہٴ زمان بیداری و مہنگام خواب بروز ناچہ گذشتہ و آیندہ مہسرانہ  
 نظری انداختن ضرورتست و از اسبابِ ہوش ربای احترام لازم و التہ پاس فراخی حوصلہ باید  
 واست از عرو و دولت و نصرت کامیاب با خند و السلام

## ۴۶ بحثِ نمانان

بے ملاحظگی ہائے ترکانہ معشوقانہ بے التفانی مدبرہ برگشتہ قسمت بد نصیب وہ آدمی  
 جسے دولت اول قسمت نے پیچھے دکھا دی ہو مستقبل صاحبِ اقبال خوش نصیب دولت  
 والا واہیہ۔ امیر بزرگ۔ ماونہ۔ نصیبت

اللہ تعالیٰ از سبب خطگیہای ترکاز آن بزرگ زمانہ را محفوظ دار و تا محتاج طبیعت و شیورشش  
افزائی اہل محبت نگردد فرست درست و عقل صحیح باعث آن شد کہ این دو کلمہ کہ مذکور  
در کلفت و مقبل را در مسرت اندازد نوشته آمد احتیاط کامل و استیغنائی تمام مغلوب محبت شد  
در و اہمیہ کتابت سرگرم ساختہ شد۔

عشق است و صد ہزار تمنامراچہ جسمم  
گر خواہشی کند دل شیدا مراچہ جسمم  
مجبور استعدا در از زبان کوتہ و دست بریدہ و پاشکتہ باید سپودہ مخروش و باخوشے ہم  
آخوش باش

## بجائماناں (۴۷)

تخیلات بدیع - مراد تکبر غرور

اللہ تعالیٰ قرین و ناصر باد بہر چند آرزوی آن کہ در حرف دوستی سپری کرد و صورت  
نیست ای عزیز آدمی زاد از وہمہ و ہرزہ گوئی سخن سازان بیکار و کفہی ساوہ لوحان یکجہت  
و دیدہ رکامی عامہ خلایق و شنو و ہتہا نہامی و زو ما یگان تنگ چشم پیشین کہ از نامیزی یا نیک اختر  
بہ نیکان اشتباہ پیدا کردہ اند بہ تخیلات بدیع فرو نشود و درین وقت بزرف نگاہی طومار حال  
پیشین و حال را در یافتہ اگر نیروی کہ دیدن یا بند خود چہ بہتر و اگر نہ در کر لویہ توقف نمودن پیرایہ  
دولت شمرند من خود از فیرنگی اخوان زمانہ آن مایہ ملال دارم کہ تسلیم یاوری تو اند کرد و در گردانی  
در ماندہ با تعلق بزوش دارم نمیدانم زمانہ چہ بوجہیہا در پیش دارد اگر چہ میدانم و بتکلف  
حرف سرایم کہ مخاطب را در اندیشہ تباہ می بینم ای برادر بہر حال اگر زمانہ گذارد و خود در منزل  
نوشان مقصود و دیدم شاید کہ تو فینک نکر شش نفس یافته قدم بر شاہراہ فرض وقت داشته آید و اگر نہ  
نہ شاید کہ داستانہای اجبا بمقتضای دولت فشی ذاتی چارہ گوی فرماید و ہر روش کہ باشد  
زبانرا از لغو و دل را از بغض بنگاہ بیانی کند شاید کہ اہل ہادیہ ہولناک و بی بیعافیت

سپری گرو از مہات و نیوی مضامین فرامین کہ ہر سالہ این کس نوشتہ میشود و بندنمودہ خموشی میکند ہم  
مروم را کیساں خیال کردن برای چہ تا اہل خصمانہ بان خود نکر دن چہ العاقبتہ بالخیر

## ۴۸ سخا بخانان

سرپادی۔ وہ تھوڑے بوجھ جو بٹے بوجھ پر رکھا جائے۔ مجازاً علاوہ استبعاد و بعد سمجھا۔ ابرار  
بر ہی کرنا۔ پاک مونا۔ فرود شدن (کنایہ) مرنا خالصہ۔ جاگیر احمدی۔ ایک قسم کے پاہی جو گھریٹھے تنخواہ  
پاتے تھے ضرورت کے وقت جس ہم پر پلور ہر اول بھیجے جاتے تھے بغیر کٹے واپس نہ آتے تھے ورو  
گر بڑھی۔ آسیر۔ ایک قلعہ کا نام رخخشہ۔ جھگڑا مجازاً عتاب شاہی و وولہ مترود۔

نامہ دوستی حروف بیگانگی معنی نشاط افزائی این تماشائی شکر و کاری روزگار شد و طبیعت  
خام سر تہی مغز کہ نظر پر دیرین حقوق و سمانی و مردانگی و پایہ شناسی ایشان آرزو ہا و سر داشت لختی غریب  
گشت خطہا کے مروم کہ نوشتہ اند کہ طلب رفتہ ایم حاضرست و آنچه در باب تغیر جاگیر مروم پیشوا نژاد  
رقم پذیرتہ موجود و توقف بجا نمودن در زواہ خاصہ و در برہان پور سر باری و ہر گاہ با و چوہرہ مثل شہما کہ  
درخت بار و رنو و میدانت چینیہا شود و از کہ برنج و کرانفرین کتہ اگر عالمیان با من و ربدی شوند  
عباسے بر دل نے شہید چہ من خوی زمانہ و زمانیان نیکو شت نامم و توقع کم آزاری و در سر نیت  
تا زوید نا ملا کم بجز و شم و از حسابی و دم اما ہزار یک این اگر از شہا بینم با وجود دریافت نیرنگی  
تقتد و رہم پیشوم و با خود بس نمی ایم آن دعویہا می کشین و استبعاد من شاید بخاطر داشتہ باشد از شہا چندان  
ہست کہ بمعنای عادت قدیم در معاملہ کہ مراد غل نباشد بہ مشرت این جانب عورت مذمت نہ  
از دور و ہتہا پر شہادہ کنگشہا بجا آید امر و ز کہ من در معاملہ باشم و از من پیر سیدہ آج چنانکہ نگاشتہ اند  
بطہو آید و برابرہاں چہ باید کہ در حق بجانب کیست و آنکہ در برای ذمہ خود وجوہ معقول نوشتہ اند  
سین من ہماست لیکن چہ سو کہ کردار بقتار پیوندی ندارد و عجب تر آنکہ نوشتہ اند کہ بیچ کس از  
شکر نیامدہ پندین کہ پوسند بہر ہا پیور بودند آمدند اول خود میرزا یوسف خان بالملکیان کہ از پیچہ ہزار

کس متجاوز بودند و متعهد جانب دولت آبا و بعد از فرو شدن شمشیر الملک عزیمت جای خود داشتند بموضع  
 طلب ایشان رفتند چنانچه نوشته ایشان حاضرست و تفصیل مردم را علاوه نوشته فرستادند و هموین  
 خدمت شریک بودند و الا از من تنها چایید و چون در شاه گره توقف بسیار شد و غنیم شوخی و بی آزردگی  
 پیش گرفت همه را طلبیده و خود آهسته آهسته روانه جانب احمدگر شد در اثنای راه و مردم در میان  
 آمد با وجود این چون خزانه همراه بوده خواست که بهین مردم پیش رود و دست بر روی نماید چون امر علی  
 رسید و نوشته ایشان پی در پی آمد ازان عزیمت باز آمد و خاطر مقدس شاهزاده را مقام داشتیم و نتیجه  
 که داد آنکه آوازه تغیر در میان افتاد و این مردم را بر همزدگی شکرست روی داد و آنکه نوشته اند که در  
 خالصات شاهزاده نویسانده بودم بایستی آگاه شد که ناصد هست یا نیست مشورتی باید نمود و تغیر کردنی  
 بسیار اند اما در وقت فائز راه فهمیدگی و عجب تر آنکه نوشته اند در اصل فرستادن احدی بجهت  
 آوردن بیدار و سنگتراش و در و در گره بود که در قلعه گیری و حمله عظیم داد و اگر بجهت گرفتن آسیرین  
 فکر بوده خود چه لایق درین هنگام که مهم عظیم در پیش باشد باسیر مقید شوند و اگر بجهت احمد نگرست  
 که در پیش بوده بهتر بود و آنکه در باب خالصه سرکار شاهزاده فیروزی مال و دیگر مردم بیجا گیر قلمی  
 شده است راست همه دلخواه سر انجام مییابد و برای همین کار خزانه موجود و زودتر آیند و این کار  
 روه انیش بر بند و اگر من باشم خود بوقوف من و الا خواجه ابوالحسن که بردگی و دیانت و کاروانی  
 و خیر اندیشی سزاوار و یوانی کل است و از دوستی شمار خیر برکت یر میتوان بشا نشکی سامان نمود و آنکه  
 تاریدن آیات نظر آیات امر عالی و پروانه مسلم داشته و فرستاده اند من ممنون شدم و کاشما بهتر  
 شد آنچه در باب بازگشتین فقره چند قلمی نموده اند یاد از فطرت قدیم داده طبیعت فریبی یافت  
 با خود از دو سه گذشته ایم و نزدیک نا امید می بسیر میشود و کجای تکاپوی درسا و اگر می میرد باره درین  
 آشوبگاه گیت از نیکو بازار گانان باشم غنیمت است و آنکه در باب استکام مواد مجبوت و آوازه سخن از  
 مرقوم شده بود در نگاه و یانی این در سر باشد و آن شود چه بهتر خصوصا با مثل منی یک استی کمنخواهشی قهر وانی  
 در سن خود آشتاب و صا و درون خالصه که خرشته از میان بر افتاد و مراد بر گاه طلب داشتند چنانچه پیش ازین

عرض داشت فرستاده ام و سرگردانی که از شما داشتم بشما نوشته بودم اکنون اگر آمدن شاهزاده والا اقبال  
 و ترک باشد خود زود تشریف آورند تا لشکر و خزانہ سپرده بعضی سخنان گفتنی و ناگفتنی در میان بپردازد و والا  
 مردم دو دل اند و کان خیال میکنند لعنت بر او گذارد درین مدت که اینجا بوده ام فهمیدگی را بگویم و رخصت  
 شوم درین صورت تغیر و تبدل و لخواه میشود و مردم پرانده خواهند شد و بامید سرگرمی خواهند نمود و  
 عزیز آنکس چنان خنوده میشود که شاید ایشان بدرگاہ والا نوشته باشند که مالهای بسیار ضایع شد و  
 مردم بسیار پرانده شدند چون مطابق واقع بنود و تها نهایم بحال خود دروغ پنداشت رفتن مردم  
 خود از همین تغیر شوم در میان آمده بود و آنکه در طلب خواجه یا کارکن ایشان امر عالی صادر شده بود  
 چون فرستادن یکی ازینها برهم شدن لشکر اینجائی بود تجویز نکر و اکنون تا آمدن شاهزاده و شمای کسی  
 که متعهد لشکر شود تا من خود ملاقات نموده رخصت شوم خواجه دلنشین کند

## (۴۹) بخا سخنان

احتیاط خط. اثمانا کلال رنج

ایزد توانا آن فہرست ہوشمندی را در حمایت خود پرورد و مفاد کجیتی که تا نزد خیر خواہ تحقیقی شده بود بگراے  
 مطالعہ آن احتیاط و افریافت نگرانی عظیم دارو کہ ہر امان چگونه زیست نمایند و خاطر عزیز چو نست کم وقتی باشد  
 کہ بی یاد ایشان بگذر و سبب نیامدن و شکی از مزاج زمانہ یا شنگلی از نا بافتگی بعضی سودگاریا کلالی اند بگذریم مباد اللہ تعالیٰ در سالک نسیم رضا سنی

دارو

## (۵۰) مستشار الدولہ و مومنین السلطنہ عظیم خان کوکناش

اللہ تعالیٰ آن عنصر و انش و ہوشمندی را در مراتب خردمندی بر بلند دارا و در رضا جوئی پاوشاہ صورت و معنی از  
 عمر و دولت سرخوش گردانا و اگر چه خاطر ہمیشہ از نیجت کہ رابطہ دولت خواہی و نعمت پروردگی یک درگاہ  
 امریت اتحاد بخش منجواہد کہ طریق امر سلطنت فیما بین مسلوک باشند تا این وسیلہ لازم این نسبت بتقدیم رسد و  
 گویائی و شنوائے مقدمات نفس الامر کہ قحط آن مخصوص این زمانہ نیست و علی الخصوص از طوائف

عالم ابتداء و نیا ازین عظیمی محروم تواند کرد و لکن از آنجا که سلسله محبت را گسترده و از بند خویش  
 نجات آید که این جاده را روان سازد که مباد از نسا و زمانه و زمانیان محمول بر اغراض و نیویر شود و  
 نیز چون این کس بیدار و عنایت بیغایت ایزدی آهنگ آن دارد که در سلسله مشربستان روزگار  
 که با اولی آنووه زبان پر نگارد و از تند فاسک نباشد این معنی باعث آن شد که درین مدت مدید با وجود  
 آن نسبت خود را از سال بسال که شمار مشکلمان رسم و عادت است باز داشت تا آنکه در پیوالا  
 بموجب حکم عالی این راه بسته گشوده شد امید که همچنان عقده مقصود گشوده گردد و اولاً و قیقه شناسا  
 و خامت عاقبت آزار مورچه از مقیاس اندیشه برتر است سوء عاقبت آن درین بادشاه طاهر و باطن  
 که چندین حقوق لغت او بر ذمه باشد چگونه در لکیالی خیال در آید امید و دوستی و راستی و دور بینی  
 ایشان است که خاطر حق گزار خود را از مقدمات وحشت آمیز خوش آمد گویند که در لباس دوستی  
 لوازم دشمنی بقدیم رسانند عباد آلووه نه ساخته در امثال او امر بادشاهی که عقلاً و نقلاً اطاعت آن  
 فرض است سعی جمیل نمایند و از امتحان ابواب سعادت و نیوی و آخر وی شمارند و نصایح ظلال الهی  
 مواظب بادشاهی که اکیر دولت و کیمیای سعادت است بوسیله دل فرخ جو صمد و خاطر محبت  
 مآثر و دیده دور بین مطالعه فرموده طریقه شکر ایزدی بجا آرند تا مشاوریان و بهم و مجاوران تنگدلی که  
 دیده ایشان جز بر مبادی تلخی صورتی نیفتد منکوب و محذول شوند امی عزیز تمیز و فهم درست و عقل  
 دور بین اگر امروز بکار نیاید بچه کار آید صنوف عواطف و فنون مهربانیهای شاهنشاهی که در خلوت  
 و صلوات نسبت ایشان معلوم شده اگر بگویم

کو کس طلب که با درم دارد

سخن دیار است و وقت کم انشاء الله تعالی که بعد این او آید و که اکنون خاطر خیر خواه از  
 ایشان مستدعی و و چیز است یکی آنکه بی تو نشد بخاطر جمع و دل خوش متوجه انتظام مہمات گجرات  
 شوند و ملتوبات و مقاصد را که بعد از شورش شیراز ایشان و در بین قرار یافته باشد از احمد آباد  
 عزما شست نماید که انشاء الله سبحان بوجہ آن صورت پیدا بد حوصم آنکه یکی از ملازمان و آشنایان

را کہ پرستی و پیش بینی و بر باری و نیکو کاری او گمان داشته باشد بطلان تدبیر آن چنان اقرار و سند  
 کہ حق را در خلوت بے خوشامد کہ مفسح و لهاست بالیشان میرسانده باشد کہ بازار خوشامد راج  
 و متاع راست گفتاری بس کاس دست و صاحب دولتان را از کثرت مشاغل و از سطر  
 تلخی حق شنوی اقتدار پیش آوردن است گو بیان درست کردار نیست و چه مفده ہا کہ ازین  
 روی نمیدہد عریز نیکویم کہ چشم دوستی از من داشته باشد خواہش آنست کہ دشمنی خیالی ہم  
 را از دل بر آورده خاطر نکتہ شیخ خوراک گلتان سازند و الت سلام

## ۱۵ پاعظم خان کوکلتاش

عباسی۔ کمال چاشنی۔ ناتوان بدین۔ احسان۔ قنیر ناراض مہتمم پورا کرنے والد ہما اکمن  
 جہاں تک ہو سکے۔ حجر۔ کنار بغل (حجر پتھر) شیمہ۔ عادت خصلت تو اضعاف جمع تو اضع کی۔  
 عاجزی۔ فروتنی۔ ناشی۔ پیدا کر نیوالا بد منطقی۔ بدگمانی۔ اجمال مختصر طور پر لکھنا نامہ ہائے  
 باستانی۔ پرانی کتابیں۔ اجیرانہ۔ مزدورانہ و رووگر۔ برصی بناء معمار۔ بنا رکھنے والا۔ بلیہ۔ بلی  
 جس کے کشتی چلاتے ہیں۔ کشتی چھپر چھپر کامفرس ہے۔ کوکہ۔ دو دو شریک بھائی۔ اعراض۔ روگردانی  
 کفو۔ ہم سرا جمع اکفایہ قیقن۔ یقین کر نیوالا۔ تو جہہ۔ وجہ بیان کرنا۔

والا رقمہ کہ بنام خیر اندیش رقمزودہ کلک التفات شدہ بو و نیم سفندار ماہ الہی سال سی و ہفت  
 در ملازمت حضرت ظل الہی بطلان آن مشرف شد معذرتے کہ در تخر خواہی این مسکین نشین شدہ  
 بود نیز دو ناست کہ چنانچہ ہنگام بی تو جہی گرانے نہ داشت درین حال خیرندی نادر و چہ وجہ ہمت  
 این مزاج و ان زمانہ بود و زبان خود نسبت تا در مثال این امور کہ و غم و شادی باشد بلکہ تگاپوی خاطر  
 والا آنست کہ اولیای دولت صاحب و بادشاہ خود را کہ درین دولت ابد قرین خدمات شایستہ  
 کردہ بسیار حسن عقیدت و اخلاص خود را ظاہر کرد و امیدہ اند پاس۔ بی نمودہ بی شائبہ اعراض کہ بیشتر سے  
 اند بر اودان دینی اند آن گذرند در بار گاہ سلطنت جمال آلامی این طالیف نماید کہ مبادا ناتوان بنیان حسد

پیشہ و معاملہ ناخبران شرارت انگیز باطل را لباس حق پوشانید: خدیو جهان را متعیر گردانید اگر چه خدیو  
چنان و پیش بینی و دور بینی و قدر دانی و مروت و مرومی آن پایه دارد که در کاسد بازار شور انگیزان  
و رواج نقد اخلاص مخلصان بخیر اندیشی امثال ما محتاج نیست لیکن چون درین کار شکر و تصنیح نیرو و  
ولایت نهد و دست قدرت است امید که در آن نشاء کار آید و ثابثا تلاش آن دارد که ساده لوحان  
مستعد را بر تب چهار گانه اخلاص بر تفاوت استعداد رسانیده کامیاب صورت و معنی گرداند  
و نصیحت تا بموجب نص خردمندان که سر موده اند هر نصیحت که بنا صح محتاج است من هم بیمار  
خوبینے و خود آری بوی آرزو و مند طیب چاره گر باشم و ثابثا شرارت پیشه ہارا کہ خورد ہنمای شان  
تیرہ شدہ و اخلاص خود را در ہلاک خود می اندیشد بقانون ہندی گرداند و ہر گاہ سال این حیران مطمئن چنین  
باشد و راکی خردندی و غمگینی از سود و زیان خود قش روی دید و ہر گاہ امر و زور و دولت ابد قرین مثل  
شمار خدمت پسندیدہ و اخلاص بلند و قدم خدمت و فزونی خرد و شایستگی مال ضمیرہ رشد و کار وانی سابق  
شدہ باشد و نظر این معاملہ شناس بنا شد و بی ثابثا تکلف از گزیدہ ترین گرد و اقل باشد و خیر اندیشی شمارہ  
برای خود و نہ برای شما میکند بلکہ برای اعتلای اعلام دولت ابد قورین صاحب میکند و این سشیوہ را  
زکوٰۃ عنایت صاحب خود میداند پس ترصد آنکہ ہر گاہ خدمتی رجوع شود کہ در نشاء تعلق ناگزیر است بی  
ثابثا معذرتی بی تکلف و نگارش رود تا آنرا از مٹھمات خدمت پاد ثابثا دانستہ بیغرضانہ ہما کن و را انجام  
آن اہتمام نماید و نہ کہ ہمان طور واروی بیماری خود را طلب گارم و آزادہ مرومی کار وانی میبخواہم تا مراد  
حجر عنایت خود گرفتہ بیمار ہمای باطنی مرا چارہ گرد آید ہچنان واروی چند ہم دارم کہ ہر کہ او را برین بیغرض  
دانند و خواہش آن نماید و عمل کند امید کہ ثقا یا بدو بحایت الہی نہ در شیمہ اقل مضطرب و نہ در حالت ثانی  
خود ستانی و خویشین آرائی پس ای عزیز من بی تو انعامتہ رسمی کہ خاک بر آں باو یعنی از مٹھمات  
لازم البیان ہے پروازہ پیشہ الا انکہ فہمیدہ خاطر خود را نبولید از نو شستن رگزدشت واقع گزیرندار و  
چون قوۃ العین را دست شمس الہی محمد این نامہ شکوہ را بعرض اقدس رسانید از آنجا کہ حضرت در مقام  
و فور عنایت و عطفونت بودند ایامی در تعجب شدند اگر چه ہمیشہ پیشہ ازین در خلوات اخلاص قدیمی شمارا



مذکور میساختند و هرگاه کوه اندیشی حرفی نالائق نسبت میکرد و آنقدر اظهار مهربانی میفرمودند که آن کوه حوصله  
 خجالت زده میشد و پیوسته در ایام و باغ خشکی شما نهایت توجیه در غلای و ملاطفت می آورد علی الخصوص درین و لاک  
 بدقت اغلاص در سنت خود و میمنت توجیه شما مثلثای منظور رحمت الهی گشته مصدر خدمات لائق شده  
 اند چه فتح جام و چه فتح جو ناگرمه و چه گرفتار ساستین تنو و غیر آن چه گویم که چگونه حضرت مشتاق شما گشته اند روز و  
 شب بویا و شما نیکو و دهمواره طلبکار آنکه کی باشد که در حضور سو فور السور شمار امشمار مرا هم خسته و زان گرفتار  
 آنچه شما والد مقدس و فرزندان عزیز نوشته بودید ظاهر بود که شوق آستان بوسی آنقدر و آید که درین نو  
 روز عالم افزون خود را خوا میسر رسانید و اگر در نوروز نتوانند بشریت خورالبتد رسیده خواهد  
 شد که ناگهانی شخصی بعرض اقدس رسانید که ایشان با وجود بی استقامت خدمات خود متوجه جزیره شده  
 اند که آن محوره تنجیر و آن باعث تعجب شد چون ازین خیر خواه جمهورا نام پرسیدند بعرض رسانید  
 که امثال این سخنان چیز دشمنی نگویید و اگر رفتن واقع باشد در آنجا و غده خواهد بود که چون سلازمت  
 می آید مضبوط آن رفته باشد که خاطر یکبارگی از آن حد و جمع باشد و حاشا که فتوری در اشتیاق ایشان  
 رفته باشد پس این اثر آمد و گوینده شرمنده شد و درین که حضرت پیش از پیش متوجه شما اند و کوه حوصله با می  
 نالتوان بین از عنایت روز افزون شما بنشامی که در باره ایشان جلوه ظهور می دهد و بیخ و تاب اند  
 که کشن و اس رسید و آن خط را که بمن نوشته بودند بلی آنکه بمن مشورت نماید بدست اقدس و احسب  
 قوه العین شمس الدین محمد مضمون را بعرض رسانید از شنیدن آن فراوان تعجب کردند و بگفتند این فرمود  
 که عنایت مادر پیر پیران و عزیز بنو زاین او را میزید و پیشتر ازین مظنر در و راجه لودول و دیگران  
 آنجا هر میکروند باریق این که در آن وقت کردی اگر چه آنجا هم جای نگردد و آن آنها ناشی از بی عنایتی  
 مادر باره آن اعتنا و اطاعت بود و با چه در صورت و در آن نالائمه بیکی بیرون بود بهر که این خدمات مفیوض  
 می شود هر کرون در بای مخصوص از آن شد بدست اگر عظمه تمام در نامه باشد و متوجه این حدت  
 شود اوای و اوای اوست چنانچه امیر الامر است امیر الامر بود و همه اینها تاز او خواهند بود و اندک  
 قیام بنظر اقدس گران آمده بود و خیر خود را این بزم مستعد سخنان لائق بعرض رسانده اند که آن بخت برین وجه

نمودند و آنچه بقرة العين مذکور نگاشته بودند و آن واقعه که دیده بودند و فتوحات مذکوره را نتیجه آن  
 دانستند کار آن کردند رسد که فرستاده بودند مصدق آنچه در خاندان شاهی بود و وزیر آنچه مخلصه آن  
 در گاه بعین رسانیده بودند گشتند لاجرم چون از امانت سران گشتند برسم اجمال فراغ یافتند از فهمیدن  
 خود میسر شد عزیز من گوینده را در نظر بیاورده گوش بسخن باید داشت و در بیان شکام غم و غصه آنرا گویند  
 این نشان خلق است غصه و تبار و زکام خرد و دور بین خورد راه نماید بطریق باز بود و شکر است و خاست  
 نوکر با قاطعاً برو و گونه است بخشن طریق معامله و آنرا در شیشه نگاهداشته و در اندازند انداز  
 شناسی بدست گرفتن در هم اخلاص و آن دو سر تا گردن است و غیر از نظریه و اشتباه اگر چه حکما و نه  
 با تالی نوکر را در گویا راه اندازد از اسلوا او اجیران و سوداگران با شایسته و با طوره و گویا بنا  
 و امثال آن خدمت را در خرد میزنند و نظریه او متعلق و از راه باز را کشاوه پشیمان و زانکه  
 میگردد اندر هم مخلصانه که نظر بر دست و داشته چیزه میبخشند بر غیر روان حاجت بشا ندارد  
 سهوم ایست چنانچه جمع را به مدور و زنگ بر فایز چندان که شکر و شکر چیر بر دستان بند و ستان که زود  
 آورد جمع را بر و بر باز گرفته می آید اما قسم ثالث چون از نظریه او فایز است سخن را برمان نمیدانند  
 حرفی از قریب اوقا که نه تمام الهیت است غیثیه و محاط بر خود را که فایز آید و اهمه خود دست  
 مرجمی چشم در اوقا اعتبار از کرد و در بین هر دو مستعمله است و است و سوز و نایب خود منظور است  
 این مساک که در الله و در پیوسته نیز اند که در بین هر دو فایز میزند آید و فایز میشوند که گاه شناسی و سرب  
 و در دست و از زکین که سودمند است و از آن که سود را بدست و مستحق است که روی اندازد  
 نمیشود که این عالم بیشتر این گونه اند که در سواک این راه به تیر و انه است و در معالجه با خود  
 مشورت نمیزد باید لاجرم که در دست و راستی شامه بر سر است و شکر منتظر اند پس اگر شخصی از معامله  
 فایز شامه از گوه ثانی نداند با شکر شکر نمیشود که با از راه دریافت خود راه میرود اما در شامه از این  
 خوبان قسم اول خواهد دانست پس شکوه شامه از قلیح خان برین لقب به بطور این مردم حسابی نباشد شامه از  
 طبقه دیگر و او از گوه دیگر بانکه در منصب و حالت و اعتبار نزدیک شامه نیست و قطع نظر از نهانها

کی که نسبت شما نسبت فرزند می و با این توجهات خاص الخاص پادشاهی پوسته و باره شما چنانچه  
 بارها اسم فرزند می بر زبان گوهر نشان شاهنشاهی میگردد و قطع نظر از این خدمات شایسته که از شما و  
 نسویان شما بظهور آمده کدام بزرگ زمانه را میرسد که در آن با جسماساهمت نماید پس چگونه شما را  
 رسد که او را بر برابر بزرگوار خود آورده شکوه کننده و نام میرزا و راجه برده در برابر خود آید آری  
 اینها ننگ آمیزی قوت غضبی سرت داتا از مثل شما بزرگی که غضب را اینهمه راه با شد و اینچنین  
 مغلوب غصه شوید و اگر اعراض از بگذرید کور گنجایش داشت در زان سالفت هم بودیمین حال  
 و خلاصه همان سخنت که در جواب این بزرگان شاهنشاهی گذشت غرض من چه مردم بجای چه مردم  
 در مجالس می نشیند اگر از روی غصه گله کند در آنجا بکنند که چگونه آدمی بر جای چه نوع آدمی نشسته است  
 و مهر خود نقشی بلش نیست که بجای نقشی جای گرفته است ازین تا از آل چه قدر تفاوت محاطه دانان  
 از کفو خود شکایت کرده اند و همیشه با سانی هر که از غیر کفو سختی گوید او را کفو خود ساخته  
 در آنرا خود کوشد اصل خود آن است که حاصل دورین از اعتبارات معنوی دیگری که بقای  
 دارد آرزو نشود چه بجای اعتبارات ظاهری فساد میرای بزرگ زمانه شما که تا از شما با می  
 با تاسه بسیار خوانده این چه دل بر امثال این مقدمات نماند اید فنا و ذوالعشینیان غیرت  
 بخش نیست اگر غضب و غصه مستولی نباشد شمار اسکے فرست آزاد اے شکر آبی و پادشاهی بهم  
 میرسد تا با امثال این مقدمات پردازند شکر آبی که هم صفات از جملد معنوی روزی شما شده  
 بهم بزرگی ظاهر است و درین که مشهور حاصل است درین باب آنچه سخن در آنم که  
 هم شمار ابانک تا مل خاطر نشان است و قسم دوم که آنجا جزو دست بنظر می آید خود از صاحب  
 آزرده بودن کفر است چه بجای شکوه او از فردانی مشغله احوال جز بانسلاص نمید و از بیکه سرت  
 خود را در بیروانی خود میداند چه میداند که احوال مناعت بی بها اگر نقد کونین را در برابر آند  
 و خلص دل بان نمود گوهری بهار از جزوف ریزه چن فرغ غصه باشد مرا نزدیک بر یقین سرت که شما ازین  
 گرده والا با شید آری بشیریت سرت و فرزندانی است فله در فردانی مصحاب بد یعنی خوش آمد کونی که

بدی را به نیکی توجیه نماید و تنگی زمین را از آسمان گذرانند اگر باین همه آدمی مصدر این امور شود دور  
نیست اما باید که زودتر برهنه خرد والا معامله فهم شده ناصح خود خود گردید که گفته حکماست  
هر که چاره اندوه خود را از دیگری طلبد در اندوه ماند که ام چیز است که در باطن او نیست و نیز  
بچون در فاعل اشیا نگاه کند همه خرسند به بادست افتد که محتاج ناصح و راه نماینده نشود و نیز  
اکثر اوقات دانا که بهم میرسد و اگر برسدستی دوست یلباشد و بواسطه آن سخن راست نمیتواند  
گفت و بر تقدیر پدید آمدن چنین خیر اندیشی که اندیشه هیچ نکرده راستیها بگوید گو گوش که بشنود چه  
از قدر هجوم بد ذاتان و شریران آن خیر اندیشی کجا ماند خصوصا که اهل دنیا را از افزونی مشاغل و  
امور دیگر فرصت تشویص و تمیز کمتر بدست می افتد و باین حال خوشامد گو و دوست گشته اند و  
خوشامد گور از خدا می طلبند و اندر است گوی خیر اندیشی که گفتارش بقدری تنگی دارد بهر اران فرسخ  
دوری میجویند من که از هجوم ناراستان و شریران در گفتگوی بسته راه مرکبات بکائنات مرده  
دارم برای آنکه دوخواه حقیقی این درگاه هیدایتم در از نفسی کردم اکنون باین دو کلمه اختصار  
میکنم که هیچ چیز مقید نشده عزم آستان بوسی نموده خود را بکلامت رسانید که جز غری و خوشامد  
و کامروائی دیگر نخواهد بود اگر چه ظاهر چنان است که تا حال متوجه شده باشید اگر خاطر و قواد آن بزرگ  
زمان میل داشته باشد و بیک سخنان گفته آید که بدین و دنیا بکار آید و اگر نه خیر اندیشی دائمی بر جا است  
اینست که وادار جان آفرین بدل عطا فرموده و دل آنرا بدست حواله کرد و دست آنرا بقلم داد و قلم  
آنرا بکاغذ نگاشت اللہ تعالی ما را و شمار از آنچه نباید و نشاید نگاهدارد و العاقبت بالخیر یا عظم خان  
مفادیه تدبیر که نامزد این خیر خواه شده بود نیک اندیش سعادت کیش تواجبه سیمان رسانیده  
مسرت پیری خاطر شد اگر چه درین خرسندی با خود عقاب کردم که تو از سود و زیان خود گذشته  
چندین خوشحالی چیست بلکه خوشحالی چه خصوصاً که فلشاه این عطف از شنیدن باشد از دیدن  
لیکن چون امور است فطره که نفس ناطقه از مناص وقت و محبت نفوس شریفه خوشوقت میشود و  
نفس تعقیبات شهر نشین چرا چنین نباشد که نظام این انجمن بدین بران نموده اند و من که با طائفه

طیلسان مدنی برودش انداخته دوستدارانه طریق مراسلات مسدود داشته زلیست مینمایم  
 و خود را و ایشان را بدان تسلی می بخشیم که ارسال رسل و رسائل که از شعرا اصحاب صدق و محبت  
 ست و گروه منافق تیره رای بشود رع تمام واردین رسم ظاهر چه باین طائفه شرکت جوید پس  
 با طائفه که خود تنها محبت گزین ایشان باشد چه گنجایش داشته باشد که بنامه و پیغام پیش آمده  
 باشم اللہ تعالیٰ بارادشمارا در محاسبه روز ناچیز احوال سرگرم داشته دشمن خود و دوست جہان بیان  
 دارا در یادہ پھ نولید والسلام۔

## ۵۳۔ برکن السلطنہ زین خان کو کلمات

کام بخش۔ مراد پوری کزینوالغار حمد غل خیانت کدورت بخش، میل یکینہ کدورت۔

ایزد کام بخش مراد وہ مقاصد و مطالب صورت و معنوی آن راست کیش درست اندیش  
 را بر آورد نیر گرداناد بتاریخ ہشتم آذر ماہ آہی بالغار ہتاس مخیمہ و اوقات اقبال شد چون مهم  
 تاریخ را میخواستند کہ درین زمستان با نجام رسد توقف واقع شد اگر چه میل اقدس است کہ این  
 زمستان در آنک باشد لیکن بخاطر این خیر خواہ میرسد کہ برای دفع تاریکی چه لائق این دولت عظمی  
 کہ بذات مقدس توجہ فرمایند اگر این مهم ساخته شود و زدی گرفتار آید باشد و اگر انیاد ابا اللہ طرز  
 دیگر بروی کار آید خود چه کرده باشد و نگ این چه قدر باشد و سرگاہ بندگان بی بودن حضرت  
 این کار را با تمام توان ساند و آوارہ گشتہ بحاوراء النہر رفتہ باشد و دیگر چه لائق کہ برای این کار  
 حضرت را متوجہ بید زینہار در امثال این امور کنکش بکوتہ حوصلہا بناید کرد و اگر کہ در ان عمل بناید  
 نمود بیستہ مشورہ بعقل دورانیش و فطرت عالی خود کرد و آنچه من شمارا نمیدہ ام اگر شما خود را  
 ببودید مصد کار ہای عالی پیشید خدا میداند کہ شمارا نسبتی باہل عالم نیست اکنون کہ حکم شدہ است  
 کہ قائم خان داصت خان بروشی کہ شما فرمایند آنرا فرمودہ باد شاہی دانستہ این خدمت را با تمام  
 ساختا مید کہ مهم بخیرین طرز بر فرایظہور آید از بندگان فروتنی پسندیدہ اند یقین کہ بحسن  
 سلوک و لطف و تواضع شما آن مردم حلقہ عبودیت بگوش بوش خود کشند عزیز من دوستدار من

محبوب من بزرگان پیشین سرمایه بزرگی را دو چیز ساخته اند یکی بخشش که این مردم بدان محتاج اند و دوم بخشش  
 تقصیرات ایشان همیشه این دو حاصلت لازم ذات خجسته صفات ایشان را یاد و یکی از فرامین نکارش  
 یافته که خواجہ شمس الدین خانی را اگر کوکب خواست چنین باشد آن زمان وقت وفات کرد که بتوجه ستم خاطر  
 میرسد که مثل خواجہ راستی و درستی و کار دانی بی غل و غش در درگاه باشد بهتر است که مردم ناراست  
 بسیار و گاه بادشاهی بشمار اگر کوکب در کار باشد مردم بسیار اند همین طور هم عرض داشت نمون مناسب  
 میدانند و اعطای زمان نیست و ناصح روزگار را بطرف دوستی برین میدارد که سرزده کاری نماید آنچه تا حال  
 نگذاشتهم ضروریات یا سختی صورت بوده اگر همین اکتفا کنم مکنون خاطر انگفته باشم و بادوست  
 خود اتفاق در زیده باشم اکنون اندک از بسیار این نویسم ای بو شمنه سعادت مند اوقات گرامی  
 را که چون باد میگردد و بدل نماند و همه حرف به سر انجام این نشاء فانی بنیاید کرد و هر چه بین بخشید و  
 بخشی بجان داد و آنچه نفس ناطقه بکار آید اشتغال نمود و آن در اخلاق نامرعی و جلای اندکی  
 از بسیارند که درست و خلاصه اش آنکه همان آفرین قوت شهوت و غضب را برهی نگذاشت  
 این خانه عنصری آفرید تا یکی جلب منافع نماید و دیگری دفع مضار اکنون آدمی از بد مصائبی و تا  
 فحشیدگی اینها را مطلب ساخته فرو میرود در حد وسط نگذارد و اشعار خواندن و گفتن از  
 بیچاره بیای نفس است قدری کار باید کرد و تهذیب اخلاق نمود آدمی در عیب خود نابیناست  
 سوره بینای بهم باید رساند و عیب دیگران را که در آن بینا ترست مرآت عیب خود ساخت  
 تا بدین وسیله تناسلی عیوب خود گردد و دیگر مردمی که خوشامد نمیگفته باشند جویائی نمود و پیدا کرد  
 در نوکران خود هر کس که اندر بیره داشته باشد عزیز داشت و مقرر ساخت که در تنهایی حرف  
 راست بگوید که نفس معترباد شنیدن حق آورده میشود امروز که روز بازار خوشامد است  
 بس بهوش باید بود و از آشنایان چرب زبان خوشامد گو آگاه دیگر نه امروز بلکه سالها و عمر با است  
 که خانه جاسوسان و بران در راستی و درستی از آنها که برین است در کارهای مهم چند جاسوس  
 که از هم خبر نداشته باشند مقرر ساخت و تقاریر آنها علیحدہ لایحه باید نوشت تا حق بظهور آید

دیگر ہم تردید نشاء ارباب تعلق را از رسیدن بداد مظلومان بخت زیہار کہ این را از حد  
فرض تر دانستہ وقتی باین قرار ندمند اگر نیم شب روشن شود کہ غوری سی باید کہ در فرض عقلی کہ  
قماندار وفوت نشود و بی پیوستہ از درہای شکستہ کہ درست ترین مضارع آنہائیست  
در یوزہ نمودہ بگوشہ نشینان و قناعت گزینان استمداد نمود و بجزد بان حال رفتہ ملازمت  
کرد و بجزد بان جلال در ملاقات ملاحظہ باید نمود زیادہ چہ نویسند اللہ بس مالمی موس  
در ہجرت آذر ماہ آہی سال سی و ہفت بیست و ہشتم شہر مفرسہ ہزار و یک در ہفتاس تہی شد و السلام

## ۵۴۔ ہرن خان کوکلتاش

ہجرت ساختہ۔۔ جہان کہ گوارا کرے والا۔ مخاطب۔۔ سے فطرت۔ مستمع۔۔ سے طبیعت کہ عادی ہے  
اتیان۔۔ رسیدگی۔ دخول۔ لانا۔ یلغار۔۔ دھاوا بولنا۔ دوز کر جانا۔ مو عہدہ۔ وعہہ کر نیا وقت یا جگہ  
مناو ذہ شریف بھیت افزای خاطر متراق و مسرت پیرای دل دوستدار شد بمیدان کہ  
شرح خوبی عبارات دلکش نماید بالغیب معالے روح بخش کند الحی اگر خابہ نمودہ سررشتہ  
انصاف بدست باشد این عطف وقت نامرد شکر را کہ بقانون دور بیان روزگار با اگر باین  
تساوی خاطر آرزو مند گویند مسرت و ذکر مفرح دلہای اندوگین تو شد و راست آنہا نسون  
جہالت افزای دل مجروح جلدائی و تعدیہ محبت آسانی خاطر مشتہد ہجرت ساختہ نام کنند لیکن  
من کہ گہرا از خیزد جدا میکنم و بینک کہ بدیشا سم این روز۔ البعد و زمان برابر داشتہ بہ احسان  
خریداری نکند چہ کہ لیکن از بنائی مخالب بستی مستمع کہ ہر کی باعث ترک در شبان یکی ازین دو معاملہ  
است خاطر از میان ہر دو برداشتہ میگوید کہ این نامہ نامی کہ بخت دوستی فراوان بناسیخ یازدم  
صفر موافق ہجرت ہم آذر ماہ سنہ ہجرت رسید سخن جہان است کہ در فرمان عنایت کہ صبح روز ہفتم  
شدہ است مذکور است فی الواقع اگر بھی مانده باشد تا یکی ازین دو ساعت توقف فرمودن  
لاعت و اگر کسی ماندن و یکس فرستادن شما آن ہم تمشیت یہا بد مناسب آنست کہ آنرا  
سربراہ کردہ خود را بہ بلقاء بساعتی کہ در فرمان مذکور است بشرط ہر وقت مشرف خواہند

شد بہر حال خاطر اقدس حضور شمارا البیان بخواد دیگر از رسمیات و عرفیات چہ نویسید و چہ چیز  
است کہ معلوم نباشد فرمان موعد بست روز روانہ شد و آنچه بعد ازین فرمودند نیز رفتہ بہر حال  
کار تمام کردہ باید آندوزد آمد **مصرع** دگر بقاصد و نامہ ولم نیسازد۔

## ۵۵۔ بزین خان کوکلتاش

وزن ہمایوں مبارک جسم کاتونا۔ بادشاہ کا جسم سال میں ایک بار چاندی سونے وغیرہ سے  
تولا جاتا تھا۔

دیر گاہ ۱۵۔ مدت

سوم آبان ماہ الہی سال سی و بیس ہفت و ششم ذی الحجہ سنہ نہصد و نو و ہشت کہ روز چہن  
وزن ہمایوں بود قاصد مسرت معنی نحاس مفرح کامرانی تہوید نشادمانی نہرست ابواب  
محبت نسو ہنہا خانہ صداقت یعنی مفاوضہ گرامی و ملاحظہ نامی رسانید **سپت**  
ہمانا دان درست کردستانرا غذای دل و راحت جان فرشد  
مینخواستم کہ شرطے از اوقات متبرکہ در شرح بدائع جانگاہی ہما ہجرت و تفصیل شریف  
شوق ملازمت مرت کردہ تحفہ لائق کہ بہجت آرای خاصر قدسی تہا و آن پیش بین بلند پر  
پرواز باشد ار سال دار دانا چون دیر گاہ است کہ دلاویز سخنان جز بہ زبان نکار بانان بنی  
بہرہ خاطر نمیرود و خورد البصدا ہتمام ازان یازدا شتہ و خوردش دل و جوش باطن را معالج  
کردہ حوالہ بدریافت صحیح نمود عرضداشت رانواب سہ سالارے کہ ظاہر و باطن ایشان  
بدوستی تھا پرست خواندہ دوستانہ و بزرگانہ خواب گرفتند ایند و تعالی کامیاب صورت  
و معنی گرداناد۔

## ۵۶۔ بزین خان کوکلتاش

پرکشش صورتی ظاہری عیادت آشکارو۔۔ ظاہری دوست ممتثر سیمان۔



جمع مُترجم کی رسم کرنے والا۔ دینا دار پیرشکی، علاج طبابت و دست بستہ دستوں کی خواہش کے موافق کام کرنے والا۔

صحت ذات و مسرت خاطر و درازے عمر شاید چون درستی و راستی و بزرگ نشی لازم احوال آن بیگانہ روزگار با دیگر در لوازم پرستش صوری اہتمام نمیرود و نہ ازان قبیل است کہ قدرت آن ندارد یا قوت گفتن نیست و یا فرصت کس فرستادن نمیشود لیکن نخواہد کہ محبت قدیمہ خود را بہ مشتی باطن خراب ظاہر آرا مشتبہ گردانند و مشارکت این گویہ بے شکوہ نماید اگر معاملہ با ایزد عیب دان است آنجا نگاہی صوری و اعمال ظاہری و ذنی نیست و اگر منظور خاطر دور بین ایشان است لہذا محمد کہ جوہر شناسی ایام بیگانگی کہ تواد صوری در میان نیامدہ بود از ایشان آچنان بظہور آمدہ کہ از آشنایان بل از دوستان پدید نیاید و ہزاران شکر کہ خیر اندیشی این کس چہ جائے کہ دوستی بمزاج نامستقیم زمانہ اشنار و نسبت و جلائل و شرافت آن در حوصلہ تنگ جہان کہ اساس آن بر بنا راستی نہادہ اند نمی گنجد بدست نیستیم کہ از فرمان حمزہ برای رسوم مُترجمان بیرون شدن توانم و جسمانی طبابت نکرده تا آن وسیلہ پرستشهای صور گدود و لیکن از پیرشکی معنوی بہرہ وافر وادہ اند و دران فرادان کوشش دارد و دستکام باشند۔

## ۵۷۔ نرین خان

من کہ میقیم آستانہ اہلینم اگر چون مُترجمان زمانہ بدین عنصری پیرسم ہم از خود چشم تخمین دارم و ہم از شما و اگر بینا ہا نہ شوق دل را متابعت نمایم اگر چہ در ملک آدمیت از بیخ آدمی شرمندی نمیکشم اما از نشاء و تیوی کہ آدم را بنا آدمی و دوست را بہ بیگانہ مشتبہ دارد احوال خجالتی مست المنة لقد آنجا کہ مناع رسائی شناسمت اقیاج فردغین کالای دوستی نیست اما از آنجا کہ نیکان زمانہ کہ اہلان کارخانہ شناخت انداردون ہمتی در خاطر گذاری دارند اگر این

را توبیید آن کم نکران بیست فطرت چیه دانند اللہ تعالیٰ از عمر و صحت و بهجت و توفیق کردار  
در خود دریافت بهره عظیم روزی گردانید بهار دهم ربیع الاول سنه نصد و نود و نونہ۔

### ۵۸۔ بزرگ خان

بزرگ نشانہ۔۔ بڑی طبیعت والوں کی طرح۔۔ لسان الغیب۔۔ خواجہ حافظ شیرازی کا لقب  
گرامی نامہ کہ نامزد این خیر اندیش شدہ بود اندر و در آن مسرت اندر و تحت آنچه بیا  
و وقت استعلام رفتہ نصیحت کردن را شرط اول مہذب ساختن خود مسرت و تحقیق این شرط  
ورد و چیز منحصر یکی دانستن و دوم کار بستن و بسا وقت نفس آتارہ ارواستن نیک و بد  
در اشتباہ کردار نیک و افتد و میدانند کہ چنانچہ دانای و ذوالفق امور مسرت توفیق علمای نشانہ  
بیزرافتہ در سوالہن ایام کہ بہکارش ناہما کمتر پر و اختہ بود اسطہ ثوت این شرط بودہ و گرنہ  
من نفور ہستی را کہ مستعجل رفتنم کجا در اندیشہ میگنزد کہ از دوستان عفتی حق را باز دارم  
کہ خاطر نشان آرزوہ نسوزد آنکہ از گفتن حق برہم خود و شایان دوستی نیست و درین مفارقت  
کہ کلمہ چند نوشتن نہ آنست کہ آزا پند و آزر ز نام نہادہ باشم عاشا شم عاشا این را از قسم دانستگی خود  
در میان آوردن و متاع خود را سرہ کردن میدانند از افزونی اخلاص و دوستی نیت۔۔ ان کلمات فہیدہ خود  
بآن نکتہ سخن خود پرور نگاشتنہ بود الحمد للہ کہ بعبارہ آن خود مشرب پسندیدہ آمد و آنکہ بقاسم خان بزرگ  
نشانہ صحت داشتہ دلش بدست آوردہ اند عیار نیک نہادی نوشتن را خاطر نشان دوست  
و دشمن گردانیدہ اند شکر دیگر آنکہ گمان خوبی بیایہ یقین رسیدہ آفرین کہ فہم خود ست بر عالم  
طالع و مطبوع را بہم بہا خریدارست گزیدہ مردانست کہ ناملائم را خریداری کند و اگر این میسر نشود  
منفر نشدن و کبتا وہ پیشانی در خوردن بہر بہت بندی کہ در سر انجام این نشانہ فرمودہ  
لسان الغیب عمل کند بدلت۔۔

آسائش و گیتی تفسیر این دو حرف است بادستان مطقت باد شمشان مدارا

ہرگز غم ناروائی مقصود پیرا من حال اونکو دو امید کہ این گزین روشن ہمین وجہ ہم گوش  
 آن دورین باشد و باب حقیقت اندوز عداقت نقش تواجیر شمس الدین خانی نوشتہ بودم  
 و باز بنویسم کہ چون ایشان آنجا اندا احتیاج بودن او نمائندہ باشند و در روز گاہ ازین جنین  
 راستی و درستی ناگزیر اگر چه صحبت امثال این مردم در لباس تعلق بغایت معتتم سنت اما اولیای  
 دولت را نظر در کار صاحب و ولی نعمت بنمائند ہر چند تواجیر راضی نباشد ہا را بحق کار  
 ست گو تواجیر راضی مباش و ہم ماہ ہمن سندھی و ہفت نگار شش یافت۔

## ۵۹۔ پناہ حکیم درہ معقول و منقول و مخالفین بحار فروع و اصول

### المخاطب الشرف الشیخ ابو الفیض فیضی نیشاپوری

این نامہ ایست از ابو الفضل در دمنہ کہ ناشکیبانی را با شکیبائی فراموش آورده ہم غمزہ  
 و نگارست بسوی آن برادر بزرگ مددی و معنوی کہ مزاجش سرجم نامور و جرات روزگار  
 مرہمش شفا بخش معولان امید گستردہ ہر دیارست در ماتم زندگی و ماتم گساری خدمت  
 والدہ مقدسہ کہ دلش در توار رحمت ایزدی غرق بود و بانسش در غلغل الطاف سڑی  
 مستغرق مشورست چون مغلوب قوت بشری و مقهور قدرت انصاری امم بہ پیہر  
 سرنگون و گہنگ بستجوی تسلیم مقید نیامدہ مثل نجار فاقد البصر و البصرہ بجزع و سوگند  
 مشغولست و چون از منتسبان خالوارہ صند گل یا درنایا تسلیم بلویا دارد عین  
 شکستگی خاطر و برہنہ باطن کویہ الحق بانفس در مسیان سنہ ہمد و نفس را از بزرگ اندازی  
 باز داشتہ و در سلی خاطر مجروح آن بگاہ و اتفاق است دگر نہ غمزہ را با نگارست چہ کار و ناچار  
 باشکیبارہ چہ آشنائی ای برادر سے گویم کہ درین مصیبت ہا از آن

و حادثه غم فرسایند و بگمین نباید بود حاشا و کلاما نما کساران <sup>تعلیمی</sup> را اگر در امثال این جولوت جامه  
 جان بیاک نشود مطعون خورد خورد و پیش پیش و یکم و اگر طبیعت بشری را که در مراع بدنی ساریست  
 در چنین هنگام تقاضای نباشد فطرت آنرا طبیعت کیمی دبایس آدمیت را پوستان بصحبت نام ماند  
 بلکه مقصود آنست که آن والا برادر خود را به تبیس اندوه بدست عوانان جرح و فزع ندهند که آن در آیین  
 ملت در دوش سخت آزارده مسافران عالم بقاست چربی سعادت باشد که در چنین نازله جانکاه هم از  
 والده عطفوفه خورد جدا شده و بیم بیامی کم همی راه نامرضی ایزدی رفته و هم قسرة العین خورد که صبر نام  
 دارد بدست ناخوشی خود کشته و سبب آزار آن منغوره شویم ز نهان صد زنهان که حاضر وقت بوده در  
 آرایش انجمن رضا و تسلیم باشند از طبلسان بدنامی که بر دوش این شیر بخت افتاده است از فقدان <sup>تشان</sup> و در  
 خود چه گویم آن نیک نهاد خیر اندیش خوش سلسل انجام را به تشنگ انتابانی که بست محروم دوستان گردانیده  
 است کو عطفوت مزاج فراخ حوصله که بر سر معامله و ارسیده دفعه تحسین گر باشد در چنین اوقات بروشنگ  
 که در اندامی بر بر است نموده کلی گشای خاطر مضطرب گردوی دانای رموز کیسه ماتم گساری ما کند بگاست  
 امروز آن روز است که نصیحت گر جز در خاطر بهار نتوان یافت و واقعه را جز در خولستان باطن که اثری  
 پیدا نیست نشان نمیدهند چه خوش فرستید است اگر بددقه نهایت ایزدی به بقرب خانه کردن  
 بر وادامن ناصح و واقعه بدست آورده شود تا عونت سدر راه معنی نشده از بار نصیحت گران روز  
 گار مقرر خبر نگار داند آبی بر او غریزه من در دمنده صورت و معنی و تمیز بهار ظاهر و باطن و من غزوه بیرون  
 و در دن را کجا سر رفت زدن مانده است اما شب گذشته که خاطر در کسنگل رخ شد اند صدی  
 بمعنوی آبله پا بود گلدسته عطفوت و مهربانی شیخ ابوالخیر طول الله عمره و رفع الله قدره نامه  
 آن اعظمی اشرفی را که دفتر اندوه و ناخوشی بود بنظر این غمزده آورده شور نشی غریب و باطن انا  
 داند آنجا که آن قدر دان عزیز شریف و راجه از راه گذر برادری صوری و چه از قهر اخوت معنوی  
 و چه از وجه شرافت ذاتی و چه از سبب فنون فضائل رسی و چه از واسطه صنوف شغائل کسی و چه  
 از دیگر خوبیها که بگفت در میان آورده و بعد از آن و بمراتبار که گاه عطفوت از عالم پدیری ظاهر

میشود و گاه مهربانی مادر می جلوه میکند و گاه دل سوزیهای برادرانه بطور می آید و گاه بطور دوستان  
 برود میکند این نسبتها و آن خود دوستی که مکتون تعاطر بدیع است چون بیرون ازین عالم نواند بود  
 من مهربان و چشم و جان نداده را تازه در جوش و خروش آندوده باین مقدمات گویا ساخت  
 ای برادر اگر این سنجی مسزای مقام دوام نبود و جز مادر بار ابا آن جهان نبایستی رفت اگر چه از خدا  
 شناسی بکام جان رسیدی بل ذره از محاطه فہمی و خود شناسی بودی جز رضا و تسلیم با خدا و آفرین  
 راه ستیزه رفتن بود فکیف که این مقام دنیا سے بیوفاسے و دست کش دشمن نواز سر نیست گذشتنی  
 و گذشتنی و منزلیست سپردنی و پرداختن که میچکس را رخصت اقامت نداده اند در چنین جا سے  
 و در چنین معالہ صبر را بار نیست تا بجزع چه رسد تنگ و پوی بسیار زود تر و امن رضا بدست  
 باید آورد و اگر از حال عبرت نشود نسخہ کہنہ فرمودہ روزگار کجاست عبرت بین باید دید اگر چه بر دست  
 آباد و بیافت بدید بزرگوار که بر موز و اسرار کار خانہ ایجاد آگاہند و ثوق تمام است کہ در چنین روز  
 ام حوادث از مسرت خانہ نعلای الہی میزبانی فرزند ان در سائر منتسبیاں فرمودہ باشند اما از ان  
 اشرف برادران نیز توقع دارد کہ غم بچید را در و امن خاطر پیچیدہ از دل آگاہ خود دلہا بخشیدہ دلہا  
 زہند کاغذ تمام شد و نیرو می نوشتن با انجام آمد منور عزم گفتن را اقل قدم است خود را باید شنا  
 و از زمرہ خواص بودہ پامی بندہ جمع کہ از غولانان زمانست نباید شد و بصدقات مبررات کہ متفق  
 علیہ خفلاست اشتغال باید نمود و انالہ و انالیہ را چون بیست و ہفتم شہر ربیع الاول سنہ  
 نہصد و نود و ہشت قریب انگ تلمس شد

## ۴۰ - شیخ فیضی فیاضی

مفادضہ والا تریاق مسمومان غم کہ دوم ربیع الآخر نگارش یافتہ بود ششم آن نزدیک  
 مسزای پرنانند مطابعمہ آن مشرف شد اللہ تعالیٰ سالہا سے بسیار بعلم وافر و عمل فراوان  
 یوفوری سوخ دور بینی دیدن ہنگامہ عامہ نماشاے دارا دشا محمد کہ مر ازمان جزع کہ شیوہ

خرد تباہ کرد و باست امتداد داشت در کمتر فرصتی آبله پائی بسیر منزل صبر که از قحط سال  
نیکی مدوح بزرگان است رسید از آنجا که قعر گو کم همتی خود بنظر می آید این سر منزل جائے  
شکر است لیکن از بلند بینی و پیش روی برضای نیشود و بجز نزهت نگاه تسلیم خود را تالیس  
شکر گذاری نمیداند و آنچه مرقوم شده که هر چند جزع و فزع را میدانم که ناپسندیده است  
و با هر که مقدمات قبح آن در میان می بهم قد قبول نمی ایستد و معذرتی بخشش نمی و چراغی در  
ظلمت آبادی صبری او از وقت نیشود ای وانا کے آگاہ دل هزار بار روش پختن نان و  
بمنج که هر روز بکار میرود بنظر درآمده با چندین مراد اولت علمی و حسے اگر باین شغل خود قیام نمایم  
و سحر سامری بکار رود این ایشیت صورت نه بندد و بقامت میزه و از معنی و در طنج میا بد سری  
کار بهانست که طکه علمی در عمل چندان مؤثر نیست و تا بحاسبات خصمانه خود خواهی نتوانی بیاید  
غیر آن وقع معاشرت اعمال حسیه میکند او را اقتدای اعمال قدسیه مرفیه بهم میرسد اللہ تعالی  
چنانچه دریافت بلند عطا فرموده است که دار و الا کرامت فر باید امید از عطیات و اہمب اعطایا  
انت که بزودی چنانچه و امن صبر بدست آورده این رخا گرفته نمر گرامی را ہم آغوش تفویض داشته  
کامیاب صورت معنی گردانا و العاقبة بالخیر

## ابن شیخ ابو الفیض فیضی!

اللہ تعالی بگرامی وسیله ایشان تسلی خاطر ضعفا که با سیری طبیعت عقل خدا آگاہ  
ندارند نموده باشد که طبیعت بر ہم خورده و این مدعی کذاب معرفت را ازین ر بگذر طینت  
بهم رسد و نفسی چند که از عمر گمان برده میشود خرد را از مشاطگی طبیعت باز داشته و در نبرد ناموان  
نفسانے خود او را همیشه مغز گردانیده آید و آنچه از مغنمات عظمی شمردن ذات اقدس حضرت  
قبله گاهی دامت برکاتہ نوشته بود در موجب مسرت خاطر شد فی الواقع اگر آن قدر دان  
ابن را نگویدای برادر بزرگوار! قطع نظر ازین نسبت طینی یا خلکی یا بدنی یا ظاہری امروز

در معمورہ روزگارِ علمی با عمل آراستہ چین بزرگی بس کیا بست ایزد تو اتا ان مجموعہ کمالات قدسیہ  
را بکھرت ہدایت و تکمیل مانتا قصان و مسائر مسافر ان باد یہ طلب فرادان سال وین نشاء  
دارا و دارا توفیق نعمات پسندیدہ و تحصیل ملکاتِ نچیدہ بد باد آئین۔

## ۴۲۔ شیخ فیضی فیاضی

ہشتم ربیع الآخر ستہ ہزار از بلدہ قاخرہ لاہور عریضہ اشتیاق کہ ذریعہ اتصال است  
رقم پذیر میشود امید کہ بعافیت رسد چہ نویسم و کجا تو نم نوشت آنچه از دوری صورت  
آن اشرف برادران و عزیز ایشان بردل این مشتاق میرود و اما اولاً چون دیدہ حقیقت  
پہن نظارگی پیشواز کشیونات عالم آرا سے ابداع و تنوعات مراتبِ علمے کہ بحدارج  
ممنصہ ظہورے مشتابد اگر بہرنگر اید چہ کند حاشا حاشا اگر راضی نشود چہ ناہمندگی  
باشد و ثانیاً چون خدمت صاحب و بادشاہ این کس سمت خاطر اخلاص گزین نیز اگر  
خرمند نباشد از عالم اخلاص چہ نصیب برداشتہ باشد و ثالثاً چون غرض اصلی  
ازین سفر عافیت انجام اصلاح احوال جمع کثیر از مخلوقات الہی کہ بد وسیلہ دینی  
و حق شناسی و خدا پرستی و نیک اندیشی و نیرد سے عقل حقیقت شناس اخلاص  
پرورش حقیقت خفایت و بزرگی خدیوزمان خاطر نشان سادہ بوجان دور دست و نگار خاطر  
حق طلب گشتہ آنگروہ را انبادیہ ضلالت و صحرائی بیگانگی بشاہ راہ ہدایت و نرہبت سرمای بیگانگی  
آوردن مورد انواع تفقدات خسروانی گرد ایندن سمت اگر ازین دوری ضروری آزرده دل ماند ازینک  
اندیشی و نیریت عالمیان بہرہ نداشتہ باشد امید کہ عنقریب بصورت و مسرت و حصول مفاصل بریند  
کہ نگرانی بسیارست و چون مسافت دورست در دستار دن نامہ ہای مسرت بخش  
کوشش نماید۔

## ۶۳۔ مکان آفرینش و پیدہ وانش و پیش شیخ ابو الخیر

شایدتگیهای نفس الامری نسیب آن برادر گرامی باد و پیرزاد آنچه در آویزه طبیعت و فطرت نوشته بود و شکرانه فرزند مندی گزارده تفاوت حصول مراد است بر شمر و دیار را مریش یافت هر که آهنگ آن در دکه بانالائم روزگار و برادران بر خاش جوی راه آهشتی سپرد تا گزیر وقت آنست که آن پنج مضمون را بیاد آورده لحظه لحظه آن معانی و انجاید که غیر محض جزذات حق نباشد و ثرو خیر برابر و شر غالب چون شر خالص طرز مسمی نیکم و هر چه بر شر از پیدایی بر آید خیر غالب خواهد بود و هر آینه عاقل را با خیر غالب اگر از شورش طبیعت دوستی و یکتائی صورت نگیرد و مصالحت را چهر افتاز و چیرا نشود لیکن از تنگی غفلت و خودیشین بینی این اندیشه بخاطر نگردد و اگر خیر مریش نزد تنگانه رضاء تسلیم در دل باشد با این و در شش و اتم تا گزیر آن حال آنست که تعقل نماید و تکبر بر نظر کند که فاعل یقینی بر آید و بحال است لا مؤثر فی او و الا الله طیب با شناسا که معالجه او متقوم است بر تنخ و آرد و که خوردن و پیکساده پیشانی در کشید و منت پذیرند و ادر جمان آفرین آنچه بدو بفرستد چگونه و چرا آرد و گی را راه و همسند آدم را در او نظر است و کم کسی باشد که از آن بهره نداشت یا شریک حواله به خدا سگ کردن و ادر آید در دم و چشم از او پوشیدن و اسباب در نظر داشتن چنین نظر اندوه برد و غم کابد و برضاد تسلیم پیوندد جاوید بخشد و دید در دم غم افزاید و جان گزاید پس بخت در آنکه در آفریننده دید اول جستجوئی سخت کند و تکاپو سے اصل نماید۔

## ۶۴۔ شیخ فیضی فیاضی

الله تعالی آن گرامی برادر را از وسعت علم و دولت آباد کل آورده از حوادث روزگار که خوے و عادت اوست متاثر و متاثر می نگردد و چون خلعت مروانگی پوشانده حالت فزراگی نیز بخشد مسافران کاروان سراسر دنیارا اقتدار کار و بار در پیش است که اگر اندک مسزجیب



اندیشہ فرو بردار پستی و پیش رفتی یکے آزدہ نباید بود و دوش اول شب عنایت نامہ حضرت  
قبلہ گامی دامت برکاتہ از پنج شش کردہ رسیدہ ازین حیثیت کہ مژدہ قدیم آن ولی نعمی بود مرت  
افزود اما ازین جہت کہ آن اشرف برادران بواسطہ تبہ ہمراہی فرمودند متالم گشت اللہ تعالیٰ  
شفا عی کرامت کناو۔

## ۴۵۔ شیخ ابوالخیر

اللہ تعالیٰ آن گرامی برادر را در حمایت الطاف بیکران خود دانستہ بگو تاگون مرادات رساناد امروز  
متوجہ منزل پیش شد شہان نحدائے کریم کار ساز بسیار داندوہ و ملال تخطا طراہ ندہیدو  
بدوام خدمت شاہنشاہی سعادت اندو رسید و در نیایش ازیدی و تحصیل مدکات فاضلہ و آبادی وقت  
لحظہ عقدت نمود و در خبر داری فقرائے باب اللہ و بچونی نیان و در پوزہ دلہا بیشتر توجہ کنید اگر ازل  
گرفتگی من چیزے نتوانم نوشت در دل نیادند بہ نیکان و بدان لا و خیر اندیشے بسرزند کہ موجودات  
طراز خیر غالبے دارند آوے از خود بینی شہا سائے آید زیادہ چہ توبید۔

## ۴۶۔ شیخ ابوالخیر

بھگی اندیشہ در خدمت گہان خدیو داشتہ در فراہم آوردن شالینتہ خود با بیدارے نمایند  
در تحصیل خواہشہاے زمانے و برآمد مقاصد صورتے ہرگز با بیچس لجاج نکند کہ کار ساز حقیقی  
چنانچہ باید بظہورے آرد بیکین اہل تعلق را لختے دل با سباب نہادن ناگزیرا تا تدبیر خود را بحفظ  
ظاہرے چیزے نشوند چشم دل بہ نیرنگے تقدیر کشاید و آنقدر کہ در حوصلہ فرصت گنجد از علم  
و عمل بہرہ برگزند و بجز زبان و خدا جویان رسیدہ نیایش نمایند و ہمت خواہند۔

## ۴۷۔ شیخ ابولسکات

اے مکہ برادر کار و خلاصہ عمل در دیو و دنیا در صورت و معنی از خواہش فضل و عنیب

نامقبول خود را دور راستین ست که جمیع برگزیده بائے الہی کہ بدرجہ مقبول رسیدند انہیں بہت  
 ست ہوشیاری و تغافل از زلالتِ اربابِ جہانم لازم و اندوید و بارے حوصلہ و فراغ  
 رنگاہبانی کند و ہر کاریکہ کند بے تامل نکند و مادام کہ اندیشہ و دست نہاید و نیک و بد آنرا  
 بدیدہ و درین نہ بند و بدایان مشورت نہاید و در پیج کارے کتابِ نرنگے نہ کند و از اعتبار  
 دیوے و انجورے از جان و دود و دنیا و بھوم مردم باوہ ایست کارکش غفلت افزائے و  
 ہوش ربائے۔ ۶۸ بہ شیخ ابوالخیر

برادرِ گرامے موفق باشد الحمد للہ کہ آن برادرِ نوشتہ بود کہ لختے قیسرہ قسلی خویش نمود  
 بابا ہمہ بخش و خوردش و اندوہ و شادے از نقصانِ بشریت ست در بارگاہِ عبودیت  
 گنجایش نداد و ہمہ خیر محض ست جاے سپاس گزارے نوشتہ عالی بکسرے و اندوہ  
 گرانجانی ست در بعلچہ نوشتہ شد۔

### ۶۹۔ بہ شیخ ابوالخیر

فرہنگ:۔ بالکاتبہ۔ خط و کتابت میں۔ تن پرور سست۔ رقبہ۔ گردن۔ غلام۔  
 گرفت۔ رنج۔ تشمت۔ پریشانی۔ اللہم ارزقنا۔ اے خدا! ہمیں روزی دے۔  
 در مطالعہ رقیمہ آن برادرِ بجان برابر سرت بود او ہموارہ بعافیت باشند و در دوام حد  
 حضور و لوازم شعور آنچنان باشند کہ ہر گاہ بالمشافہہ و بالکاتبہ حرفے درین باب گوید یا تولید  
 از قسم تا کید احتیاطے باشند نہ تا کید رسمے در شفقات و ترددات نفس خود را متعاضد و سائنہ مطمئن  
 شوند تا مقاصدِ صوری و معنوی در کنار افتد کہ تن پرور بجائی نرسد و متاثر از حوادث شدند در رقبہ بلند  
 نیاید نہ در مند کارشناس را چون دیدہ اقبال کشودہ کند و سراسر فاعل ہمہ چیز جز جل جلالہ نداند  
 مہمان داند کہ کنندہ این قدیر خیر رحیم ست ہرگز فتنے کہ از روی طبیعت بشری باشد منضم شدہ جاے

تَشْتُّ و مسرت و خرسندی بهم رسد اللّٰهُم ارزقناه چه نولید العاقبتہ۔

## ۷۰۔ بحدۃ الملک قاسم خان تبریزی دیوان شاہ مرو

فرنگ شہجہ۔ بری۔ وقار۔ آہنگی۔ آرام۔ پردباری۔ ابلاغ۔ پنچانا۔

خاطر بر جمعیت احوال آن حفاظت مآب متوجہ است امید کہ مسرور دل باشد از سحر صلیک مہربان  
و بے تدبیری این گروہ بگر خون ست اول چنین بزرگی را بر سر زینداری بردن چه لائق و سہرگاہ  
فرزند ان او آمدند و او خود ہم ارادہ لازم داشتہ باشد بپاسے چه مانند شہادہ و انانیت  
طہ لیا م دلبا و کشید و پیوستہ درد بار بودہ آگاہ دل با شید و خور و خواب و فراغت یکسو تبادہ  
بدل و جان خدمت شاہزادہ جوان بخت اقبالند ان تمام تا پای کشیدہ میشود کہ از بی التفاتی  
و برکات شہید مہربان خاطر قدسی شاہزادہ بقدر غباری وارد و در اوقات مرضیہ بعضی رسانید  
الحمد للہ شہار خدای تعالی عقل و در اندیش و دل و اتا و حوصلہ فراخ دادہ است اعتماد بر عیادت آنکے  
و عیادت بادشاہی نمودہ آنچنان رونق کار خود طلبند کہ ہمہ چیز را ان و گردن کشان بنا کام در لازم  
اطاعت اہتمام نمایند و سر کرد آن صورتہ نجو مند معروض دارند کہ نہ قبول نہوانند یافتہ و  
جیمتہ از اخلاق پسندیدہ کہ فطری شاہزادہ است باد بیدار و باشہ صورتہ قویہ آہنگ و وقار  
و گذشتن از تمہیرات و معذور داشتن کوتاہ حوصلہ او در روز و شب و آگاہ و در شہادہ و مہربان  
کنت اخلاق و توازن شاہنامہ و پیکر نامہ باہر نامہ تبصیل میگفتہ باشند امید از خدای مہربان آن  
داد کہ رشد و کار دانی و محابہ سرہ گردن و دلہا بر دست آوردن و مہنگامہ سپاہی آراستہ روز بروز  
افروان شود و اعراض نفوس ہمہ نیست کہ جز یک صاحب نامہ امیدوارم کہ پیش او مسافر ملک بافانم  
لیکن دو لغوہ تقیستہ ام اختلای اتالی شہادہ ای بپند قبالی فتاوی عدوت نامہ خرد میدانم  
چند چیز ضروریست کہ یاد میدادہ باشند نخستین خبر داری شہادہ می کہ دوست دشمن بشیرا را ندوم شہادہ  
ہمہ روز کشیدن سوم الوکش خاصہ مردم غلان و یک زبان کار طلب نفاہن و ان جوہار کم اندک و بون

طریق انعام و انکسار مسلک و اتقان خیم توذک در خانه را به شایستگی سرانجام نمودن چه وقتیکه شاهزاده و ملا  
 که سواد و شوق و علم و ادب و کمال و کرم و دلدادگی باشند بر کدام را جامی معین باشد و آداب صوری آنچنان  
 مشهور و معروف و نامور و یادگار و سبب تمیز و تفریق شود که مزید می بران متصور نباشد ششم پانزدهم که در پیش  
 و عزت و کرامت و شرف و کرم و دلدادگی و سبب تمیز و تفریق شود که مزید می بران متصور نباشد ششم پانزدهم که در پیش  
 تقدیر و همسایگی و تفریق و تفریق و کرم و دلدادگی و سبب تمیز و تفریق شود که مزید می بران متصور نباشد ششم پانزدهم که در پیش  
 خبر و نباشد و از تقابل و تقابل ایشان بیست و هفتم مورد بیرون هم در خون و پیغمبر مت ساختن اهل ناموس  
 بسیار اهل نمودن ای عزیز اگر شمار راه سخن بنا شد و همین نوشتی را در دعوت بخوانند و اگر خوش آید اعلام  
 بنشد که اگر آنچه خاطر سداً اطلاع نماید اگر چه پیش و رسم که آن عالی نهاد محتاج این سخنان نیست  
 و اخلاق صبیح و کمال و ناموری ایشان است بیکن از آنجا که بعضی سخنان بشود و دل بیسوز و بی اختیار  
 حرفی چند بر زبان رفعت الله تعالی کویق امکان نماند و قرین روزگار فرزند و آثار ایشان گرداناد و حجت  
 شعار و تباریکه را گویند که در سبک نیستند و نیکنند که آن منظم در آنست که دوست و دشمن منظور  
 نور شد و عادت است به جاسوسان که در دل و جسم و دل گام و سر انجام دهد و در آن تحت شکار است  
 نمودن کلام است از پیشین و در مشورت و در وقت و این دانست جوهر نیکدانی خود را که مظنون خاطر با دست  
 خاطر نشان جهان بیان سازند خواجہ ابرہی که او را خند و تکار کاروان میدادیم باید که نیکدانی خود را وسیله  
 برآمد کار خود شناسد که دولت بد نفس چون شعاع خمس است الله تعالی قران حوصدگی و برداشت نا  
 ملائکہ غیر عاری جمهوری نام که شمار و خنوار است نصیب کناد۔

## ادب نظام بیگ خان پرنری

فریبگ است از ترقیب امید کناد۔ ابدال۔ الله وانوں کایک کرد و چون کے و مورد سے زمین قائم ہے  
 وہ کسند کی ہے۔ پانوں کوئی شام میں رہتے ہیں۔ مافی و مورد سے مفادات ہیں جب ان میں سے کوئی امر  
 جاتا ہے۔ و در لہر اسی۔ کتب بد سے ہیں مقرر کردہ جتے ہیں۔

بدلا۔ اللہ والوں کا ایک گروہ یہ سات آدمی ابدال کے علاوہ ہیں۔ جو اب ان میں سے کوئی مرنا ہے۔ لونی  
 آدمیوں میں سے کوئی مقرر کر دیا جاتا ہے۔ ابدالی و بدلائی۔ مراد۔ خوبی و برتری۔  
 ایندو یہمال یا دیبا ہموارہ بھی اسبہ نفسانی کہ بہترین کارہاست موفق باشند اگر از تا ملایم کہ زمانہ از ان  
 فردان وارد بفراخ حوصلی و مسدب شناسی اور و چارہ پذیر نشو و زندگانی نہ شو ارمست اند و نور  
 ویدوری ایشان رقب آنکہ ہوارہ این اندیشہ قدسی آن سیکوین نیک۔ اندیشی را در تربیت  
 آباد شادمانی و استہدای نجای بہتات سرگرم وارد ویر از مساعری روزگار آنکہ حکمت اللہ شہر از می  
 را کہ از اضبای سرآمد روزگار است و دانش و تجربہ او اطفالیج ریان تدر و نغدہ است کہ ہر اچھیل نہایت  
 شاسر اوہ والا اقبال ہشیار حرام قدروان رخصت فرمودہ اند امید کہ بنویسہ است دائمی ایشان مسرور  
 فارغ ابال باشد و ابدالی و بدلائی ان یگانہ وقت سرمایہ افزائش جیا واد باشد و السلام۔

## ۷۲۔ بعدۃ الملک قاسم بیگ خان تہرنزی

فرہنگ۔۔ راج۔ غالب۔ لونی۔ نعمت مقصدی۔ ایسی نعمت ہے جس سے  
 تک پہنچتی ہے۔ کار فرمایان ملکہ اعلیٰ فرشتے۔  
 ایندو خسرو بخش جان آفرین کہ بے سابقہ خدمتی بہا بہت نامی گونا گویں سے بندہ و سر ہموارہ فانی  
 و معین ان معدن راستی و درستی باور کسم فرستادن نامہ و قاصد باستی کہ حق و عدل و انانہ و درستان  
 محمول بنائند لیکن بہت حکمتی حقی دہلی دار عالم آرا می میاں غلام و ابدالی شائع ہوا  
 بلکہ کار بجائے کشیدہ کہ درار باب خلافت و نگار زبانان تیرہ دل بیشتر و راج وارد ہوا ان  
 این خیر خواہ جہود نام کہ باستان از دیر گاہ نسبت دستہ و محبت وارد گشتہ ان را کہ خود  
 والا از حلامی بیچون اولاً از بادشاہ و صاحب خود ثانیاً بر آید مقاصد محمودی و معنوی انسان  
 میخوابد و فروقی توجہ و التفات بادشاہی نشان عنایت و لطف الہی میداد و انہی کہ توفیق نشان  
 پیرایہ قبول یافتہ خرمندوست انشاء اللہ تعالیٰ انہا را روز بروز افزون کرد عجب کہ انہا از روز

نموده اند اگر گوش رسیده که حضرت بنی عنایت اندلقین و اندک که ساده مردی تا دانه گفته است یا دانه  
 از نقصان خود خیال تباہ بخاطر آورده کامیش انگیزست حاشا حاشا که این راز بجهت خوش آمد یا بطرف  
 شما میگویم من که از سود و زیان خود برآمده راست و حق را از بیگانه دریغ ندارم از مثل شما که چندین  
 محبت و بیعتی در میان ست چون مخفی دارم و اگر از فرمان اعراض تا که گاهی شرف صدر و بیاید آورده  
 خاطر اند خود را بمعنی را خلاص را سخ و عقل درست ایشان دور میداند چه رسمیت با تشانی  
 که بزرگان دولت با مخلصان نمود که از فروغ اخلاص و اعتماد پایه اعتبارشان از دار گذرشته  
 است بنی ملاحظه هر چه بخاطر میرسد میفرمانید صاحبی که آرزوی خود ظاهر سازد اهل خرد این را عنایت  
 عظمی دانسته خوشحالیها فرموده اند و آنکه اظهار درویشی نموده اند از این آرزو گویا بخاطر رسیده اصلی  
 ندارد که این درویشی نه بکار دین آید نه بکار دنیا و اگر داعیه آبی برین آورد آن خطر رحمانی ست  
 در مرتبه بظهور خواهد آمد تا چون ایشان نعمت پرورده این درگاه اند مقضیات حقیقت و اخلاص و لا  
 آنست که پاس خاطر فیاض صاحب خود که هم پادشاه سعادت است و هم فرمانروای معنی دارند چه بنده  
 را لازم ست که خواستش خود را در آراء صاحب محو سازد و قطع نظر ازین در شعار راست معاملان  
 بنی رضای خود یوزمان و سخاوتان جهان از احاد الناس الاق نیست چه جای آنکه مثل شما اخلاص  
 مندان که در امرای بزرگ انتظام دارند مثال این حرف در دل گذارند تا زبان چه رسد طریق  
 خود مندی و روش حقیقت مردم ظاهر پرست نمک تناس بلکه آیین سوداگران معامله فهم آنست  
 که در صورتی که خداوند جهان بے عنایت باشد اینچنین اندیشه بخاطر نرسد بلکه در هنگامه  
 خلوت در خدمات ولی نعمت پیشه کوشش نمایند تا مورد آفرین کار فرمایان بلاء اعلی شوند  
 باعث توجبه و عنایت صاحب الزمان شده نیکنام ازل و ابدا گردند کیفیت که صاحب در تمام  
 عنایت در رعایت باشد در منصورت خود چه گنجایش که اینچنین حرفی دل آزار مذکور شود اینها هم  
 یکسوز سخنانی بزرگان پیشین اندکی از بسیار بلویم حضرت شیخ علاءالدوله سخنانی که از کبار اولیاند  
 در زمان شباب دزیر بوده اند جذب و در رسیده رخصت حاصل کرده عزت اختیار کردند

چهل سال توفیق ریاضات و عبادات که در عرصه بشری کمتر گنجد یافته در آخریابی قیامت را  
 در واقع می بیند که تحقیق اعمال مردم می کند بیکارگی علم شد که کردارهای نیک و ثواب و عبادت های  
 چهل ساله علاوه بر یک پد و ثواب آنکه در ایام وزارت خود دل پیرزنی بدست آورده  
 بود در پله دیگر نند این پله راجع آمد چون شیخ این خواب عبرت بخش بیدار شد تا صاف و افسوس  
 داشت که اگر قدر این اول میدانستم هرگز بدویشی ظاهر نمی آمدم و پیشتر نوکری نمی گذاشتم ای  
 عزیز من این داستان برای عوام الناس است و الا بغافلان دور اندیش چه نویسم که پرتی  
 است که در رویشی کار خود تنها ساختن است و در نوکری کار جمعی سرانجام نمودن و اتفاق اولیا و  
 عقداست که نعمت کسی بهتر از نعمت لازم است دیدن سخن بسیار است و فرصت کم همان  
 بهتر که خود را ازین باز داشته بنحان دیگر پروازم و گیر ثواب اقبال اثار می زین سخنان گو که خیل  
 اظهار رضامند نوشته بودند بسیار خوشحال شدم از بزرگان با هم اتفاق و بکجی و آنگاه در  
 کارهای بادشاهی بنحایت پسندیده و خوش تمام است خصوصاً دو لقمندی که نظرش بر بیوفانی  
 و بیادنی بقانی آن افتاده باشد و با همانیان خاصه بادشمنان جز نیکی نمی کند امید که بهر وجه باشد  
 نا ملائم هم را بان بزرگی و فرسخ حوصلی خود بر داشته بحسن اتفاق این کار را با انجام رسانند  
 پیوسته عرض و قلع و سوارح احوال نصرت اشمال معروض دارند و بگریه همان آرامی حضرت  
 شامشاهی چنان اقتضای که در حدود خود مشاب و در نجوت قلع و متحکم اساس نهاده با تمام رسانند  
 و دروغی این کار به پهلوان محمود مقرر شده و همراه انجام آن بر ذمه ایشان است چون فهمیدم که بقصدی  
 از خوابی گزافی بهم رسیده مرا که در سخن گفتن بجایات ندا شستم محبت باین مقدمات گویا ساخت  
 ایند تعالی آگاه است که قطع نظر از آنکه برادر شما دو دست با باشد امروز در مهربانی و راستی و حفظ غیب  
 در اسم برادری نظیر و غیل ندارد و آن مجتبی که او را به نسبت شما فسیده ام از هیچ برادری ندیدم  
 هر چند خواجگی بیشتر آشنا شدم بهتر یافته امروز که فساد زمانه است و برادر چنین دیر بدست یافتند  
 بسی نیکو این باید کرد و دیگر آنکه خود را حاکم کال مستقل دانسته از اندیشد تغیر و تبدیل ایمن بوده

در نظام مہمات آن صوبہ اہتمام نمایند و پیوستہ بتفاتیح احوال مسرت آرائے خاطر گرفتند  
العاقبتہ بالخیر۔

## ۳۔ بہ عمدہ خوانین بلند مکالمات صادق حال

فرنگ، محشور، و شخص جس کا حشر ہوگا مقصر، قصور والا، کوتاہی کرنے والا۔  
ضروری الاعلام، وہ بات جس سے خبردار ہونا ضروری ہو قطاس، چتور، جو پہاڑی  
گاتے کے بالوں سے بناتے ہیں۔

ہموارہ خاطر محبت گزریں خواہاں صحبت بہجت بخش آن معدن صداقت و محبت میباشد  
و ماتمس آنست کہ در رسمیات زمانہ کہ فرستادن نامہ و پیغام باشند این نخلص را معذور خوانند  
داشتند کہ از بسکہ طرز دور و بیان عالم شد نمیخواہد کہ در آن روش محشور باشند لکن الحمد کہ در  
ہم صحبت و حفظ العیب مقصر نیستیم و آنچه داتم کہ ضروری الاعلام ست خواہم نوشت و  
شرح احوال در خانہ را چوں قرۃ العین یا محمد متعہد ست آفرام کرد دانستہ نینویسد دیگر  
انہوں کہ لشکر باہر سردکن تعیین شدہ است امید وارم کہ جوہر ذالی شاکہ خاطر نشان نیست  
بر شہنائ ظاہر شود و در ایستاد و اتفاق با جمہود نام چہ نویسم کہ آن شیبہ مرضیہ شماس  
خاطر عزیز خان خانان را کہ بغایت گرامی ست پاس داشتن ضروریست امروز وقت  
آنست کہ نازکیہای گذشتہ را از خاطر دور ساختہ در محبت افزایند و ہموارہ ہنگامہ محبت  
گرم دارند و در افزونی محبت شاہزادہ ہای اقبالند کہ شند الحمد للہ کہ ذات قدسیہ این فونہال  
آنچنان ست کہ در تحصیل مکارم اخلاق گنجایش تعلیم و تعلم نمائندہ جمیع مراتب کوفی و الہی را از میان  
القاسم القاسم حضرت صاحب الزمانی در باقتہ تہذیب اخلاق نمودہ اند اما عالم بشریت باقیست  
در امثال این جمعیہا مثل شہادانای رموز دانی نیک اندیشہ اخلاص تاوی ضروریست و خود میدارند  
کہ مراجز رضای صاحب دولی نعمت و بادشاہ خود مطلبے نیست محض از برای ارتقاء مدارج دولت



روز افزون صاحب ہمارہ در خیر خواہی و خیر اندیشی آن بخت بلند ان خود را معاف نداشته ام چنانچہ  
 بر ہمہ روشن ست دلہذا در فرستانِ غرض بشا ہزادہ اقبال مند نہ پرداختہ ام کہ مبادا بخاطر  
 کسی رسد کہ مرا عاقبت بینی برین میداشتہ باشد کہ زندگانی خود بی صاحب نخواہم خدا انخواستہ باشد  
 و اگر تقدیر بہلت چند روزہ دید دیگر در لباس تعلق باشم خصوصاً کہ مہین برادر شیخ فیضی آن طور  
 سلوک فرمودہ بحضرت آنچنان نوشتہ باشند کہ فتم کہ خیر اندیشی من کسی بعرض رسانیدہ ہما تقدیر  
 کہ خود دید بودند چہ شد آنم بر طرف حق اتنادی کجا رفت امید آنچنان ست کہ اگر فی الواقع  
 تقصیری ہم بود بخاطر نمی آوردند چہ جای آنکہ نہمت بدگو بیان اینہمہ از جباروندند لحد کہ خیر  
 خواہی مرا سبب و علت التفات ایشان بنود کہ زوال پذیرد عرض ازین مقدمات آنکہ چون قاصد  
 روانہ میکردند بچندی کہ تشریف حضور داشتند حکم فرمودند کہ چیزی برای شاہزادہ فرستند بندہ آنچہ  
 لائق حال خود میدانست سرانجام نمودہ بود چون حکم بود کہ بعرض رسانیدہ فرستند و ہنگام عرض  
 آنچہ خیال شدہ بود مقبول بنفسار و از آنجملہ بازو جتہ و قطاس را بعد فرمودہ حوالہ قاصد نمودند  
 حسب الحکم امر فرستادہ ہشتم ربیع الاول نگارش یافت۔

## ۴۔ بصاوق حنان

فرہنگ۔ نشاء خاص معنوی۔ علم تقویٰ۔ ہوا۔ دوستی۔ فتور۔ سستی۔  
 اینہ دو نام مردم قدردان محبت گزین را بسیار دارد و فتم تقدیر خوش بود چہ دنیا  
 و اہل دنیا بخاطر غیر مید و نشاء خاص معنوی سے مدد طلبند مشغول سرگرم رہا ہوتا ہے کہ گزین سفاقت سے  
 باز خوبی ہوا گماہی تشبہ اگر چہ اند باطن ظاہر آور و مادہ جوییت باطن فتوری نہ رفت و سستی ظاہر  
 روشی دار و ظاہر من ہمزنگ باطن غفلت بسیار چنانچہ یاد را بہتر ازین متوجہ ہم کہ مدد طلبند اخلاق و دنیا  
 نمودہ اوقات بر شد ظاہر سے متعلق نگراں اندا تبست جو آپ سلام یار۔

## ۵۔ ہمالیہ دار جعفر خان دیوان ملقب بہ صوفی خان

فرہنگ۔ شنیچ۔ برہ۔ خدمت فروشی۔ ظاہر دانی۔ مرحوم ولی کنایہ نادان سے۔  
 شمشکین۔ جگر پرانے والا۔ ماتی۔ ملائے والا۔ حیرا۔ سباری۔

صداقت نامہ محبت افزا اور دریافت و ازوجہ خاطر مفسر شرح شد و آنچه در باب نشانی  
 آن شخص رقمی فرمودہ اند صحیح بجانب ایشان است و لہذا ایمانی در منظورند داشتن این عمل شنیچ و در  
 خیریت کوشیدن و در محبت زدن کہ ہیبت المقصود است کردہ بود و نیز نصائح از جہت کہ نشانی  
 اہلیت باشد کہ بان کار آئندہ خطا کنندہ نوشتہ و مینویسد و اثر آن ظاہر نخواہد شد و شرح آنرا کہ متضمن  
 خدمت فرشتہ است لیکن الحمد للہ والمنة کہ ترددات پسندیدہ و غمہای درست ایشان بتازگی خاطر  
 نشان حضرت شاہنشاہی شد و از یک توجہ بہر از توجہ رسید امید کہ روز افزون باشد خاطر و  
 رام توجہ خوردانند کہ اعتدای احوالی صوری و محتوی و فتح و فیروزی ظاہری باطنی آن نشانیست ہر دم  
 و در دم را در عالم اسباب از بادشاہ خود داشتند عامی کہ دور ملک حقیقت از ایزد و بہان آفرین مشا  
 ینمایند و دادار غیب دان راند کہ درین کار تحصیل دوستی و سر انجام دستان می کند و ہوناہم نیک کہ پای  
 بند مرحوم دلالت خاطر را برین ندارد و در وضع شقی و جہل متفہمتی نیز پیرامون خاطر خدا پرست  
 نمیکرد و بلکہ ادای شکر نعمت ملازمت این خلیفہ برحق و ہادی مطلق را اندکی از بسیار اسباب انتظام  
 می بخشند خاطر شریف جمع فرمایند کہ درین نزدیکی شاہزادہ جوان نجات اقبال مند با سامان لائق  
 رخصت کابل و آن حدود بشود و از توجہ شاہنشاہی کہ حصول مقاصد علیار مشکیم است چہ گوید  
 این کس کہ توفیق شکر آہی و رگ کشن ہمیشہ بہار تسلیم جاہم رساندہ از علم یقین نزدیک است کہ  
 بعین یقین این مقدمہ سعادت کہ دستاویز صلح کل بل محبت کل است کہ جز خیر غالب خلعت فاخرہ  
 ہستی نیپوشد مشرف گردد و چہ خیر محض جز واجب الوجود تواند بود و شرف غالب چون شرمسادی ہمزاد  
 شرف محض است کہ اتناہ آن معلوم و ناوانا دانست و امروز کہ با شراہ زمانہ آہنگ صلح نمودہ خیریت

آثار امینو اهد قیاس باید کرد که مراعات احوال سعادت اشغال گرومی کنه نخبی و نیکذانی و دور بینی بخاطرش  
 ممکن باشد چگونه میکرده باشد و دند الحمد که اگر چه فیما بین رابطنه رسمی کمتر بود اما رابطنه معنوی که مدار  
 بر خیریت داشته است همیشه قوی بود بی تکلف و بی مبالغه شمار بسیار دوست میدادم همیشه بیکه از آن  
 بقدر اندیشه هست آن است که تیزی و باندک چیز از جای شدن که شمار میرزایان است پیرامون  
 احوال آن نکته سنج نگر و چون دل صاف و ذات خیر اندیش دارند ممکن که بتو بی لائق بر طرف شود  
 ظاهر و آنست که آن خطا کننده را طلب عالی عنقریب ملحق آن لشکر گرداند اگر بمقتضای بشریت تنگی  
 و تلخی اظهار کند امید که نکند شماله صاحبان اخلاص اید آنرا منظورند داشته در ملائمت افزایند تا عنقریب  
 این کار با تمام رسد که شمار آور در خانه بنخوا هم عرضداشت ایشان بر وجه احسن گذشت و حسن شد  
 بوضوح پیوست و بسیار مجرا شد فرمان که شاه بیگ القاس شده بود که بر بنگش آمده اتهام نماید  
 نیز شرف صدور یافت و غایت ایندی قافلہ سالار شهاباد چهارم نیمه ساله سی و هفت قاشد

## ۷۶ به آصف خان

فرهنگ: - سترکوبین و ایجاو - معرفت و عبادت خالق -

در قضایای مصائب ناگزیر حرف صبر گفتن و تحسین آن نمودن یا تا استوار گوی بصیرت  
 ادا کردن و در آن بقرائنات عقلی و نقلی التجا بردن پر مکرر است در حرف نرو مند و نریسکے با مثل  
 شما مردم که از فطرت بهره دید چگونه گوید نمی خواست که بنامهم اراده تسلط خاطر جز عثافه  
 نماید که با آنکه خود را تبکلف در رسوم متزیمان در آوردن فعلی عربت کردن است لیکن چه کند در  
 مدینه بودن صد بلا پیش می آرد اینهم کی از آن شمرده کلمه چند نوشتند تعالی بسترکوبین و ایجاو  
 رسا ناد العاقبة بالخیر -

## ۷۷۔ بہ مرزا یزدیہیک حاکم بلا و بندر

فرہنگ۔ انجمن رازگوئی۔ مجلس مشورت اعیان۔ مجمع ہے عین کی سردار۔ پیدائی۔  
ظہور۔ دلیر باز۔ مدت۔

ایزد تعالیٰ سعادت جاوید روزی کنادنگاشتہای اخلاص طراز محبت گرامی رسید  
از بیان بگہتی و دوستی مسرت رومی داشتہ باشد کہ بندگان حضرت اعلیٰ از پنجاب بگہت دوکار بانیست  
نہضت فرمودند یکی آنکہ نظام الملک خود بگہت ادب از نعت صلاح کارند از دست زور گوناگون بلا افتادہ  
اند دنیا داران و گراچہ بلا پیش آمد کہ از جاہ و فرمان پذیری شایستہ سر باز میزند و روئے اتجا  
بد گاد و الا نمی آرند همان بہتر کہ سایہ اقبال بدان دیار اندازیم و عیار گوہر ہر کدام گرفتہ آید دیگر سبب  
یادہ نیائی شاہزادہ والا گوہر و برنجی دیگر نارضا مندی در گاہ مقدس بسیمع ہمایون رسبیدہ بود چون  
حوانی دار السلطنہ اگر ہ نزل موکب ہمایون شد انجمن رازگوئی راتازہ ساختند این خبر خواہ بہانیان  
موقوف عرض ہمایون رسانید کہ اتجا نیارون اعیان آن ملک از روی سرتابی و گردن کشی نسبت  
ظنطنہ دولت و اقبال بزرگ شاہنشاہ عالم را فر گرفتہ لیکن چون میان جنود فیروزی آن  
صوب از فرو نے از نفاقے پدید آمد مردم وست کوتاہ گردانیدہ اند اگر یکے از بندگان بے  
عرض بدان دیار رود کہ مدار معاملہ بر و باشد ہر آئینہ نیایش و نیار آن مردم پایہ پیدائی نخواہد  
گرفت و آنکہ از رہگذر شاہزادہ بخاطر اقدس راہ یافتہ بے آنکہ حضرت بدان دیار تشریف برند  
ہمان بندہ یکتا کہ بدان دیار رود آن کار نیز بیسازد یا بلا زمت میفرستد یا براہ سعادت می آرد  
پس از داستان در از این خبر اندیش عالمیانرا کہ ہرگز از بساط قرب جدا نفرمودہ اند و جمیع تھا  
مالی و ملکی بد نیجان موقوف بود در خصت این حدود فرمودند شاہزادہ را خود بسر نوشت آسمانے  
ان پیش آمد انون جز ہم نخستین مطبی نیست باید کہ فرصت را غنیمت دانستہ در لوازم بندگی و اطاعت  
چنان کوشند کہ بزویگ و دور و آشنا و بیگانہ ظاہر شود و ختی خدا پامال حوادث نگرند و دستخواہی

شمال دیر باز می شنود امروز هنگام ظهور آنست و آنچه به پندرت نوشته بودند همه را به نظر در آورد و خاطر  
خیلی خوش شد که هنوز زمان سعادت باقیست و چشم عاقبت بین کشاده شایسته آنکه یادگار  
را بدیگران موقوف نداشته بطرز لائق با عرضداشت بدرگاه والاروانه سازند که من هم عرضداشت  
نموده آن نسبت را جواب حاصل کنم درین صورت هر چه شایسته بود والا گوهر قول و قرار داده  
بودند بظهور خواهد آمد و در ملک و مال دنا موس افزایش خواهد شد و بعضی نصیحتها از نوشته پندت  
معلوم خواهند کرد و در پستی و عاقبت اندیشی روزی باد.

## ۷۸ - به قطب الملک حاکم گولکنده

فرهنگ - استصواب - درستی چابنا - مجازا صلاح و مشکوره - ششم - خصلت -  
دور بینی و قدر دانی روز افزون باو گرامی نامه آن خلاصه و دو مان سعادت  
پژوهی نقاوه خاندان بیدار دلی بجزت افزا گشت و نوید بکمتی و دوستی رسانید و آنچه درین سانحه  
ناگزیر پیششها و مهر با آنها بجا آورده بودند مؤید آن افتاد این سر ایدست گذشتنی خوشنا بختندی  
که انقاس عزیز را در رضامندی ایزوی و نیکامی سپرد و زندگانی را در مرتبه شناسی گذار دشنوده  
باشند که بندگان حضرت شاهنشاهی این خیر اندیش بهمانیان سر گزار دولت حضور تجویز دوری  
نفرموده بودند و جمیع مهمات مالی و ملکی با استصواب این خیر اندیش انتظام می یافت درینوالا بواسطه  
دوام که خود بجهت آن از پنجاب بدار خلافت اگره مراجعت فرمودند فدوی را رخصت  
این و یار کردند نخست آنکه بیزبان مقدس رفت که داور بهمال مشرفه سلطنت گبری را در حوزة  
اقتدار این نیاز مند درگاه خود کرامت فرموده و دولت و اقبال را روز افزونی دار بجائی که در باستانی  
زمان کار باز فرماند بان روزگار بد شوارمی بر آید از بندگان اخلاص سر شنت باسانی بجای آردوی  
آید و نیز فرمودند که شیره ولای ما آنست از بندگان روزگار اطاعتی شایسته میجو ا هم ایزد و تعالی خزان  
نا محصور بدست گنجور اقبال ما سپرد و کجا چشم بر ملک و مال او افتد معالیه مظفر حسین میرزا

درستم میرزا و جانی بیگ و حاجی غلی خان و راجہ راچند و بھیا جی و سائر سرگردان روزگار  
 و لیاقت پسندشن و شہادہ این باب بس دشوار لیکن چون برہان کہ پروردہ و از خاک  
 برداشته تا بود و از بدستی بادہ دنیا قندہ آزند است از نظر افتادہ و فیروزی جنود نامزد  
 آن ملک شہرہای بہر دیگر دنیا در آن دکن در فرمان پذیری تو قف دارند و نیز فرمودند کہ  
 از خود در پیغمبری در آن ملک گفتار و کردار او در درگاہ ما معتبر باشد خاطر اندیشہ دارد و امروز  
 کہ نسبت بہ تہذیب تو بہمان را فرار رفتہ بیٹھی و حق گزار می را کہ دمہ میداند ترا بدان ملک باید  
 رفت و بجای این معنی گرفت و ہم با دست فرستادن آن بود کہ بادہ پیمانی شاہزادہ واللہ  
 بمسارح ہوا چون رسید چون مدوشی و سرگردن لشکر با ہم جمع نہ کردند فرمان شد کہ آن تو  
 تہال دولت را در واکہ درگاہ سازد و بی تاخیر قاصد و پیغام ساختگیہای روزگار این ہم را بنجام  
 رسانند کہون کہ از خبرگی تقدیر نصیبہ ناگزیر روی داد جز بہ تحسین و بجا کاری نماند وقت را غنیت  
 شمرده خاطر و از ان فراہم آرد و حسن اخلاص و عقیدت ایشان کہ در درگاہ مقدس و از  
 یہ کان این لشکر اقبال نشودہ است پسندیدہ آن است کہ گفتار بگردار آید و مقاصد بگزین  
 روش مشہور انجام یابد و نتیجتاً ہم کہ بین معاملہ سخن دراز شود و قاصدان آند و رفت نمایند  
 سادہی فرستادہ شرط محمود و از استقامت بخشہ چنانچہ اولیای دولت چہ کہ ہمہ نیکان عاقبت  
 این کسب میں نمایند و شہنشاہ جہان پناہ روستہ در مہر بانے آوردند بعضی سخنان پذیر  
 ازین مشہادہ و کلا سے ایشان معلوم نماید شد و وام آسے روز سے یاد۔

## ۱۱۔ بہر حاجی غلی خان لہہ پاک شاہ فاروقی

فرج پاک۔ دعوات۔ جمع دعائی۔ ساقیات۔ صاف متکیان ارائک قدس۔ پاک  
 و راستہ تختوں پر بیٹھنے والے (فرشتے)۔ فوجات۔ جمع فوج کی خوشبو۔ تجیات۔ جمع تخیر کی  
 سلام و مدد۔ واقیات۔ جمع واقی کی۔ کافی پوری بہوب۔ ہوا کا پلٹنا۔ نجات۔ خوشیوں۔

اہدا - ہدیہ بھیجا - اتحاف - تحفہ پیش کرنا - عطا - بلندی - اقبلیا - چقنا - پسند کرنا - پسندیدگی -  
اصطفیٰ - برگزیدگی - وام محفوظاً بالکرام والمعالی - ہمیشہ رہے وہ بزرگیوں اور برتریوں کا گوا  
ہوا - آزمہ - جمع زمام کی باگ - نجائب نجیبہ کی - برگزیدہ - اونٹ - اعظمہ جنائب - سوان کے آراستہ  
گھوڑے جمع عمان کی زمام - تباد - جمع بے بندگی - بندہ - غلام - فواح - جمع بے فاتحہ کی - آواز - اونٹا  
جمع وندی - میخ - مخلو - ہمشکی - اشہاک - باہم ملانا - مجازاً تعلق - الشرح - خوش ہونا انکار  
کدر ہونا - ناخوش ہونا - مرظلمہ - تاریک - ذات البرکات - برکتوں والے - سپینہ - بندہ  
موشن - ترقیب - نگہبانی - امید رکھنا - امید - مامول - آرزو - خواہش - مجارمی - جمع خبری  
کی - جاری ہونے کا جہ - روانہ ہونے کا راستہ - استکشاف - دریافت کرنا -

جلال دعوات صافیات کو متکیان از انک قدس بور و فوحات آن در اہنتر از  
التذافر و حافی آئینہ و شرف تجمیات وافیات کہ منتظران سلاسل انس بہیوب نفحات آن  
در ارتباط و التیام رہا نے افزائید اہدا و اتحاف نمودہ خیریت آن خلاصہ خاندان مجدد علا  
و دومان اجبا و اصطفیٰ دائم محفوظاً بالکرام والمعالی مسالتینماید چون انتظام بخش  
انفس و آفاق کہ آزمہ رنجائب قلوب و اعظمہ جنائب ضامر بدست مشیت اوست خواہد  
کہ بدائع تقدیر از مکامین بطون بعالم ظہور آرد کہ فلاح ترفیہ جمہور عباد و سائل ایتداف کافہ  
انام باشند و مباد سے حال و فواح امر چیزی چند از نہا نہا نہ قوت بمشاہدہ فعل ظاہر رساند  
کہ ہر آئینہ در مشیت این معنی ہو کہ ہوید تواند بود و آنجا کہ حسن اخلاص ایشان باین دومان  
یعنی نشان کہ حاصل آئینہ سرادقی اقبالش با و تبار استیجاب یافتہ در کمال وثوق و سوج بود حکمت  
از بانہ ظہور این نقاب خاص و استیجاب کہ مخصوص کہ ہر آئینہ موجب انشراح قلوب  
صافیہ و انداز بواطن مظلمہ است کہ دیدر سوابق ایام کہ مقتضای خبر خواہی عامہ در خیریت  
ذات فاست البرکات در دوام ہزرت و آمدی آن خاندان سپینہ کو کشش مینموا کنون  
کہ ناموسہای کی شد و نتیجہا با تجماع شہود و تامل فرمایین کہ نوجہ خاطر و ترقیب باطن در تحفظ ناموس

ظرفیں درجہ درجہ خواہد بود و تاثر این نسبت بچہ آیین ظاہر خواہد شد مامول آنکہ ہوا و خاطر محبت  
رانگران اخبار دوزخ غافیت و جمعیت دانستہ معنا و قنات گرامی مسرت بخش روحانی شوند  
دیگر کیفیت مجامعی احوال سعادت است تمام از نوشتہ ترسویندت انگشتان فرمایند انعامتہ  
باخیر۔

## ۸۰۔ پیراچی علی خان

فرہنگ۔ اہتمام۔ خوشی۔ وواعی۔ جمع داعیہ کی چاہنے والا۔ مجازاً کسی چیز کے وجود کے سبب  
جہلی۔ فطرتی۔ مآرب۔ جمع مآرب کی حاجت۔ حمزہ۔ پناہ۔ تعینہ۔ مسامح۔ جمع مسمح کی کان  
مخاوف۔ جمع مخوف کی۔ مقام خوف۔

مفاد منہ بگفتی و ملا طفر بکتا دے کہ در نیولا نکا کوشش یافتہ بود دیگر امے و درود آن  
اہتمام یافت علی الخصوص از خبر مسرت بخش کہ تختیں از روی استظہار تمام مخلصہ خاندان قوت  
نقادہ و دومان فطرت سر آمد خیر اندیشان ہمان پیشوای پاسبانان دل و زبان اعتضاد الخلاقہ  
خانخانان ملاقات کردہ اند و پس از ان بقرہ ناصیہ اقبال قرہ باصرہ سلطنت و اجلال بیوستہ  
لتزم خدمات شایستہ شدہ اند چہ گویم کہ چہ قدر از بار تعہدات برآمدہ ام و چگونہ مسرت روی  
داوہ است چہ از رکذ آنکہ چنانچہ خدیو جہان مرشد زمان مینخواست کہ آن تذکار بزرگان از آسیب  
حوادث روزگار در کف حمایت شاہنشاهی محفوظ باشند چنان لعلہ ظہور بخشید و چہ از مہر آنکہ شرف  
برادران کہ در حواہ رحمت ایزدی غرقہ مغفرت باشند بکرات در خلوت و اکثرت از درستی و  
راستی و خلاص مندی آن گوہر آموذ بزرگی در محفل مقدس مذکور سائمتہ بودند و در مینوی ایشان خاطر  
نشان ہلکیان گشت و چہ از دوستی کہ غائبانہ این حیران آفرینش را بایشان واقعست و بدو اعی  
جہلی خیریت ایشان مینخواہد و چہ از مہر آنکہ کلید دکن کی آنکہ جاندار می آردہ شود بحسن نیت ایشان  
میسر شد الحمد للہ و المنة کہ غنایت شاہنشاهی روز افزون است و جمیع مطالب و مآرب مالی و ملی و



جانی و ناموسی و خواہ حاصل باید کہ نیرنگی ز میان را منظورند آشتی همان پیمان شاہنشاهی را حزر حال  
 خود دانستہ در انجام مہمات اہتمام فرمائید غریب تر آنکہ زیادہ از دو ماہ میگذرد کہ احوال آن  
 لشکر بہمان گناہ بمعنی غلیبہ نرسیدہ است باید کہ چنان اہتمام گمارند کہ فحاشی و طرق بر طرف  
 گرد و شرح احوال آن دیار پیوستہ از عرض شما بموقف مقدس رسد و مردم ولایت خود اہتمام  
 فرمائند کہ آمد و شد مردم از آن حدود نشود تا با سودگی خلایق رسید العاقبہ بالخیر۔

## ۸۱۔ بہ سترگ ز مال محمد قلیچ خان

فرہنگ۔ نسوئل۔ چینی پیری بایش۔ خواستی۔ جمع غائبہ کی پردہ۔

آنجا کہ منم و پشیرہ نسبت اگر حرف اشتیاق و قصہ محبت نویسم سزاوار  
 ست اما از آنجا کہ طرز اہل روزگار است و نکلون احوال ایشان کہ تو بھی آزرده شدہ بد دستمان نیر  
 خواہ بد گمان میشوند اگر سخن برسم و عادت ہم ادا شود آنرا نادانی نمیداند اما چہ توان کرد کہ در  
 معاملہ جامی ناگزیر ترفی چند گفتی و نوشتنی رو میبرد حاشا کہ امری دیگر متصوّرہ خاطر حق گرای  
 شد و خواہد کہ تسویات راہ گفتگوئے ارباب نفاق مسلوک باشد۔

شعر گوئی و نکستی دوست کشی همچو ترا دوست میدارم اگر دوست ندارم بکنم

ہون یقین ماست کہ شہاز مخلصان حقیقی صاحب مایند اگر بواسطہ خواستی بشریت تحقیقت  
 انیکس نرسیدہ بائید ہر آرزو چون غلبت محبت ثابت است فتور سے در میان آن نیرسد  
 چہ من از کردہ سود گران نیستم کہ در کردہ سود و زیان خود با شتم اللہ تعالیٰ در پرداراد العاقبہ  
 بالخیر والسعادۃ۔

## ۸۲۔ بہ نوامین بزرگ ممبر ایلوین خان

فرہنگ۔ نوامین۔ نئی بات کرتے والا۔ آراستگی کرنے والا۔ دراد سردار۔ روز بہاں۔

جمع دور بہ کی۔ ایسے لوگ جن کیلئے زمانہ سزا قزوں ہو خوش نصیب لوگ۔ دانش آموز۔  
 عقل سے بھرا ہوا۔ عقلمند۔ اللہم تجلده والہدی۔ اسے خدا تو اس کو ہیبت رکھو اور اس کی مدد کر  
 پرہیزگاری۔ قاعدہ۔ قانون۔ تباہی۔ جائزہ۔ ملازم خاص۔ پاشی۔ سردار۔ بے سرو و پلو  
 پریشانی۔

بعد از سلام سلامت انجام محبت فرجام مشہور ضمیر محبت پذیر لوہا  
 محبت اطوار سے میگرداند کہ مجاری احوال موافق آہستہ امید کہ آن کلی صفات در  
 زمان عاقبت بودہ باشند دیگر با مردم قدر دان دو شہد سفاکش صاحبان استعداد کہ در ہنگام  
 بزم و دزم بکار آید و در انتظام نشاء نوری و معنوی دست آویز قدسی باشند چہ جا  
 لیکن بنا بر اظہار نسبت محبت کلمہ چند در باب مجموعہ خوبہائے مولانا طالب اصفہانی  
 کہ بچھو سے تمام روز بہان دولت بلطائف و وسائل از مسافرت کے دور و دام محبت  
 خود آورند منویسہ الممتہ اللہ کہ اینچنین شخص بی سعی شہا دران سر زمین کہ از بد و فطرت آفرینش  
 محل قحط و جال ست از جملہ دوستان فدوی شد است امید کہ ہموارہ اینمعنی منظور نظر  
 عاطفت ایشان باشد و اینچنان سلوک رود کہ او مرزا محال بودہ ارادہ بر آمدن آن دیار  
 کہ مطلوب ماست نہ نماید طوعاً و معاملاً در میان آمدہ کہ قطع نظر از انکہ ہمزیاد اشفاق اینچنین  
 دانش آموز سے را گرفتار خود میسازند خاطر دوستان حقیقی کہ بیچ چیز منت پذیر نیست  
 رہین منت میگرداند الحمد للہ والممتہ کہ بندگان حضرت خلافت پناہی ارشاد دستگا ہی  
 اللہم خلدہ و ایدہ نہایت توجہ دارند و چون بر نسبت والد گاہ آن ست کہ بدارج ترقی میفر  
 میفرمایند و زیادتی منصب مفروض تباہی پاشی میشود تا بیک حکم و دول بدست آید زیادتی منصب  
 و اضافہ جاگیر حوالہ با استصواب آن محبت اطوار شدہ است امید کہ بعض قدر و الممتہ ایشان  
 نکلیف مراعات حال دوستان عنقریب این دو مطلب جلوہ ظہور دہد احوال دولت اشمال  
 حضرت نشاہنشا ہی بر حسب وعدہ با کمال بی سرو و پلو تحریر نمودہ تفصیل خواہد فرستاد و بآ



آمدہ مسرت پیرای خاطر اخلاص مند خود گدازد عاقبتہ بالخیر والبطرف

## ۸۴۔ بہ فص خاتم شجاعت شہاب الدین احمد خان

فرہنگ:۔ فص۔ بچہ۔ اہتہاج۔ خوشی۔ کھانا۔

از ورود گرامی مفاوضہ و مطالعہ آن بہتاج یافت اللہ تعالیٰ آن خیر اندیش  
بالذات را دیر دارا و اگر ارسال رسل و مسائل را از قوتہ بفعل نمی آرد نہ از آن سبب است کہ نسبت  
آشنائی درست بلکہ محبت تامہ بآن منظور نظر تربیت و عاطفت صاحب خود ندارد حاشا  
ثم حاشا چہ عین امر یا نفراود مستلزم صداقت کاملہ است چہ چای محبت تا با آشنائی چہ رسد  
فکیف کہ شمائل مرضیہ دیگر ذوات بزرگ ایشان فراموش آمدہ است نہ از آن جهت کہ  
نشاہ پادہ غفلت بہ پستی مستی برودہ از قدر نشناسان گردانیدہ باشد نہ از آن روست کہ  
از نامعالمہ فہمان بی تمیز باشد و نیک از بد نتواند جدا ساخت بلکہ چون بحسب سرفروشت و  
گروہ اہل دنیا در آمدہ از اصحاب شعور است و می بیند کہ این نشاہ راہ مراسلت را اہل نفاق کہ زبان  
شمال بادل آشنائی ندارد نہ آنچنان گرفته اند کہ فرج گذارند باشند کہ آدمی بفرایغ دل تواند عبود  
کرد ناچار خود را از آن گذرانیدہ در مخرج معاملہ دوستی کہ معاونت دائمی و غیر خواہی لاری از آن  
عبارت تواند بود مواظبت بنہایر العاقبتہ بالخیر۔

## ۸۵۔ خواجہ شمس الدین حسینی

فرہنگ:۔ سعادت نامود۔ نیک بخت۔ بزرگ و اثنت۔ عزت و احترام۔ بڑا معاملہ تیمار  
نم خوارسی۔ مجتہد۔ تجدید کیا گیا۔

در حمایت اینزدی باشند انقاس گرامی را کہ مہمان مسزیز اند احترام داشته اگر

زندگی رود هر آینه سعادت آموذش آیتن خواهد شد و معلوم آن راست کبیش بسیار حرام باشد که آن بزرگ داشت به نسبت هر طائفه بطرز دیگر است لیکن در پاس چهار چیز ممکن اتفاق دارند نخستین رضای ایزدی دوم عقیدت گزینے به صاحب سوم خیرخواهی عموم خلایق دوست و دشمن چهارم نیما کالبدِ عنصری هر گاه آدمی ز او تعلیم و تدبیر این نافرمانی را گذاشته همیشه مخر و صواب اندیش نماید هر آینه همه آن امور بشایستگی سرانجام خواهد پذیرفت سخن بسیار است و وقت اندک بهر حال چون در بارگاه تعلق داشته اند که چه کار با برآمدن حج و معات خلایق را اهم دانسته اشتغال خواهند فرمود و همواره با جهانیان بصلح و خود در جنگ فارغ دل زندگانی نمایند و در فراخی حوصله و برداشت ناملایم تنگنایمی شود و الحمد للہ که تمدنی سترگ از درستی و راستی و حقیقت گزینی نصیب فرزان و زندانان خودهای ستوده نیز دامن دامن اندوزند باید که در انجام خدایات بارگاه خلافت پیش نهاد همت والا محض کفایت سلطانی نباشد که آنرا شوم گرفته اند غمخواری و تیمارداری جهانیان چنان باشد که دشمنان از گزند حساب آرائی خاطر جمع باشند بگویم که در ملک تعلق دشمنی ناستوده است این انجمن بدوستی و خلافت گرم است لیکن سعادت اندوزی و دور بینی آنست که آن طور سلوک رود و نیز همواره از فرزندی زمانه برکنار بوده فطرت عالی را پیر و مرشد و پدر و پندیر سازد تا کار با فروغ حقیقت گیرد باعث این نگاشتن جوش محبت است نه ظهور امر محدود و گرنه او کاری پایانی خویشتن کجا با انجام رسانیده تا بهم دیگران پردازد و السلام۔

## ۸۶۔ باعطاء و الممالک راجه مان سنگھ

فرہنگ۔۔ خالق آموذ۔۔ پی بایتی۔۔ رخا۔۔ نرمی آرام۔۔ دولتندی۔۔ میرزائی دنیاوی۔

دنیاوی شان امارت۔

صاحبان دولت و اقبال که فرارخ حوصلگی و قدر دانی و جویائی آدم نیک از صفات

کمال ایشان است چه حاجت کہ باین عقیدہ و شناسائی قدر صاحبان استعداد عرفی تولید ماہر  
 ضربت عموم و قصد نیکی خاص ضمیمہ محبت گشتہ این خیرخواہ جمہور نام و ایرین داشت کہ کلمہ چند  
 باب خفاقی نمودن تکتہ بن امیر شریعت آئی کہ درین مہر و نام ہمراہی ست نمزد او در شدت و رضا  
 مصاحبی ست مہس آرا و در تہن و در سہا و ہر بابی ست و بان نگارش رود امید کہ آن یگانہ آفاق  
 را بر خلاف مردم روزگار دانستہ آنچنان فریاد نماید کہ آدم شناسی کہ در حق ایشان منقون  
 ست بیقین انجامد طریق سعادت صوری و معنوی آنست کہ آنچنان باین طور مردم سلوک  
 رود کہ در جمیع اوقات آنچہ راست تلخ نماید شیرین اثر بانندی مدخلہ نموشن آید شیرین نماید  
 تلخ اثر مقدمات میگفتہ باشد کہ دولت افزائی و بر آید مقاصد بلند در گرو شنیدن سخن صاحب  
 حق گوی است برای گرمی ہنگامہ نموشاہ مردم بسیار اند کہ اباب دولت را از صحبت اتہام  
 گزیر نیست آنا ہمیشہ ہوش متندان کنت پیدا تبکا بومی تمام و جتجوی بلوغ یکد و بزرگ نہاد  
 مزاج زمانہ شناسی اندازہ و در باب افراد انسانی حقیقت دان خیر اندیش را پیدا کردہ اند اگر  
 ہر روز میرزائی دنیاوی تجویز دلاقت ایشان نکتہ سعادت ستا مندرے معنوی بی اختیار در ہفتہ  
 بار یا سہ بار در صحبت ایشان میرساند در آبان واہ مسنہ می و شش قی شد۔

## ۸۷۔ بہر را جہان سنگہ

فرہنگ:۔ باتری خوردہ۔ دھوکا کھلے ہوئے۔ مدعیات۔ مطلوبات۔ خواہشات۔  
 مرجوعہ۔ رجوع کی ہوئی۔ گرد آوری۔ جمع کرنا۔ کار آگاہانہ۔ ہوشیاروں کی مانند۔  
 شرافت شوق و جلال محبت کہ مرکز خاطر است آمدہ بیان نمی سازد و این متاع گران بہ  
 را بازار نمی آرد چہ از بیکہ مشتریان این جہاں بہ بہا بازی خوردہ از خواہش این متاع قدسی  
 باز آمدہ اند کالا اور کساد بازار کشادہ نہ آئی سو اگر ہی ست و بشر چون شناخت این نسبت  
 حوالہ بخاطر ناسخ کردہ اند در مشغولان جہان گفتگوی این کردن و چشم تصدیق دانشن نہ از آیین

خسرو مندیست پس ازین باز آئندہ سخن چند در معاملات کہ در طریق خیر خواہی مناسب  
 میداند ابلاغ نمایند آنکہ اگر بعضی مدعیات در پروہ توقع مانده بحصول تا انجام طریق نیک  
 گویران در دست معاندانست پسین خاطر اگر دالود نفرمودہ همچنان در خدمات سرپرست  
 سرگرم بودہ انضمام تالیف و تصانیف از باب انضمام فیکت آن طائفہ کہ از دستی راستی و راستی و راستی  
 حدودان روزگار نبردند بخود نگارند این مزاجدان زمانہ آن است کہ آن اقبال آثار ازین گروه  
 والا شکر باشد زیرا آنکہ در سہرا انجام نجات و تقدیم نجات نظیر حالت خود انداختہ در گرد  
 آردی نام نیک محصور و رشتا خن پایہ ہائے آدمیان باندازہ آن تلاش سلوک کردن  
 ستہ و در مہرسم داد و پستہا در ہمتسا کار آگاہانہ عمل نمودن امید کہ ہمیشہ توفیق اعمال پسندیدہ  
 قرین ایشان باشد و در و بکس تو جہ و لطف انضمام آن نکتہ سچ و در بین مہمات بنسکالہ و خواہ  
 خیر اندیشان در ریاضت و سہادت باہر شکر کہ خاطر ہمان کشائے شایستہای از انتظام  
 صوبہ پنجاب مسالہ شروع و درین سہولت و در شش بند و کستان پیش نماہ ہمت علیاست  
 چہ خوش باشد کہ تا آن زمان مہمات آن صوبہ ہمت اور تیسہ با جام رسیدہ باشد و در معلوم ہمان  
 شناسائے متعلق معاند باشد کہ جویت انبساط شریف مسالہ را کہ راستی و درستی و درستی  
 و خدمت نوری انبیا و تمام و در ریاضت و در مہمات و در انبساط و در خدمت او خاطر  
 قبیح ہست کہ بخود مت بخشگی کی آن حدود از دست شدہ از شایستگی ہمت و در خدمت  
 او در پروہ توقع میماند چون عرض داشت ایشان در تاکید فرستادن این و بخشی آمدہ  
 آن حضرت کہ مورد متوجہ انتظام احوال ہست انجام ایشان اندر خدمت آن خدمت فرمودند  
 کہین است کہ در غایت احوال و کمال توجہ بجائے خواهد آمد در آبان ماہ اہی سنہ سی و شش گشتہ

۸۸۔ بہ حکمت پڑوہ شمس الدین علی ملقب بحکیم عین الملک

فرہنگ بہ مدارک۔ جو مدارک کہ دیانت کرنا جمع انسی دنیا۔ طبیعہ چو کیدہ لشکر

کا وہ حصہ جو دشمن کے حالات دریافت کرنے کیلئے پہلے روانہ کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آنحضرت خیر اندیش را اورنگا پوری رضای خود و جستجوی مرضیات خویش

سرگرم دارا و بعد صوری را اکتشاف فرد شوق و محبت دانستہ دوستان حقیقی را اور انتظام مہام خود چون

مسترتجان روزگار دل سادہ و زبان پر نگار خیال نغزبانید و شرح آنرا جز متشافہ شرط دیگر نیست

امید کہ غنقریب بصحبت مسرت بخش صورتی چنانچہ بمصاحبت بخت افزائے معنوی

پیوستہ مسرورست خوش وقت گردا فسرورگی دل کہ از سخن تا ملامت یا از میان روی

بہر سیدہ باشد علاج کردہ آید اے ہوش مندا فعال صانع پر کمال ہر چند داغ حدوث داشتہ

باشد در نظر دور بین عرصہ و عجب رفیق تر از مدارک عقول ست نکیف کہ پذیرائے عیوب کوتاہ

بینان گردو کار گزاران قضا و قدر چون لباس تعلق کہ سرمایہ انتظام این مجمع انسی ست آورد

اند و سر انجام آن کمال سرگرمی و کوشش بقدم رسالت تا نیکامی کہ خلعت تجر و فرستد ازین

حادثہ فتورے در مسرت خانہ خاطر راہ ندہند و چون طیبہ اقبال یعنی مقدمہ تجر و کہ با عقل معاد

نار و با سبب نیر و زور رسد کثادہ پیشانی و شگفتہ خاطر باید شتافت و باتدبیر ناقص این

کس مناسب کہ ہر اندیشہ تجر و می کہ خاطر رسد از رغونات نفس و خدایع آن دانشناختہ خود را

ازنگاپومی اسباب بازداشت قرۃ العین عبداللہ عمر و فرصت را غنیمت دانستہ ہمگی خود را

ظاہر نپار و شرطے از گرامے اوقات بد استن مقدمات علمے و برنے پر داختن اخلا

عملی مصروف گرداند و با برادران طریق علاوت رد و تا از دولت بہرہ مند و از عمر بر خوردار گرد

و المعاقبۃ بالخیر۔

## ۸۹۔ سلالہ الکرام حکیم ہمام نوشتہ

فرہنگ :- زقائق ۔ جمع دقیق کی باریکیاں ۔ علامتہ الوریاسی ۔ خلقت کا بہت بڑا عالم ۔ سویدیا

وہ سیہ نکتہ جو دل کے اندر ہے ۔ تعبد ۔ بندہ ہونا ۔ مجتہد ۔ دوست ہونا ۔ مجاہدات ۔ جمع مجاہدہ کی ۔ لڑائی



جگڑا۔ شوائب۔ جمع ہے شائبہ کی آمیزش۔ حکیم الہی۔ مراد حکیم ابوالفتح۔ فیض مظاہر۔ جہاں فیض  
ظاہر ہوں۔ الحریص محروم۔ لالچی محروم ہے۔ منصور۔ پھرنے والا۔ تصدیح۔ درد سردینا۔  
تکلیف دینا۔

این روزنامہ الیت روز افزون از ابو فضل مبارک بسوی یار گرامی حکیم جام نہ  
حکیم ہلمے کہ بد قائق حکمی و وقائق علی موموت بودہ بیگانہ این روزگار ست و نہ حکیم ہماے کہ منظور  
انظار عواطف شاہنشاہی بودہ بر رسم رسالت بحاکم توران زمین رفته است و نہ حکیم ہماے کہ سپر  
علامتہ الوسی مولانا می عبد الرزاق گیلانی بودہ سر آمد دانایان عراق و بم ست و نہ حکیم ہماے کہ براد  
عزیز جالینوس الزمانی حکیم ہمام ابوالفتح بودہ محبوب انظوب این دیار ست و نہ حکیم ہماے کہ معاصر  
رسمی یازوہ ساز این راقم ست و نہ حکیم ہماے کہ این حیران دبستان خرد و راز مشربستان روزگار  
شمرودہ در عارضیہ مکتوب ارباب رسم فلسک واردیل حکیم ہماے کہ جمع مراتب مذکورہ  
را سیر فرمودہ در تنگنای سوادای خاطر دانای خفایای اسرار تبدیل پذیرای اعلائی انوار تجرد و شد  
طرز مجتہد در رتبہ و بطور محبوبیت در مرتبہ جلوہ گریست رباعی

بر ساعتم اندرون بجوشد خون را آگاہی نیست مردم بیرون را۔  
الا آنکس کہ روی یابی دید ست داند کہ چه درد میکند مجنون را۔

مینواستم کہ نظریے از مخادعات نفس و مجادلات طبع نوشتہ ماتم خود ارم  
لیکن در نظر ثانوی آلودگی شوائب رعوت نگذاشت کہ این شیون نماید پس ہمان بہتر کہ لب  
شکایت بستہ بشکر مقدمہ زبان کوتاہ را در سازد ای برادر اولاد شکر صحبت فیض منجبت حکیم الہی  
کہ دلش از تعلقات رسمیدہ تخفیف یافتہ بدرد معنوی کہ صحبت نفس الامرے ہمان توند شد  
مخوست میگوید کہ آن بزرگہ یقین تصور نماید کہ در روزگار آدمیت در شہد مردمی این  
طور صحبت از معتنات غلطی ست تکلیف حد روزگار فنا نیا آت کہ خاطر فیض مظاہر حضرت ظل  
لئے از جمیع اطراف و کائنات ممالک مجموعہ جمع ہجودہ آمادہ غریمت توران زمین است

و خاطر این است که بشر آن حد و دلیلی که مقتضای آن است محروم صلح نامه که  
 پسند خاطر اقدس می تواند بود و آنقدر که در این صورت بر طرف شده غلبه این خوب بشیر  
 جزای فرنگ مندرت میشود با سبب هر چه شود و تر شود که خاطر منتر و خوب نمیدانند یاده  
 ازین رسمیات املا کند و نور او شکار آمدید بود بدین معنی است که عقده است نه  
 نور و نور است و نور است

### چهارم در بیان حکم

در بیان حکم و فترت در جهت نیازی - قول - جمله - یکی - عاقلانه - نشود  
 چیزی که در این واسطه

عین امر آن است و فترت یک اندیشه این در رسم و معنی است که این  
 از میده ظاهر شود بیده باطن که در چه از رگه بود که خاطر لکان را که از چهار سه ایشان آورده بود  
 مشر و و عصمت که اساسی است در زبان همان تواند بود و ساینده اگر چه از خود و انجی نازک  
 نبود که استدعای عاقبت آن نسبت که الامت از نگاه و صفت نخواهد اما از نیک در رسم  
 و عادت از مشاغل لایقی تقصیری میرفتند و نشاء و غصری نرسندگی داشتند و چه از ممر آنکه  
 مطلب العبد آن رفیق که موجب عرفان و روانی نفسی از مری بود دل آن در مشایخ مستهام و محلی  
 لایق فرموده و چه از جهت آنکه در بین بجا است که عاقبت آن محبت صورتی و معنوی است بعضی امور  
 بر پیشگاه خاطر حق اساس پذیرد ظهور و اوه که از کالیب گفته است و در آن است اللہ تعالی آن معون  
 خیر اندیشه را بر و مند ملک معنی گرفتار و آنچه مهربانی و عاطفت فرموده در خدا طلبی این  
 معصوم و نیا و مشتمل آن مرطالعه باطن شریف خویشش کرده یا اندازه آن در ملک بیان آورده  
 اند و الا آنجا که انکس است هر چه از بدی دید کردی نسبت و بند اندکی از بسبب گفته باشند  
 عاقلانه است از خرد ملک معنی مناسب عالی خویشش بر نگار و - قطعه -

مرا این غول نفس دیو کسزار نگنند اندر ترا بیسای بسیار

کنون زمین باریه تا کاروانم ! مگر کس رسد استخوانم

امید کہ تہمت و لیری تکمیل نہاد سالار بارگاہ حقیقت عاقبت بخر مفرون باشد  
 طاحیاتے کہ بہ نیک مردے در دل جائے وار و در ملک بہ عنقریب عزیز الوجود دست  
 چہ حال وار و ایزد توانا اور امغلوب طبیعت نہ وار و اگرچہ از صحبت وائے و محبت صحیح کہ با  
 علی ملکت عظیم حسن وار و امید واری چنانست کہ از عالم معنی برہ و رہا شد حکیم روحانی را سلام  
 شوق افزا ابلخ نمر باند مستعد کمالات نفسانی بر خود واری فی اللہ و بداران عزیز القدر بدارت  
 صوری و معنوی رسند - ۹۱ - حکیم حمام

فرنگ و حکمت الہی - وہ ہے جس میں ان باتوں سے بحث کی جاتی ہے۔ جو وجود خارجی اور تعلق ہیں  
 مادہ کی خارج نہیں ہوتی ہیں۔ مثلاً باری تعالیٰ اور عقول۔ نسخہ جامع۔ پوری کھل کتاب نا کچھ۔ نوحہ کرنا  
 ہرزہ کار۔ بے ہودہ کام کہنوالہ۔

خواہ حقیقت پیرای حق گر سے آن نسخہ جامع کئی اگر در ملک مقدس فطرت  
 نگاہ می اندازد بہت سہراقی تضامی ایزد سے سرخو کشمیری بندگی جو سمد راتا کامر شخصیت  
 وار و ایزد و اگر در ملک صریح باز سے آرد کہ فرستند ان سرخو کشمیری بندگی جو سمد راتا کامر شخصیت  
 زمان غفلت از ہرزہ خانہ کوی بجز دیت و اگر در عہدہ آید و عالم طبیعت نظر میکند آن ہوشیار  
 مست نشوراند پیش نشاد مصیبت غفران پناہ حکمت انبیاہ ییابد کہ تریا قہمای روزگار و آن  
 تاثیر نمی باید در ہر گاہ معاملہ چنین باشد از من تی میان کوتہ دست بچیدن چہ لائق کہ شروع در سوگوری  
 و مانہ داری مسرۃ السدر مغفرۃ القدر محمد خان نماید و نگاہ ازین معنی اندیشہ تسلی خاطر آن برادر گرامی  
 منظور ضمیر بے تدبیر گردد حاشا چہ میگویم الحمد للہ کہ آن برادر را آرامگاہ دولت خانہ معرفت  
 تقدیر سبحانی ست کہ آنجانہ مطرب گذرد نہ نوحہ کر۔ ۹۲ - بقمانی حسن قزوینی

فرنگ :- خواص - جمع غاصفکی - تیز و تند ہوا - مجازاً حادثہ رکھل - سر مردانی -

دل و انا و دیدہ و دیدہ بین برتیمین و یسار روزگار نجیہ آن نقادہ خاندان طہارت  
بودہ در چنین روز مصیبت جانکاہ کہ طبیعت بر فطرت غلبہ کرد و یاد می و یاد رے کناد بردن خدا  
یازادین ملک بقایار فتن از خالدان دنیا اگر ہوشمندان رامسرت افزانبا شد غم آراے خود چرا شود  
تر صد از فہم عالی ایشان آست کہ ایسر وقت این پیش پا افتادہ صد ہزار فرسخ دور رسیدہ بگلستان  
تسلیم مسرور باشند و اگر از تند باد خواصف طبیعتی تر قفہ افتادہ باشد امید کہ بیدرقہ توفیق ایزدے  
بما من صبر خرامیدہ غمخوارے طبیعت مرحوم فرمایند دیگر چه تولید کجا استعداد مخاطب تجویز  
نماید کہ زمانے بر سمیات ہمزہ روزگار پر دانستہ غم افزائی نماید دیدہ توفیق کمل یاد -

۹۳ حسین جان برادر قاضی حسن - اللہ کہ خاطر مشکل پسند در قحط سال

مردمی از نجات مردان مستقیم احوال گنور گنجینہ شکرست و شکر این والا عطیہ آنکہ بدوستی صمیمی  
خلاصہ خانوادہ انساے نجیب الدین قاضی حسن کہ با فضائل کسبہ شرافت ذاتیہ و مہیہ  
فراہم دارد کامردانی محبتست و چنانچہ این کس بر منمونی اقبال و بدرقہ دولت بسر مکامین  
آن حس الذات راہ یافتہ و دستارست و آن بزرگ زادہ قبیلہ نفس ناطقہ با نقاب بدناے کہ دوستی  
این حیران دبستان خرد واقعست این شوریدہ شورستان طلب را محبت گرامت امید کہ  
برتیمین نج نسبت آن درست کردار راست گفتار چنانچہ ازین جانب متحققست از ان طرف نیز  
متحقق کرد اے ابوالفضل چرا سخن راتا فمیدہ میگوئے محبت تو دلیل مووت اوست ازین  
اندیشہ نادرست بگذر و بلا نچہ لازم وقتت پردازای عزیز نامہ نامی کہ بر برادر گرامی نوشتہ تنگدلی  
نمودہ بودی آرام دلان و حشمت جائے کون را در اضطراب آور و اللہ تعالیٰ گرداند وہ بر خواہد عطا فرماید  
اندیشہ ان مسا نا و اگر چہ جمعی بخت بلندان راہ تجر و اختیار فرمودہ بکنج خمول فرورفتہ اند تا پیوستہ  
گردہ ہی از شبیر دلان تیز رو کہ بدور نییے و تیز روی خود بر ستر تقدیر دار سیدہ املہ خود را تا شانی داشتہ  
ناملاکم را ملائم انگاشتہ اند و جمعی کہ باین آستان سعادت نرسیدہ اند راحت را در محنت دانستہ



معتقدات فکری سنت زیادہ چھوڑ کر... پھر شہرِ لہستان اعلیٰ درجے میں دور شدہ ام و نیر گزیدہ من پس  
 از ہجران بشری و حیران فکری سے چون پیر زمان از کوئی نادانی چیدانش کٹھن کی محنت مصروفیت آنست کہ  
 آن ساکن سما سے در سس لکشا و بیشانی و شکستہ خاطرین میں معاملہ دانی آرایش صورت و نظام  
 ظاہر را برقع جمال گردایندہ روزی چند خلوت شستہ تا امروز کہ طیلسان شجر و بروش نهادہ  
 جشن آرای بی تعلقی بودند کثر سے بود بس شوریدہ و جمعیچ بود بس آزارندہ اکنون کہ در لباس  
 تعلق در آورده ہوئے کرامت فرمودہ اند نزول ملامت علیا را کہ جز صورتی نیست در نظر  
 بیاوردہ معموری خلوت فرسہ را آرایش نشاء تعلق دانستہ سر انجام صورت بدستور انتظام  
 معنی تمام و آن مشہور است کہ فطرت خود را معزول انعم داشتہ در خور استعدادات  
 روزگار بر بند و بخور و در فعل وار میدہ بروش در فستار روزگار سالک مسالک کاروانے باشد  
 بست و دوم محرم سنہ ہزار قمری شہادہ... پھر شہرِ لہستان اعلیٰ خاطر پیچ فرود نیاسے کہ  
 بیوستہ دے گرو کردن خواہش ست و از شہر اینا آسے و کوسے فرسندے ندر و  
 در دست و دست الہی محبت آگاہی نو کردہ نومی نیاب بوستان سادہ خارستان صلح کل مردوز  
 جہان بیان مقبول الہیان شریف اعلیٰ پائی بدست تاکہ فرط خود بہ بافعال معنی سے التفاسنے نماید  
 بیوستہ صحبت صورتی را کہ اندر جود قلبا بیرون دست از بس دوستی مینورہ اللہ تعالیٰ آن بے  
 سر و دل کوین را درین نشاء توفیق افعال لائق سر انجام این عظیم صورت و اوہ در خلوت مرا سے  
 مقدس از نظیر کونہ بنیان پوشیدہ وارد فخر

گر خواہستہ کند دل شہید امر اچہ جرم

عشق دست و ہمد ہزار تھا صرا پیر بدم

پیدا عین معاملات صورت سے دل بدست آوردن مسیبا سے و مہمور سا عین جاگیر و سر

انجام خدمات سرچوہ را سانی فطرت بلند نہانستہ سرگرم خواہند بود و میر حسین را من خدمت و لطف

انعام و نفاذ سر رہی این نشاء است را انشود کہ ہر چیز سے کہ موجب رعایت نفس باشد در

در وی است بی و اول پایہ اہلیت و بر خوردار سے از صحبت برگزیدہ خاطر و انای من آنست کہ  
 ہموارہ بہتر از خودی را جو یا باشد کہ در ملازمت و بی نعمت تو باشد راہ نمودم و گرتووانی و السلام  
 ۹۷۔ **مہمیر شریف آملی** مجاری احوال تیرین عاقبت ست اللہ تعالیٰ آن یگانہ روزگار  
 را در عقل معاش مطابق طبع روزگار ظاہر آراستہ بخشا و از آسمان فطرت کار خاستان  
 معاشرت آیتخان پر و اختر اند کہ داغ بر ناصیہ ظاہر پرستان صورت مہمور آباد آمد امروز ما را بدست  
 شریف حضرت با شرفین معاہدہ کار اقامہ ہوشش با بلید داشت داشت و در ملازمت انجان  
 زبان و در سر انجام خانہ و نگاہ داشت سپاہی با ندادہ ہزارم حصہ فطرت خود بکار نخواہد داشت  
 و چون طیلستان صورت آراستے بر دوشش انداختہ آندہ است از علم بعمل حوامیدہ بیگاپوری تمامتر  
 خود را از بہترین این گروہ گردانت چنانچہ از طائفہ والای ملک معنی آند و اول قدم نیکان دنیا آنست  
 کہ دخل و خرج مستبصرانہ نمودہ ازان گروہ باشند کہ دخل افزون از خرج باشد نہار کہ چون من  
 ہمہ وان ہسب کہ در بار بنامند ما چہ کنم کہ از فراوانی خدمات نشاہناشی فرست نگاہ کردن بچیز دیگر  
 نیست تا بر پیچ کردار سے خود ہم معاتب در ہم معاتب باشم و پایہ دوم آنکہ بانگویش کنندہ  
 خود خوش معاہدہ بود و قویست غفیبی را سخنان شہقت کہ بے مسورت نیکداسے در سوزشش  
 باشد و باید کہ تقسیم اوقات را لازم دانزد یک وقت ازان بکوشش سپاہیان و ملا نطن  
 و دو قسم ریہ دخل و خرج خود و گذشت و قسم دیگر معاہدات مرجوعہ پر و اخت سخن بسیارست  
 وقت اندک چہ فوید الحمد للہ کہ مخاطب من از یک گفتن ہزار سے فی حسنی را باہر نیکو خدمتی  
 و رجوع مردم و عزایت صاحب بدست نگرہ اند و در انجام ہمات عرض آلودہ بناشت العاقبتہ بالخیر  
 ۹۸۔ **مہمیر شریف آملی** اللہ تعالیٰ آن یگانہ کارخانہ فطرت را توفیق جمع نشائین و ہا و در عین  
 فراغ خاطر توجہ بسرا انجام نشاء ظاہر سید کناد فراغ حوصلگی و دور بینی آنست کہ این جمعیت رو  
 و بدچہ بسیاری از بر آند ہای بام فطرت نشیب آباد ظاہر ہی را قابل توجہ نمیداند و چون در دیدہ تحقیق  
 ہمہ مراتب ظہور تجلیات آملی ست در نظر دور بین او ظاہر ہمہ رنگ باطن و نشیب نمیزند فراز عینا بد

و از در آمدن غرائض گرامی تا هما خصوصاً که مثل بر سوانج کونیه کمتر پیدا شد بد گمانی بهم میرسد  
 که اگر ایشان را سرویرگ کمتر شده بر ضدت متمنصن احوال آن حدود ماه به ماه ارسال دارند  
 بیشتر از آنکه در تجزو بودند نیاز مندی طالبان بروشش زمین بوسی باعث نگه مندی عوام بوده  
 امروز که درنت اارتعلق اند و از بند باقراوان ازین روش مجتنب بودن مهر خموشی بر زبان مردم  
 نهادن است نفییم ماه جمادی الاول سینه هزار و دو نگارش یافت ۹۵: کمی شریف اعلی  
 الله تعالی بستر گوین در مزار ایجاد رسانده کامیاب و قاسم بال گردان و ضابطه گرامی نامنه تمیند انم که  
 چیست در هر سال یکبار قرار یافته یا به اصول فرصت زیاده از کار باسے در بنی مقرر گشته  
 است یا طرز بر آنکه ساختگی نیست در کار من تکلف بمل مے آوردند یا مدار بر آن نهادند  
 که بر گاه این باطل در حقیقتیان ضمیر آن خود آرای مذنب بحال به بینی در دل گذرد بنام  
 دلشاهوت بخشید یا قائم اقبال رهنمونی فرموده که بدار المقدس حقیقت رسیده با من  
 از ان عالم سلوک میفرمایند و بادیگران از راه اغرض از استکشاف آنست که با شما کلامه  
 که خاطر بالبرس از ان مسرور است در میان افتد العاقبه بالین کمی شریف اعلی ۱۰۰: حقیقت  
 بگفت در نیاید و مجاز گفتن را شاید لیکن بسره نوشت آسمانی در تعقیبان مجاز و آشنایان  
 رسمی در آمده است اگر یکبارگی ترک گفتگو کند همانا سر بشورش داشته باشد پس تاگزیر در مرتبه  
 کثاره پیشانی و در حالتی گره برابر و این بار بروش خاطر کشیده میشود و خصوصاً که دل میخواسته  
 باشد که مخاطب از آسمان تجزو آمده بر زمین تعلق خرامی چند شایسته نماید می بود شمنده چنانچه  
 تعلق شدن آسان است همان طور در عملو تسرای تجزو جمیدن و تجردی شدن آسان است  
 کار عظیم آنست که در نقاب تعلق و هجوم خاک از ان طبیعت فتوری در دینشان معنوی او زود  
 چنان زیست نماید و آنچه ان نشست و برخواست کند که راتبه خوردن این دو عالم تخطی و افر  
 بردارند و باین والا کردار سرخ روی نشاتین گردد و مظنون خاطر بیاید یقین رسد  
 ۱۰۰: کمی شریف اعلی سمرقند می شریف سمرقند می که برستی معاشرت و درستی محبت سرگرم بوده



در خاطر جای دارد استغنا نمود که اندر زنی چند نویسد که در هنگام مقارقت مصوری تا صبح بی  
 ریاد و اعظم مهربان او باشد اگر چه خود را آماده این معامله ساختن و قلم بر کاغذ نهادن جمعی از ساد  
 لوحان در شرف نادانی را در گمان انداختن است که گزارنده سخن و نگارنده کلام مژدگان نشان  
 صورت و خفایا شناسش ناالم معنی است لیکن چون خطاب من با کسی است که ترازوی  
 قدر دانی و مراتب سخن شناسی بدست داشته غرض آورده دین و دنیا نبوده در چار سوسے  
 روزگار سود روزیان تمهید و فروخت بنمایند نخواهش او خاطر را ازان اندیشه باز آورده کردار  
 خود را چون گوید نمید گیمای خود در رقص می آرد ای جو یای آگهی دل شورشی که در کار خانه مکان  
 بطور آندان بود که کار لقمه را آسان از دست نبردند و بدینند کردند و ندانستند که چنانچه غذای  
 روی طبیعی فساد بدن و هلاکت صورتی باری آرد و همچنان غذا بای نالوار روحانی که در روی مزاج روی  
 میشود باعث خرابی نفس ناطقه و صورت موت معنوی خواهد بود و هر گاه معامله چنین باشد نفس  
 ناطقه مرده در دین و دنیا چه کار آید بناچار کفایت چند در لقمه حلال بینداید تا اساس معامله دانی و  
 خدا شناسی بر پنج صواب باشد امروز که از نازکستی و آوارستی در اندوختی محبوب جمیع عالم  
 و خیانت و مکر و جبه در شیوع تمام و کسب و تعدد رسم و عادت کشته متغلبان دست  
 تطاول و راز کرده اند لقمه حلال بس دشوار است زمین خرابه که حتی کسیه بیان متعلق ز کشته  
 باشد پدید آمدنش بغایت دشوار و بر تقدیر هم رسیدن اسباب زراعت از  
 وجه حلال بدست آوردن بس مشکل و قوتیکه بوسیلہ آن قوت فراهم آورده شروع در کشاورزی  
 نماید پس بجز و یا قطن کن طلا و لقمه و امثال آن از محلات و در روی تقدیر و جبران اسباب  
 کندن بر آوردن ناپدید و میوه منحل آفرین که ملک کسیه باشد و زراعت نمیبی که از آلودگی  
 دست تصرف بشری منزه بود از محوره عالم بغایت دور اندین جا بحال سائر طرف و مکان  
 پی توان برود قطع نظر ازین معنی معاند که اندک از بسیار گفتند خستین قدم سپا به مواجعت  
 جهان بحال است و اول اندیشه سوداگر آنکه متناع او گران شود و ضرر عالم را سرمایه نفع خود و اند

کو سپاہ ہے کہ از نجات بیداری این کار بجهت انتظام جهان و خود را از معاویان ناخلم کل گردانیدن  
 اختیار نماید و گوید اگر می که محض از برای آنکه طبقات انام از نقاشی هر دیار محفوظ شوند باز  
 خرید و فروخت گرم کند پس کار اتم از گمان بخارستان آید انون از خارستان بومنا  
 می آید و هوش با من دار این عالم عمری از مشیت الهی از افراد انسانی بر رویه تقدیر بیزی  
 از دوست و دشمن مملو در هر کویچه و منزل کوران خود خواه جز صلاح خود و فساد دیگر کسی در اندیشه  
 تباہ شان نه گذرد و بسیار اساس اوست در عناصر متضاده انعام یافته و اقسام اختلافات  
 و انواع تباین در نهاد هر کس مضمحل پس خود میدوریدین کشنا آمد که ایند جهان آفرین که سلسله  
 نبی نوع انسانی را از نظام کشیده عالم از آن صورت در هر زمانه بمناسبات معنوی  
 و مزاحمت قوی یکی از افراد انسانی را که بظاہر ازین گروه نماید و باطن پرورش یافته انتظار  
 قدسیه ایندی بودی بنده یگانہ الہی باشد بر مستند فرمانروائی جای داده اورا بزرگ گرداند و  
 اورا فرمان آن گروه سازد تا آن برگزیده خدا بر سر سلطنت نشسته مقتضای خود والا  
 که جز بر اصلاح عالمیان نظرش نیفتد و نیت حق طوبیت او غرض آلوده نباشد انتظام  
 عالم نماید و طبقات انام را با نسام تباین و تخالف و روح عدت قمری در آورده بنگامه بر قبر و لطف  
 را گرم سازد و گاه باشد که دادار جهان آفرین آن خدیو جهان را از نیکی معافی و حسن انتظام  
 صورت بادشاہ معنی نیز گرداند تا بفرار خویشی و دریافت والا عطفیت کاملی ظاهر و  
 باطن و صورت و معنی را رواج بخشید پس مقتضای عقل و در اندیش که مخالفت آن منازعت خدی  
 جان آفرین است لازم آید که شوکت و ابہت و عظمت صوری اینچنین نادره داشته افزون  
 از همه بود و ما را باب ثروت رایاری فرمان نشنوی نباشد و شاید ریاست عامہ تولد  
 شد و املاک عالمیان که از حسن قوانین متقنہ او مصون ماند آن بزرگ جهان را حق نگاہ  
 ناگزیر و تعیین آن بر ذمت ہمت آن فرارح حوصلہ و در بین عدالت گستر منوط چہ بر قدری کہ  
 شوکت کبرے سرانجام باید ناچار او را باید گرفت تا بوسیله آن کارخانه سلطنت انتظام

آید پس لقمہ سپاہی در گردن عدالت و دادیرستی در داد و ہی اند و ال تجر و کہ بیاسبانی جہانیان  
کار سے نڈارند روزی ایشان بس و شوار ہر قدر می کہ سد ز متقی این گروہ باشد والی را  
و ادن لائق و ایشان را اگر فتن آن معقول پس نرا کہ در انجمن تعلق آورده اند اول چیزی  
کہ بر فطرت لازم است آن است کہ روز بروز در انجمن نماز و نماز انجمنی حکمت پروردگان  
بالغ نظر اسباب دوستی در چهار چیز منحصر داشته اند اول و اصول حقیقی بادہی منافع  
دنیوی دوم حصول فوائد دینی و غیر آن از تعلیم علوم و انساب سائر مہند عبادت و بیست و سوم  
خیریت ذات مستحج بودن اولکات فاصلہ را چہارم سرکب از تہا باید کہ قسم کامل را از علت تہا  
اختیار کردہ رونق انجمنی بزم انجمن گروہی چون کار لقمہ و انجمن در دست آمد در حسرت و تہا  
کہ این و جہان آفرین را دولت است عقلی و دنیا ہر دو منظم ہر قدرت ایزدی اند موجودات بالکل  
پایہ آنت کہ از اسباب انتظام گشتہ شکر وجود بجای آورد پس از انکہ این ہم بقدر ہم رسد  
مستعدی کہ بیوقوف فتور سے سرا انجام آن ہم تواند نمود بدست افتد اگر از روی تجرد گتی  
میلکادانا بشرط آنکہ واسے کل بدخترت رخصت دہد و بیشانے کشادہ اجانت فرماید  
و چنانچہ در نشاء تجرد نیت درست و بیاضت نفس دوام آگاہی عبادت سیت طریق  
تعلق جز درستی نیت کہ نمک ہر دو یکے است خلاف راہ تجرد عبادت است پس از صحیح نیت  
کہ انتظام جہانیان باشد و خود را از معاونان آن عادل کل دانستن و گروہ تہا نیت ہر نفسی کہ  
دین راہ واقع شود عبادت است بیاض ہوش باید بود و نہ نیت این نشاء نکرو کہ اخلاق ناپسندیدہ  
آن ناستودہ بزرگان است این نشاء باید کہ ہموارہ در مہارت کل و جزو سے غرض را منظور  
نداشتہ با و دست و دشمن یکسان سلوک نماید و رفاہیت بر ایا و محمود سے ولایت  
راہیں و لنتخا ہے شناسد و در پرسیدن معاملات زبیر و بیاضے کہ از غرض خود ہر  
تجد و تکلیف کردہ رازان متلفہ متفہم ہر طور باید پرسیدہ در انجمن ہر چیز را معلوم ہر  
ماخذہ انجمنی را حق نمود و ہموارہ بر تہا نیت و انجمن ہر طور ہر تہا نیت و انجمن

که ملکات چهارگانه است ایام آورده و در حق و ذممه کار و بیچارگی و بیچارگی و بیچارگی و بیچارگی  
وقت طلوع و مغرب اند مجازین غیر مستعد و مستعدان غیر مجازین که ازین دو گروه بنامش  
و با طبقات نام اگر دوستی تقاضا کند بهر وجهی که باشد صلح کل در میان آید و سینه خود را از تن  
کینه مکن و عاشق سخن خود مباحث هر چند حق بجانب تو باشد بجا جت مکن و حق را در خلوت بگویی  
شخصاً با بزرگان و قدر دانسته و حق شناسان روز صبح خود گریه کن در راه مطالبه بسته و در هر  
کار می کمتر کن و بست و چهار ساعت شبانه روز در معاملات دینی و دنیوی قسمت آید  
بجای آورد هر هفته اقل مرتبه محاسب احوال خود باش که چند چیز مرضی آید بجای آید و چند نامرئی  
و خوشی آید از اندازه بیرون بگویی و یا سر که گوئی البته راستی تلخ و شش نیز بگویی که کفایت آن شود  
هر کار بیکه روسی و بد صلاح و فساد آنرا چنانچه عقل خود مشورت نکالی بچشم دانای بی غیر نفس نیز  
در میان آید و تنها بر عقل خود عمل مکن چه گاه اشغال هست از تو بظهور آید مستی مکن و همیشه از دلپای نگاه  
همت خواه و یا هدای خود را و گوشه نشینان و مجردان تو سل جوی و بر حافظه اعتماد مکرده  
در همت نختین یاد داشته نبویس و در صلاح مردم اهتمام نمای و عبرت بین باش و در تنهایی  
و کفایت اموال منحصر بدان بلکه عمده آن تحصیل مردم نخص کار گزاران و بخدمت خاطر قوی بر ضعیف  
ستم روا ندارد و از صحبت خود شمار گویند بر غیر نمای کسی که تلخ گوید و راست رساند عاشق  
او شود سخن نازک بغير نشان معصوم نشود آنرا راست گفتار مکن و دامن حساب را فراموشی گذران  
و خود را بدست غضب نده و عظیم دوران پای به با شش که از تو حسابی نیک و و کیفیت خورد  
خنده بسیار مکن و در مشایخ و تراوش مای مرد و مال دوست مباحث و خوشنوی و کشته  
پیشانی باش و اگر با کمال نم باشی مهمات پرواز که مبادا در کاریم و م غلبی اتفاق افتد و هرگز  
چون عامه جبهه در زمان و طالع نعمت ندهد بداد نیست هر چند آبان سال سی و ششش آگهی نقلی شد  
۱۰۴ در کمپین مشرفین اهل اندکها در تلویزیون کوه در تلویزیون کوه و دوستی جمهور عالمیان  
بودی مخالفت با همه و کشته خویش را بر حق مویس بر و همه احسن روزی گردان و درین قحط سال



همدست رسیدند بود که شاهزاده بمقتضای جوانی و کامرانی پیاده پهلوانی و خلوت دوستی میگذرانند و اهل  
 دکن از دیدن این اطوار و نابود شدن یکی از بزرگان خاص شاهنشاهی که عالمیان بر گفتار و کردار او اعتماد  
 داشتند با مستند کمتر و جوع بدر گاه می آمدند این تیره خواه جهانیان را که یک لحظه از بساط قرب  
 دور نماندند در خدمت این خود فرمودند و چنان فرمان سپهر مطلق شدند که شاهزاده را بدر  
 گاه و از روانه سازد و خود در انتظام محاسبات آن خود را باشد و اگر وقت اقتضای آن کند میرزا  
 شاهسرخ و میرزا مستم و شهباز خان و دیگر امرای که در صورت مالوه و اجیر تعیین اند طلبدار و نیز باین  
 نامیرود فرمودند که بجز در رسیدن نوشته فغانی خود را نبردی رسانند و نیز فرمان شد که اگر روانه  
 گردانند بیایند اقبال ضرورت آنرا نیز عرضه دارد که با اطلاع خود را رساند و اطلاق معدلت بر مفارق اندیا  
 اندازیم اکنون سر نوشت ایندی اینچنین بود برخی معاطه شناسان از ظهور این حادثه بر هم نخواهد  
 بودند بسببکی دلاویز و استان آلی بر خوانند گفت همان انگارند که ایشان را روانه در گاه ساخته ایم  
 و از آنجا که اقبال روزا قزو نیست همه پذیرفته اذن شوریدگی بر آمدند و تکیه بر عنایت آلی کرده  
 پیشه کوچ نمودند و در اصلاح حال مردم و انتظام توپخانه و تسلی شاگرد پیشه میگذرانند و فکر ملک  
 گیری دارد مردمی که بجانب ایشان نامزدانند هر که اینجا بود یک خوشی نموده فرستاد و آنچه در  
 باب تحقیق نمودن تقصیرات ایشان نوشته بودند انشاء الله بتدریج صورت خواهد یافت و حق  
 بر فرزند ظهور خواهد بر آمد و آنکه در باب ملک دیگر نوشته اند جمعی دیگر روانه خواهد کرد و عنقریب خزانه  
 میرزا سید هم که خوب خواهد شد بالفعل خود میرزا ان چو در نزد یک اند با ایشان یکجستی نموده دفع  
 عنکردن لواحق خواهند کرد و تفصیل منصب از آن جمعیت هر کدام را نویسند و اگر احتیاج شود نواب  
 میرزا ایست خان نیز عدو ایشان میرزا سید بلک فقیر با توپخانه و غنیمت و گزین لشکر نیز خود را امیر صادر میکنند  
 اندیش بنحالی راه نداده و در وازم کشور کشایی بهمت بندند چه توان کرد بر مسات رسید هر چند لشکر  
 بسیار است کارند با کم و اگر نیکی را در سر حد بر آید گذشته خود متوجه میشدند خاطر آن یگان و دلاوران  
 جمع باشند که اگر هر سه دکن فراهم آیند بتایید آلی و اقبال با و شاه می نصرت اولیای دولت است

فاصلان در پیغمده روز آندند که چهارم شوال پیشخان باد شاهی باین صوب بر آمد من خود در غرض داشت  
 نظیر ام و غیر ازان که نمیر از شاه رخ دو کلمه نوشته ام که اگر متوجه این صوب شوند مناسب میدانند  
 شمار از خود میداند هر رنگ قولی که بکس میدهند بهتر خواهد بود چنانچه درین چند روز  
 غم و غصه خورده اند چند روز دیگر صبر نمایند و اگر آنگند بعد ازان هر طور که میخواهند صورت  
 خواهد داد زیاد چه تولید

## ۱۰۵ مختصر خان پور راجی علی فاروقی خاندی نوشته شده

اللہ تعالیٰ آن نقاوه خاندان عز و اعتدار اور حمایت عنایت دار و از صحبت ایشان بسیار  
 خوش شد و آثار بوشمندی و سعادت منشی از ناصیه احوال بر خواند اگر چه نصیب این آنست  
 بیک دو صحبت بس دشوار بل باهما مشکل بیک چون بشناسائی تجربه چند آمیخته  
 و نختی درین وادی و رزقش کرده قدری اعتبار را بایشاید و ادگری و عفو از گناه گاران و پیش  
 داد خوانان و آگاهی از همه بر خود لازم شمردند بربتہای که قرار یافته بود نوشته فرستاد  
 مگر خوانند و شتاشانی را بگردار رسانند که آبادی صورت در معنی در ضمن آنست دیگر  
 از ملازمان و متوطنان آندی از اہل تعلق و بگردیک دوری که در رسائی و بے غرضی و خیر اندیشی  
 اقتیاز داشته باشد بفرادان کوشش و پیروی سخت بهم رسانند مامور گردانند کہ ہر چه  
 بقمیدگی خود بداند در خلوت بے ملاحظہ میگذرد و آزرہ نگردد و از لکر گفتن اندیش  
 نمایند عزیز من بیشتر از مردم خوش آند بشنوند و جز آن دوست ندارند و آدمی زارہ  
 بواسطہ مشاغل بہم تواند رسید ناگزیر بخت بیدار این آنگاہ دل آنست کہ چنین دوستداران  
 پیدا کنند و اگر ناپدید باشد تبکلف چندے را بہر رسانند بو کہ باین گزین روشن دولت حقیقی چہرہ  
 افروز و العاقبتہ بالخبیر

## ۱۰۶ - مختصر خان

ایزد تعالیٰ توفیق نیکوکاری بخشید و نیکوکاران را سال یافته بود رسید آنچه نگاشته  
بودند در دسترس شد اگر چه خاطر از بگماید و چیزهای ناخوش آزرده بود از درستی مزاج ایشان  
و این منی از کینه بدگوهران آنجائی بهجت یافت و این که درین سال پنجه پایدیر و نختند  
بهجت خوش آمدگویان خانه خراب کن زمان فرصت از دست می رود بغایت آزرگی دارد  
و از نوشته تا یک بدرگاه مقدس فرستاده بودند شرمند است آن سعادت که در پیشانی  
نما من دیده ام اصلا اینها با آنها موافق نمی آید هر حال گذشت آنچه گذشت اکنون فرصت از  
دست نماند و تدارک بآدمین خود نمایند و اگر آن صورت نبود و خوش آمدگویان برای سایش  
خویش راضی نشدند ساعت فرزند سعادت مسزده سوزانند از روی منسوخ و نمانند و جمعی که  
از ناسک بر خاسته آمده اند با نیکان حدود و آواز سازند تا از روی به شکر فروز سبب شریفی  
شوند اللہ تعالیٰ از ناسک استگی بجاورد

## ۱۰۷ - بیکی از خوابین عبداللہ خان اوزبک سپہ سالار ملک توران

حقیقت اخلاص و محو هر فطرت آن نقاد و دو دمان سعادت خاطر نشین اولیای دولت  
است و همواره ذکر جمیل ایشان در محفل مقدس شامنت شاهی میرود ز بی دولت مند بخت بلند که  
بقلاوزی سعادت دانسته خود را منظر چنین هدیه سعادت و معنی گردانند هر آینه از برکات متابع  
این پیوند حقیقت طراز مطالب و بیته در مقاصد دنیوی و دنیوی سعادت خواهد گرفت پیوسته  
حقان احوال نوشته خود را بسیار میداده باشند و آیین کار دانان عقیدت گزین آنست  
که همان طور که پاسبانی مہبانی یکجہتی خود میداشتند در تحصیل ہمرنگان و ہم پیشہای خود میکوشند  
ظاہرست کہ آن سعادت منش در سر و کار روز به تولد بود چون بیک اندیش حکمت



پژوه حکیم مجامع مقرر ملک تقدس گزید همايون اشارت گيهان حدیو چنان شد که این  
قدوی راه حق مراسلات مفتوح سازد و باید که هر آنکه زود که مکنون حقیقت بوده باشد با  
با اعلام آن خوشوقت گرداند العاقبت بالخیر

## ۱۰۰۸ میر قوام الدین شقار

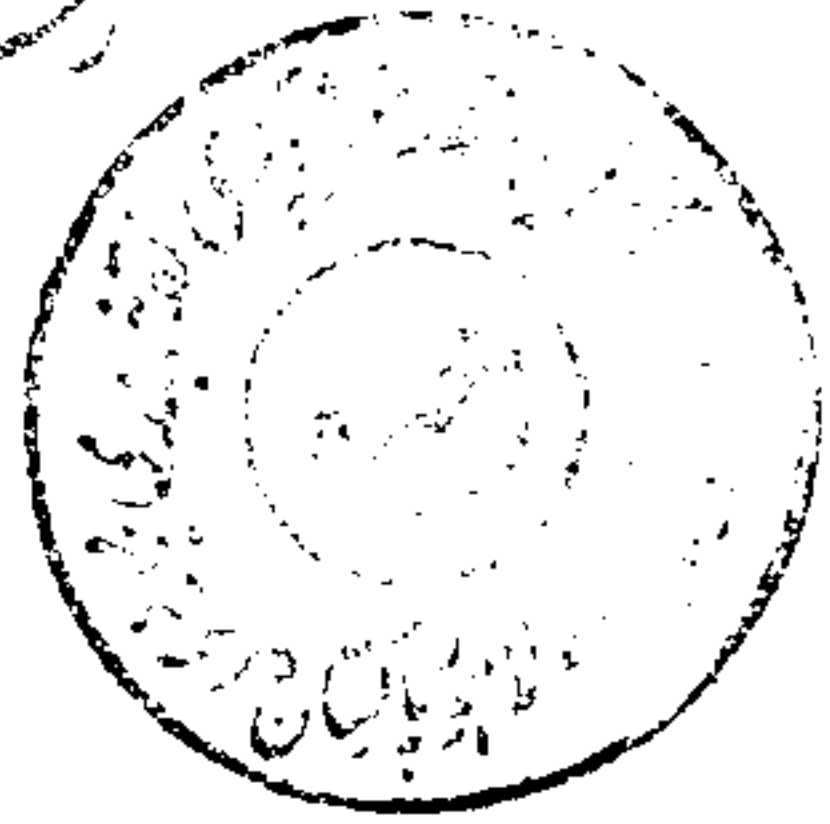
سبادت و سعادت آب عقیدت و حقیقت انتساب میر قوام الدین مرتضی  
بشر اکت توجہات اختصاص یافته بدانند که چو سست از حواله کنی او آثار رشد و کار دانی و اخلاص  
و سربراهی و در صورتی و کفایت ظاهر میشود و خاطر آدم شناس نکته دریاب در روز بروز دریافت  
عربی ذات او دلیل استوار بدست می افتد امید از درگاه الهی آنست که آنچه ان که در دل ما جا دارد  
بحان طویل زیاده از ان بر عالمیان ظهور یابد لے محراب قدرت بلند را در توجه با مودت و نومی که از  
خواب بی اعتبار نرسد و در سایه بی قرار تر نسیم خجلت زیاده بیاید و بغایت شرمند می بیند  
انچه کند و چه چاره سازد که او که خود آمده پیش بزرگی آری گفته ام نام من همیشه که خلافت آن گروه  
راه تجرد که قبل بمرتبت پیش گیرم و نامی پرورده احسان صاحب و مربی خودم  
کافر نعمت و بی حقیقت نیستیم که این را منظور ندا داشته گوشه سعادت که پیش نهاد ضمیر و درین  
من است اختیار کنم هر گاه تفسیر چنین باشد و میخواستم که نامی که نان سپا بگری خودم  
که فرمان روی ز علان اندوز بیست در می کش با ششم گمان برده است بمقدم رسانده حق نعمت  
در سبب گوی که است آدم تا نزد سر و یک همچنان مقول است و از آن داده حقیقی و خودست مردان  
کرده و به است از سوداگری که شدت نعمت است و نمودن در دلدل خود شناخته  
نوشتم تا در نعمت بر سر کنی و معنی که نمای داخل عبادت تو باشد خصلتین کار آنست که در  
افزونی در معنوی آن عالی عالی مسیبت است و با این پیش از عایا خصوصاً عایا سی زبیر و کمر  
اجتماع و برسد تا نیا از کسالت عالی که حاصل میشود توی زیاده از سائر عالی باشد و

تا شاگرد شطرنج و گرایہ نمودہ از عینس مالی یا سافل در ہر چہ فائدہ دانی در فرستادن آن تساہل  
 نمسانی چون دل را از منافع رسمییہ روزگار کہ تحفہ و پیشکش و رشوت باشد بگردانند  
 و امنہ گذرانندہ ام و خوب گذرانندہ ام اگر در انجام بہجات اہتمام رود کاری کہ خواہم  
 بعنایت آئینہ پیش برم و بر رخ روی در گاہ صاحب گشتہ کامیاب صورت گردم چنانچہ  
 بتو بتی ایندی کامروای معنی گشتہ ام نقش مراد جلوه فلوس و بدہد بس بر ذرہ حقیقت اولادہم  
 است کہ چنان سامان کند کہ مزید سے بران تصور توان کرد و آنچه در ہر باب بخاطر

رسد افلام بخشد ترا اہل دانستہ

نوشتہ ام والسلام

پروفیسر مسلم ہاشمی



مکتوبات گرایہ

ترجمہ - ابوالفضل (دوم)

مد مقدمہ فرہنگ

پروفیسر مسلم ہاشمی

3/5/1-

ایڈیٹرز بک سٹال اردو بازار لاہور (پاکستان)

اسلامی پبلسیشنز کے نام سے لاہور سے چھپو اگر ایڈیٹرز بک سٹال اردو بازار لاہور سے شائع کیا ہے



مکتوبات گرامی

ترجمہ

ابوالفضل دفتر دوم، از پروفیسر مسلم حاشمی

3-8-

گلزار پارسی

ترجمہ و شرح

گلزار پارسی

مکتوبات گرامی

ترجمہ

ابوالفضل دفتر دوم، از پروفیسر مسلم حاشمی

3-8-

گلزار پارسی

ترجمہ و شرح

گلزار پارسی

۲۶۸  
اشک

ابو افضل  
دفتر دوم

معہ  
فرہنگ

پروفیسر مسکلم ہاشمی

ایسٹرن بکسٹال  
ارڈو بازار لاہور

قیمت: ایک روپیہ بارو آنے